SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 15, 1994.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at half past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ان الذين كفروا بالذكر لما جآء همO و انه لكتب عزيزO لا ياتيه

الباطل من بين يديه و لا من خلفه تنزيل من حكيم حميدO

ترجمہ، جن لوگوں نے نصیحت کو نہ مانا جب وہ ان کے پاس آئی اور یہ تو ایک عالی رتبہ کتاب ہے۔ اس

پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے اور دانا اور خوبیوں والے خدا کی اتاری ہوئی ہے۔

OBITUARY

Sheikh Rafique Ahmed: Mr. Chairman I would like to move a motion of condolence on the sad demise of Makhdoom Hameed-ud-Din.

Mr. Chairman: Please.

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, September 15, 1994.

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at half past ten in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم الله الرحمن الرحيم

ان الذين كفروا بالذكر لما جآء همO و انه لكتب عزيزO لا ياتيه

الباطل من بين يديه و لا من خلفه تنزيل من حكيم حميدO

ترجمہ، جن لوگوں نے نصیحت کو نہ مانا جب وہ ان کے پاس آئی اور یہ تو ایک عالی رتبہ کتاب ہے۔ اس

پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے نہ پیچھے سے اور دانا اور خوبیوں والے خدا کی اتاری ہوئی ہے۔

OBITUARY

Sheikh Rafique Ahmed: Mr. Chairman I would like to move a motion of condolence on the sad demise of Makhdoom Hameed-ud-Din.

Mr. Chairman: Please.

Rafique Ahmed Sheikh: The Senate of Pakistan expresses its grief and sorrow on the sad demise of Makhdoom Hameed-ud-Din. May Allah Almighty rest his sole in eternal peace (Aameen). This meeting expresses its sympathy with his son Makhdoom Shahabuddin, MNA and Minister of State, and offers members of his family its deep condolence. Late Makhdoom Hameed-ud-Din has been a member of the Senate/National Assembly of Pakistan and the Provincial Assembly of the Punjab. Apart from being a statesman of integrity and a popular figure holding Ministerial offices, he was a great scholar and at the time of his death he was busy in creative literature.

Mr. Chairman: So this is passed, I think. Passed unanimously?

Mr. Shafqat Mehmood: Sir, I would also request to offer FATEHA for all those who have lost their lives in the recent floods.

جناب چیئرمین۔ جی حافظ صاحب آپ فاتحہ کرا دیں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

سردار بشیر احمد خان ترین ۔ جناب نبی بخش ڈوکی صاحب کے بھی دو بھتیجے قتل ہوئے ہیں ۱۷ اگست کو، اور ساتھ کچھ اور لوگ بھی قتل ہوئے۔ اگر ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کر دی جائے تو میں ممنون ہوں گا۔

جناب چیئرمین۔ جی حافظ صاحب ان کے لئے بھی فاتحہ کر دیں۔

(فاتحہ خوانی کی گئی)

PANEL OF PRESIDING OFFICERS

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: On a point of order.

Mr. Chairman: Doctor Sahib let me first announce the Panel of

Presiding Officers.

In pursuance of of Rule 14 (1) of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, I nominate the following members in order of precedence to form a panel of Presiding Officers for the 53rd Session of the Senate of Pakistan :-

1. Malik Muhammad Hayat;
2. Mr. Rafique Ahmed Sheikh;
3. Malik Faridullah Khan.

جی ڈاکٹر شیر افگن صاحب آپ کیا کہنا چاہ رہے تھے؟

QUESTIONS AND ANSWERS

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! میں نے پہلے بھی ایک دفعہ Question Hour کے بارے میں گزارش کی تھی کہ یہ سوالات جو Ministries کو بھیجے جاتے ہیں اس کے متعلقہ رول ۱۴ کے تحت ایک clear دن Ministries کو دینا چاہئے۔ اور آپ نے بھی اس پہ مہربانی کی تھی اور شفقت کی تھی اور سینٹ کو آپ نے ڈائریکٹ بھی کیا تھا لیکن آج تمام سوالات جو میرے پاس ہیں دو محکموں Special Education and Social Welfare کے اور Health Department کے ہیں I have studied them, they have sent these questions to the Ministries on 12th ۔ اس ماہ کی 12 تاریخ کو انہوں نے بھیجے ہیں ایک دن Ministries کو دیا گیا ہے اس کے بعد یہ بھی آپ کو معلوم ہے۔ 48 hours are required for that. یہ میں نے سرٹیفکیٹ بھی لیے ہیں اور میرے پاس اس کا ثبوت ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ بقیہ جو وزارتیں ہیں ---

جناب چیئرمین ۔ میں آپ کا پوائنٹ سمجھ گیا ہوں ۔ ڈاکٹر صاحب ہمارے جائنٹ سیکرٹری صاحب کا یہ کہنا ہے کہ نہیں جی ہم نے پہلے بھیجے ہیں ۔ مثلاً کوئی سوال جائیں --

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتا ہوں سوال نمبر ۹۲ ، ۲۱، ۲۲، ۲۰، ۲۳، ۲۴، اور ۲۲ میری منسٹری کا ہے ۔میرے پاس ان کے سرٹیفکیٹ ہیں ۔

جناب چیئرمین۔۲۳ تو انہوں نے بھی نہیں لکھا ہوا ہے۔ You are right about 23۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔۲۳ میری منسٹری کا ہے اور

the Health Ministry, as Minister-in-Charge today, for answering the questions, its questions are 2 and 3.

جناب چیئرمین۔ یہ ۲ اور ۳ دیکھیں۔ یہ کب بھیجا ہے۔؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میرے پاس ان کا اپنا سرٹیفیکیٹ ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے پتہ کرتے ہیں۔

Syed Iqbal Haider: Sir, this is the same as is the situation for Foreign Affairs.

Mr. Chairman: Correct. So, obviously, proper notice has to be given.

We will find out. میرے خیال میں دفتر سے بھی کوئی غلطی ہوئی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا۔ آج جتنے ایسے سوال ہیں ان کے لیے آپ ہمیں ٹائم دیں۔ یہ تو ہمارے ساتھ زیادتی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جس پر آپ کو ٹائم چاہیئے ہو۔ نوٹس نہیں ہوگا وہ میں defer کر دوں گا۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ defer نہیں جناب اس کو آپ پورا under the Law لائیں۔

Mr. Chairman: Again it would be presented to the Ministry.

جو سوال آپ فرمائیں گے کہ نوٹس پورا نہیں ہے اس کو ڈیفر کر دیا جائے گا۔ We will go through the questions.

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: The qustions which I have mentioned they should be given proper time.

جناب چیئرمین ۔ We will go through the questions. جس میں پراپر ٹائم نہیں ہے وہ ڈیفر ہو جائے گا۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: That is all.

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین میں آپ سے عرض کرنا چاہ رہا ہوں۔ ہم نے آپ کے سامنے ایک complaint file کی تھی۔ Privilege motion regarding search of Senators.

Mr. Chairman: When we will take up the Privilege motions, we will take up your matter.

آج غالباً ایجنڈے پر نہیں ہے ۔ لیکن اگر آپ نے دیا ہے تو وہ آ جائے گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب چیئرمین میری عرض یہ ہے۔ اس سے زیادہ important privilege motion کیا ہو سکتا ہے۔ جہاں چار سینیٹر کی body search کی گئی ہو۔

Mr. Chairman: We will take up privilege motions when they come up and your privilege motion will be taken when it is brought on the agenda. Yes, please, Raza Rabbani Sahib!

Mian Raza Rabbani: Sir, to a number of Senators, order of the day has not been supplied at their addresses in Islamabad. We have just got them in the morning. The Secretariat could kindly be directed to ensure that they are given well in time.

جناب چیئرمین۔ جی یہ خیال کریں ۔ سوال نمبر ۱۸۹ جناب عبدالرحیم خان صاحب کا ہے۔

@189. * Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Planning and Development be pleased to state the number of officers and other eemployees working in the Ministry and its attached departments with their grade-wise and province-wise break-up?

Syed Iqbal Haider: Desired information is annexed.

@ Deferred form 28th July, 1994.

Statement of Officers and other Employees working in the Planning & Development Division

Annexure

Grade-wise	Total Posts	Punjab	NWFP	Sind	Balochistan	NA/FATA	Azad Kashmir	vacant
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.	9
Grade-22	2	1	-	-	1	-	-	
Grade-21	7	3	1	1	1	-	-	1
Grade-20	23	13	4	5	1	-	-	
Grade-19	40	20	10	6	1	2	1	
Grade-18	75.	47	9	9	7	1	2	
Grade-17	41	28	2	5	2	1	1	2
Grade-16	13	7	2	3	-	-	1	
Grade-15	123	96	15	7	1	2	2	
Grade-13	1	-	-	1	-	-	-	
Grade-12	74	50	12	8	-	1	3	
Grade-11	46	27	9	5	2	2	1	
Grade-9	9	5	1	1	-	-	2	
Grade-7	44	28	7	4	1	2	2	
Grade-6	1	1	-	-	-	-	-	
Grade-5	46	33	7	3	1	-	5	
Grade-4	37	21	7	3	1	-	-	
Grade-3	1	1	-	-	-	-	-	
Grade-2	74	35	26	-	-	-	13	
Grade-1	141	101	21	2	-	-	17	
Total:	79[illegible]	517	133	63	19	11	52	3

Energy Wing

Grade-wise	Total Posts	Punjab	NWFP	Sind	Balochistan	NA/FATA	Azad Kashmir
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.
BPS-21	-	-	-	-	-	-	-
BPS-20	2	1	-	-	-	1	-
BPS-19	9	6	1	2	-	-	-
BPS-18	1	-	1	-	-	-	-
BPS-17	2	-	1	-	-	-	1
Total:	14	7	3	2	-	1	1

8

Jawaid Azfar Computer Centre

Grade-wise	Total Posts	Punjab	NWFP	Sind	Balochistan	NA/FATA	Azad Kashmir
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.
BPS-18	2	1	1	-	-	-	-
BPS-17	1	-	-	-	1	-	-
BPS-11	1	-	-	-	-	-	1
BPS-10	2	1	-	1	-	-	-
BPS-7	1	1	-	-	-	-	-
BPS-5	1	1	-	-	-	-	-
BPS-1	3	3	-	-	-	-	-
Total:	11	7	1	1	1	-	1

Pakistan Institute of Development Economics

Grade-wise	Total Posts	Punjab	NWFP	Sind	Balochistan	NA/FATA	Azad Kashmir
1.	2.	3.	4.	5.	6.	7.	8.
Grade-22	1	–	–	1	–	–	–
Grade-21	4	4	–	–	–	–	–
Grade-20	9	3	2	4	–	–	–
Grade-19	13	11	–	2	–	–	–
Grade-18	24	18	2	2	2	–	–
Grade-17	55	48	3	3	–	–	1
Grade-16	10	8	1	–	–	1	–
Grade-15	14	12	2	–	–	–	–
Grade-14	2	1	1	–	–	–	–
Grade-13	Nil						
Grade-12	1	1	–	–	–	–	–
Grade-11	16	13	3	–	–	–	–
Grade-10	Nil						
Grade-9	9	6	2	–	–	–	1
Grade-8	Nil						
Grade-7	11	7	3	–	–	–	1
Grade-6	5	5	–	–	–	–	–
Grade-5	1	–	1	–	–	–	–
Grade-4	2	2	–	–	–		–
Grade-3	22	15	7	–	–	–	–
Grade-2	Nil						
Grade-1	12	4	3	–	–	1	4
Total:	211	158	30	12	2	2	7

NATIONAL FERTILIZER DEVELOPMENT CENTRE

Grade-wise	Total post	Punjab	NWFP	Sind		Balochistan	NA/FATA	Azad Kashmir
1.	2.	3.	4.	5.		6.	7.	8.
				(U)	(R)			
20	1	1	-	-	-	-	-	-
19	3	-	1	1	1	-	-	-
18	3	2	-	-	1	-	-	-
17	4	3	1	-	-	-	-	-
16.	1	1	-	-	-	-	-	-
15.	4	3	1	-	-	-	-	-
11	3	3	-	-	-	-	-	-
12	[illegible]	[illegible]	1	-	1	-	-	-
[illegible]	2	[illegible]	-	-	-	-	-	-
7	[illegible]	1	1	-	-	-	-	-
5	3	2	-	1	-	-	-	-
4	1	1	-	-	-	-	-	-
4	4	3	1	-	-	-	-	-
1	16	11	4	-	-	-	-	1
TOTAL	50	34	10	2	3	-	-	1

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ سپلمینٹری۔ جناب اس میں جو تفصیلات آئی ہیں ۔ اس کے مطابق ملک میں سب سے زیادہ اہم role پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سائیڈ پر ہوتا ہے۔ تو آپ جب اس کو دیکھیں گے ۔ اس میں ہمارے صوبے کے حوالے سے کسی بھی فیصلہ کن جگہ پر ہمارے صوبے کی نمائندگی نہیں ہے ۔ اگر ہے تو بالکل قلیل ہے ۔ آپ جب بھی ہمارے صوبے کا share لیں گے تو اس میں ہمارے صوبے کا کوئی share نہیں ہوگا۔ اگرچہ 3 کھرب روپے کا بجٹ ہوتا ہے اور عام طور پر تاثر یہ ملتا ہے کہ باقاعدہ ملک کا کام ہو رہا ہے ۔ تو اس میں ہمارا کوئیshare نہیں ہے ۔ آپ دیکھیں ۔ انرجی میں ہمارا کچھ نہیں ہے ۔ اکنامک ڈویلپمنٹ میں ہمارا کچھ نہیں ہے ۔ تو جو کچھ بھی بظاہر ہوتا ہے ۔ کوئی بھی بجٹ ہو ۔ اس میں ہمارے صوبے کے لیے کسی قسم کی کوئی بات نہیں ہے ۔۔۔

جناب چیئرمین۔ آپ کا سوال کیا ہے؟ ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا حکومت اور متعلقہ منسٹر صاحب ہمیں یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ ہمارے صوبے کے لیے پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ میں بھی باقاعدہ ایسی نمائندگی دیں گے کہ واقعی ملک کے بجٹ میں، ملک کے دوسری ترقیاتی کاموں میں ہمیں حصہ مل سکے۔ اب جو کچھ ہوا ہے وہ ملک کے نام سے ہے لیکن ہمارے صوبے کے لئے کچھ نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر۔جناب چیئرمین! میں معزز رکن کو پورا یقین دلاتا ہوں اگرچہ آئین کے تحت جو صوبائی ملازمتوں کے کوٹے کی بات تھی وہ period اور میعاد ختم ہو چکی ہے اور اس کے لئے تیرھویں آئینی ترمیم سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی پاس کر چکی ہے کہ صوبوں کے کوٹے کو مزید بیس سال تک برقرار رکھا جائے اور انشاءاللہ تعالیٰ، آپ لوگوں کے تعاون سے صوبائی حکومتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے، اگر آپ لوگوں نے تعاون کیا تو وہ آئینی ترمیم پاس بھی ہو سکتی ہے ۔ لیکن اس کے باوجود ہماری حکومت صوبہ بلوچستان کے سلسلے میں جہاں تک ملازمتوں کا سوال ہے یا ترقیاتی سکیموں کا سوال ہے اس میں پورا پورا انصاف کرے گی اور آئین کےتحت بلوچستان کا ملازمتوں میں کوٹہ 3.5 تھا لیکن میں اس سے زیادہ کی بات کررہا ہوں ہماری کوشش ہوگی کہ اس سے زیادہ بلوچستان کو حق ملے اور نمائندگی ملے ان کی نمائندگی اور ترقی میں آپ مکمل طور پرمطمئن رہیں کہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا وفاقی حکومت کی طرف سے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ، جی حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب چیئرمین! کیا وزیر موصوف ہمیں یقین دہانی کرائیں گے کہ اس

وقت جو ملازمتوں کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں ڈپٹی کمشنر کے حوالے سے کیا ان کی فراہمی میں بلوچستان کے کوٹے کو مدنظر رکھا جائے گا یا نہیں؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب' اس میں بلوچستان کے کوٹے کو بالکل مدنظر رکھا جائے گا اور نمائندگی ملے گی اور اس کے ساتھ ساتھ میں صوبہ بلوچستان کے اراکین سے بھی درخواست کروں گا صوبہ سندھ اور صوبہ سرحد سے بھی' کہ وہ تیرھویں ترمیم جو کہ صوبائی حکومتوں کے کوٹے کے متعلق ہے اس کو بھی جلد از جلد پاس کریں تاکہ ہم آپ کو constitutional تحفظ دے سکیں اور میرے بس میں نہ ہو کہ میں آپ کے کوٹے کو نظر انداز کروں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ چھوٹے صوبوں کو آئینی تحفظ حاصل ہو ان کے کوٹے کے مطابق مراعات ملیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ' جی رحیم مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا ضمنی سوال ' میں ایک تو اس بات کی تائید کروں گا کہ جب آئینی طور پر ہمارا حصہ تھا۔ پھر بھی یہاں سنٹر میں ہمارا کوئی حصہ نہیں ہے۔ یہ مسئلہ نہیں ہے کہ تین فیصد ہے پانچ فیصد ہے ۔ بات یہ ہے کہ ہماری participation اور ہمارا حق' ہم چار صوبوں میں سے ایک صوبہ ہیں' اصل میں ہم فیڈریشن کا چوتھا حصہ ہیں ۔ اس کے علاوہ جناب والا جو گریڈ 15 سے نیچے کے یہاں ملازمین ہیں اس میں ہر ایک لسٹ اگر آپ دیکھیں اس میں بھی ہمارا کوئی حصہ نہیں ہے ۔ اور یہ فیڈریشن ہے ۔ پی اینڈ ڈی فیڈرل محکمہ ہے لیکن جس صفحے کو بھی دیکھیں گے جس چارٹ میں آپ دیکھیں گے' گریڈ 15 سے نیچے ہماری پوزیشن کیا ہے میں یہی یقین دہانی مانگوں گا جناب وزیر صاحب سے کہ کیا وہ ہمارے اس حصے کو پورا کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ معزز رکن کو یہ میں بتا دوں کہ کوٹہ یا جو representation ہوتا ہے وہ عمومی طور پر ہوتا ہے ہر سیکشن یا ہر ڈیپارٹمنٹ میں اس کا مدنظر رکھنا ضروری نہیں ہوتا لیکن جہاں تک پی اینڈ ڈی کی over all position ہے جو اس میں نمائندگی ہے اس میں ہم پورا بلوچستان کے حقوق اور نمائندگی کے لئے پورا کریں گے لیکن وہاں کے کسی سیکشن میں آیا بلوچستان کی اتنی نمائندگی ہے یا نہیں وہ سیکشن تک ہی ہوتا ہے۔

Mr . Chairman: Any other question? No question . Next is Fazal Agha Sahib, Question No.1.

1. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state the total allocation made to the Forest sector since 1990 either from Federal Budget or funds received from foreign loans, credits and aids with province-wise break-up with the names of each project under taken against the said allocation?

Nawab Muhammad Yousuf Talpur: Since the question covers a time span of five years (1990-95) and requires consultation with Provincial governments, the Minstry will require some more time to collect information from the Provincial Governments and sumit appropriate reply to the Senate Secretariat.

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب! دراصل اس سوال کا جواب چونکہ ہمیں یہاں نہیں دیا گیا ہے----

جناب چیئرمین۔ پتہ نہیں اس کا نوٹس تھا کہ نہیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میرے پاس تو معلومات ہیں اس کی بنیاد پر میں یہ چاہوں گا کہ next rota day پر ہمیں سوال کرنے کی اجازت دی جائے اس لئے کہ اس میں جو معلومات دی گئی ہیں وہ غلط ہیں۔ بہت سے ایسے نام شامل ہیں جو کہ یہاں سے چھوڑ کے جا چکے ہیں، چونکہ ساری معلومات ہمارے پاس نہیں ہیں تو اس لئے موقع دیا جائے کہ اس سوال پر ہم بحث next rota day پر کر سکیں۔ Therefore, it should be repeated.

جناب چیئرمین۔ جی اکبر لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی ۔ کیونکہ یہ معلومات ۵ سال پر محیط ہیں اور یہ معلومات اکٹھی نہیں ہو سکی ہیں لہذا اس کو آپ defer کر دیں۔

جناب چیئرمین۔ ویسے اس کا نوٹس پورا تھا یا اس کا نوٹس بھی پورا نہیں تھا؟

جناب غلام اکبر لاسی۔ اس میں جو reason دی ہے منسٹری نے وہ یہی ہے کہ معلومات ابھی تک اکٹھی نہیں ہو سکی ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی، تو ذرا مہربانی کر کے معلومات جلد ہی اکٹھی کرا کے دے دیں۔ So we defer it to next rota day. This is deferred to the next rota day.

جناب چیئرمین۔ جی جناب فضل آغا صاحب سوال نمبر ۲۔

2. *Syed Muhammad Fazal Agah: Will the Minsiter for Health be pleased to refer to Starred Question No. 187 replied on 28-7-1994 and state:

(a) the names, designations, qualification, date of appointment and place of domicile of Officers in B-18 and above (including Officers looking after the administration) other than medical and para-medical staff mentioned in the reply; and

(b) whether it is a fact that the information required in part (a) of the question referred to above was concealed, if so, its reasons?

Minister for Health: (a) Information is given at Annex-I. A separate statement indicating names of Officers looking after the administration is also given at Annex-II.

(b) No. In the Question No. 187, information was asked for medical and para- medical staff only which was duly furnished. Accordingly information in respect of Officers holding posts in administration, finance, engineering, pharmacy and other disciplines was not provided.

(Annexures have been placed in the Senate Library)

جناب چیئرمین ۔جی ضمنی سوال۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ جناب چیئرمین ہم یہ چاہیں گے کہ next rota day پہ اس پہ

سوال کر سکیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں اگر یہ سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو

I am fully prepared but the thing which I pointed out is that this was.....

جناب چیئرمین۔ اس کا نوٹس بھی پورا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں بات یہ ہے جناب چیئرمین، میں نے نشاندہی اس لئے کی ہے کہ بعض سوالات میں معلومات اتنی اکٹھی کرنی پڑتی ہیں یا صوبوں سے پتہ کرنا پڑتا ہے وہ معلومات ایک دن میں تو اکٹھی ہو نہیں سکتیں، سینٹ میں جو معزز اراکین ہیں وہ بھی اپنے طور پر تیار ہو کر آتے ہیں۔ ساری محنت رائیگاں چلی جاتی ہے اور اس کا اثر گورنمنٹ پر پڑتا ہے کہ جیسے وہ تیاری نہیں کرتے یا وہ جواب نہیں دینا چاہتے یا وہ یہاں پر تیار ہو کر نہیں آنا چاہتے، the impression is carried over in all spheres. تو اس کا اثر بہت برا پڑتا ہے۔ اس لئے میں نے اس کی نشاندہی اس لئے کر دی تھی کہ ۲۴ گھنٹے میں کسی سوال کا جواب آنا۔ -----

جناب چیئرمین۔نہیں کیا اس کا نوٹس آپ کو صحیح نہیں ملا ہوا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں، یہ نمبر ۲ جو ہے یہ ۱۲ تاریخ کو انہوں نے بھیجا ہے۔ اب ۱۳ تاریخ کو یہ لازماً یہاں جمع کرانا پڑا ہے کیونکہ 48 hours are required to be printed in this book, I know, and we collected all the information لیکن میں نے نشاندہی اس لئے کی ہے۔ اگر کوئی پوچھنا چاہے تو I can reply ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں آپ کو appreciate کرتا ہوں، میرا مسئلہ یہ ہے کہ چونکہ جواب کی تفصیلات ہمارے پاس table پر نہیں ہیں۔ سینٹ لائبریری میں نہیں ہیں، تو ہمیں ان کو دیکھنا ہے، اس لئے next rota day پر اس سوال پر سپلیمنٹری کرنے کا موقع دیا جائے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں جناب میں اس پر اعتراض کروں گا جی۔

whenever the thing is placed in the library till taken to the table of the House...

جناب چیئرمین۔ صحیح ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ یہ جو سوالات کے جوابات ہوتے ہیں یہ ممبروں کو پہلے معلوم نہیں ہوتے۔ when they come in to the House اس وقت پتہ چلتا ہے

کہ لائبریری میں رکھے ہوئے ہیں تو اس وقت پھر کیسے consuslt کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا تو لائبریری میں آپ ان کے ساتھ منسلک کریں۔ یہ تو آپ کے سیکرٹری کا کام ہے ناں۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ کی تجویز ہے کہ اس کو یہاں رکھا جائے۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It should be printed and it is not too lengthy and could be incorporated here.

جناب چیئرمین۔ نہیں دوقسم کے ہوتے ہیں lengthy بھی ہوتے ہیں' اس کا کیا کریں۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: It should be brought on the floor of the House.

پروفیسر خورشید احمد ۔جناب چیئرمین میں یہ بات کہوں گا کہ lengthy ہو یا نہ ہو اسے ہاؤس میں آنا چاہیئے اس کے بغیر ہمیں پوری معلومات نہیں ملتیں اس کے بغیر ہم سپلیمنٹری نہیں کر پاتے۔

(وقفہ)

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب دقت یہ آتی ہے کئی دفعہ جواب بڑا lengthy ہوتا ہے اور اس کی پرنٹنگ بہت مشکل ہوتی ہے۔ تو اس کا کیا کیا جائے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا' گزارش یہ ہے کہ جب لائبریری میں پرنٹ ہو کر آ سکتا ہے تو why not on the floor of the House. اب یہ کوئی عذر نہیں بنتا ہے

It should be not a plea that it should be placed in the library, because it is voluminous or it is far lengthy, it must come on the floor of the House. It is a controversy which is going on,.

(intrruption)

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین یہ وہ مسئلہ ہے جس میں ڈاکٹر صاحب اور ہمارے

درمیان مکمل اتفاق رائے ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب چیئرمین، میں گزارش کروں گا کہ جہاں تک جوابات کا ایوان کی میز پر رکھنے کا تعلق ہے۔ ہمیشہ جوابات یہاں ہاؤس میں پیش کئے جاتے ہیں۔ جب ہاؤس میں وقفہ سوالات ختم ہو جاتا ہے تو پھر ان کو لائبریری میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ لیکن یہاں Table of the House کا مطلب لائبریری نہیں ہے۔ Table of the House یہ ہے۔ یہاں جواب آئے گا اگر کوئی ممبر صاحب وقفہ سوالات سے پہلے یا وقفہ سوالات کے بعد دیکھنا چاہیں گے تو یہاں دیکھیں گے۔ لائبریری میں اس کے بعد جاتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ہمارے پاس یہاں پر تو موجود ہے لیکن دقت یہ آتی ہے۔ اس کو examine کرنی والی بات ہے دفتر والے کہتے ہیں کہ یہ بڑا لمبا ہوتا ہے اور ہمارے لئے اس کو پرنٹ کرنا ہر ایک ممبر کے لئے مشکل ہوتا ہے لیکن It is available on the table.

پروفیسر خورشید احمد۔ اور حقیقت یہ ہے کہ محض یہ دلیل کہ لمبا جواب ہے ہرگز tangible نہیں ہے اس لئے کہ اس ہاؤس کے اندر ۳۰۰ صفحے کی رپورٹس آئی ہیں۔ اگر ایک آپ کا قانونی بل ۴۰۰ صفحے ہو تو آپ کہہ دیں گے کہ چونکہ لمبا ہے اس کو ہم پرنٹ نہیں کر سکتے۔

Mr. Chairman: No. It is a question of time.

پروفیسر خورشید احمد۔ آپ ٹائم کو ایڈجسٹ کیجئے۔ آپ ایسے جوابات کو پہلے منگوا لیجئے ۴۸ گھنٹے نہیں آپ ۷۲ گھنٹے پہلے منگوائیے۔ لیکن I think, it is our right that we must have all..

جناب چیئرمین۔ اس طرح کرتے ہیں کہ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن جناب راجہ صاحب باہم مشورہ کر لیں۔ جی ڈاکٹر شیر افگن صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین میری ایک گزارش ہے

It has been misinterpreted actually. There are certain documents which are to be placed before the House. If the time is not available then it is placed in the library which is a part of this august House

ایک لیگل یا آئینی پرووژن کو مکمل کرنے کے لئے یہ بات کی جاتی ہے۔ یہ misinterpretation
ہے misapplication ہے اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ It is required by this august
House, that it must be placed here. There is no second option to it .

جناب چیئرمین ۔ ٹھیک ہے اس کا یہ کرتے ہیں کہ لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف
دی اپوزیشن دونوں بیٹھ کر اس مسئلے کو examine کر لیں and listen to the office
problem and then revise the way basically. I agree with the honourable members
that it should come before the House.

اس کی جو ایڈمنسٹریٹو یا کوئی اور مشکل ہے وہ آپ examine کر لیں۔ راجہ صاحب جلدی میٹنگ
منعقد کر کے اس مسئلے کو حل کریں۔ جی جناب سوال نمبر ۳ فضل آغا صاحب۔ سپلیمنٹری پروفیسر
خورشید احمد۔

Mr. Chairman: This is now question No.3, Fazal Agha Sahib....

3. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minsiter for Health be pleased to state whether it is a fact that Wafaqi Mohtasib had issued directions to the government to determine the status of Pakistan Institute of Medical Sciences, if so, the action taken by the government so far and the present status of PIMS?

Minister for Health: The Wafaqi Mohtasib on 30th November, 1991 recommended to determine the status of PIMS. A Bill to declare PIMS as an autonomous body duly approved by the Cabinet was sent to the National Assembly by the Ministry of health on 12-2-1992. It was moved in the National Assembly by the Health Minister on 14-5-1992. Standing Committee of the National Assembly approved it on 17-2-1993. However, it could not be discussed as the Assembly was dissolved on 18-7-1993. Later, in the Care-taker regime, an Ordinace duly approved by the Cabinet and the Ministry of Law and

Justice was sent to the Prime Minister for onward submission to the President for promulgation. The Ordinance was not promulgated as well. Later, the Prime Minister constituted a committee under the chairmanship of Dr. Zafar Khan Niazi to look into the afairs of PIMS. The report of the committee is awaited.

پروفیسر خورشید احمد ۔ اس میں پہلی چیز جناب چیئرمین یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی جو مشکل ہے اسے ہم پہلے ہی appreciate کر چکے ہیں لیکن ذرا میں چاہوں گا کہ آپ اس جواب کی زبان ذرا ملاحظہ فرمائیں خاص طور پر میں یہاں سے پڑھتا ہوں۔

"Later the Care Taker Regime, an Ordinance duly approved by the Cabinet and the Ministry of Law and Justice, was sent to the Prime Minister for onward submission to the President for promulgation. The Ordinance was not promulgated as well."

یہ as well کے معنی ذرا مجھے بتا دیں۔ کہ اس کے کیا معنی ہیں یہاں پر اور اگر چھپ جاتا as well تو شاید اس کے کوئی معنی ہو سکتے تھے۔

جناب چیئرمین ۔ as well کا معنی غالباً یہ ہوگا کہ ہیلتھ سے متعلق ہے تو یہ اس کی صحت کے بارے میں کچھ بات کر رہے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ تو وہ تو بہت خراب ہے۔ اگر وہ اچھی ہوتی تو ہم اس کی شکایت نہ کرتے۔ دوسری عرض یہ ہے کہ اس میں یہ claim کیا گیا ہے کہ The Standing Committee of the National Assembly approved it on 17-2-1993 میری اطلاع یہ ہے کہ غالباً ۴ جون ۱۹۹۲، جو تاریخ یہاں دی گئی ہے اس سے آٹھ مہینے پہلے نیشنل اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی نے اسے منظور کیا یہ figure یہاں صحیح نہیں دی گئی، کیا وزیر موصوف اس کے اوپر روشنی ڈال سکیں گے۔ اور اگر میری بات صحیح ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اگر یہ ۴ جون ۱۹۹۲ کو سٹینڈنگ کمیٹی نے منظور کیا اور اسمبلی معطل ہوئی ۱۸ جولائی ۱۹۹۳ کو تو پھر اس ۹ مہینے میں یہ کیوں نہیں ہوا۔ اس لئے کہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے کہ PIMS کا status آج تک متعین نہیں ہو سکا ہے لوگ اس کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ اسٹاف مشکلوں میں ہے اور جو رولز آف بزنس ہیں خاص طور پر ڈاکٹروں

کے لئے وہ وہاں پر apply نہیں کئے جا رہے اسی بنیاد پر پھر وفاقی محتسب نے ۱۹۹۱ میں کہا تھا کہ اس کو متعین کرو۔ اس کے لئے قانون initiate ہوا لیکن آج تک وہ ?it is in limbo. Why۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! اس کے لئے یہ جو صورتحال واضح کی گئی ہے یہ بات درست ہے ہماری گورنمنٹ نے بھی اس کا نوٹس لیا ہے۔ یہ کیبنٹ میں بھی بات آئی تھی اس کے لئے ڈاکٹر ظفر نیازی صاحب ہیں وہ کمیٹی ان کی سربراہی میں بنائی گئی ہے اور ہم اس پر work کر رہے ہیں۔ جلدی ہی اس کا کوئی حل جس طریقے سے بہتر ہوگا کر لیں گے وہ ہم proposal بھی لا رہے ہیں لیجسلیشن بھی لائی جا رہی ہے۔ تو اس میں اب انشاء اللہ اب کوئی زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

جناب چیئرمین ۔ جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ کیا ڈاکٹر صاحب روشنی ڈال سکیں گے کہ ایک تو ڈاکٹر نیازی صاحب جو Eye specialist ہیں hospital administration کا کیا ان کو تجربہ ہے کہ ان کو مقرر کیا گیا اور دوسری بات یہ کہ کیا یہ صحیح ہے کہ آپ نے یہاں کہا ہے کہ ان کی

report is awaited although the Committee has already received it from the Health Ministry, at least one month back

آپ نے یہاں کہا ہے کہ ان کی رپورٹ Committee is awaiting جب کہ Committe has already received it from the Health Ministry at least one month back.

جناب چیئرمین۔جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب والا! میں نے کہا ہے کہ اگر آ چکی ہے تو یقیناً اس پر پیش رفت بہت جلد ہو گی اور ہم اس کو لانے کے لئے اتنے interested ہیں کہ اتنا سابقھکوئی بھی--- کیونکہ یہ بہت اہم بات ہے اور اس طریقے سے ہمارا Substantive institution ہے اور اس کو جلد از جلد Autonomaus ہونا چاہیے under law آنا چاہیے اور اس طریق کار پر محترمہ وزیر اعظم صاحبہ خود اس پر، She initiated herself,she visited PIMS ان کے بچے کو چوٹ آگئی تھی تو the matter was brought in her notice وہ خود Cabinet میں یہ بات لائی

تھیں کہ اس وجہ سے She is worried اور the legislation should be carried out as early as possible اور میں یہ یقین سے کہتا ہوں کہ انہی چند مہینوں میں ۹۴ء میں اس کے بارے میں مثبت صورتحال ہم پیش کر سکیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میرا سوال اب بھی رہ جاتا ہے کہ مسئلہ fact کا ہے یعنی ہمیں یہ جواب آج ملا ہے ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ ان کو 12 تاریخ کو ملا تھا لہذا ۱۲ کو جواب دیا اگر ۱۲ سے ایک مہینہ پہلے وزارت کو رپورٹ مل چکی ہے نیازی کی ۔تو یہاں پر یہ کیوں لکھا گیا ہے The report of the Committee is awaited. سینٹ کو صحیح انفارمیشن ملنی چاہئیے اور ڈاکٹر صاحب کو اسے چیک کرنا چاہیئے کہ اگر رپورٹ آ چکی ہے وہاں پر تو

He should be taken to task. Why they have not given the proper information to the Senate.

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین! معزز رکن کی یہ بات ۱۰۰ فیصد صحیح ہے اگر رپورٹ آ چکی ہے تو we will take to task the person concerned who has misinformed this august House تو میں کہتا ہوں کہ under law or Rules of Procedure ہم صحیح طور پر اس کی compliance کریں اگر erratic process کہیں بھی ہو گا تو responsibility ہم fix کر سکیں گے اب وہ بہانا بنائیں گے کہ چوبیس گھنٹے میں فلاں آفیسر نہیں تھا فلاں کی چابی نہیں تھی دفتر میں ہم کیا کرتے۔

When 24 hours are given to collect the whole information about a question, then it is difficult to punish them becasuse there is a big lapse on our part.

اگر ہم درست ہوں تو ان کو ہم درست رکھ سکتے ہیں جب گڑ کھا کے ہم منع کریں گے، تو کیسے منع ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ پوچھا گیا ہے اس طرف سے کہ ظفر نیازی صاحب کی expertise کیا ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آفتاب صاحب کا کافی تجربہ ہے اور یہ، یہ جانتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین۔ question No.4 next is چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

4. **Ch Shujat Hussain:** Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the time which Pakistan Embassy in Kabul will be re-opened?

Reply not received.

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! میں اس سلسلے میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ اتنی نالائقی اور نا اہلی کا یہ ثبوت ہے کہ سوال یہ کیا گیا تھا کہ کابل میں پاکستانی سفارت خانہ کب دوبارہ کھولا گیا؟

جناب چیئرمین۔ وہ تو کھل چکا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ ان کو ابھی تک اگر اتنا ہی نہیں معلوم کہ وہ کھل چکا ہے تو اس سے زیادہ نا لائقی اور نا اہلی کیا ہوسکتی ہے۔ جناب والا آج آٹھ سوال وزارت خارجہ کے ہیں آٹھوں کے آٹھوں سوالوں کا جواب نہیں دیا گیا اور یہ کہا گیا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین۔ ہم سب کو تو پتہ ہے لیکن انہوں نے کابل سے confirm کرنا ہوتا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کو اگر اتنا ہی نہیں معلوم تو یہ تمام کا تمام سفارت خانہ جو ہے یہ ماہانہ چھٹیاں جو ہیں محترمہ کی اس کے اوپر لگا ہوا ہے کہ کس طریقے سے ان چھٹیوں کو اچھے طریقے سے organise کریں۔ مہربانی کرکے یہ آٹھ سوال ہیں ان کا کل تک جواب ضرور آنا چاہیے۔ کابل کے سفارت خانے کا جہاں تک تعلق ہے اتنا بڑا مذاق جو ہے اس سینٹ کے ساتھ کیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ اس کا پتہ ہی نہیں انہیں کہ سفارت خانہ کھولا گیا ہے یا کہ نہیں۔

جناب چیئرمین۔ بہرحال انہوں نے ابھی جواب ہی نہیں بھیجا کیونکہ ہوسکتا ہے کہ نوٹس نہ ہو۔

سید اقبال حیدر۔معزز رکن نے بالکل غلط انداز میں جواب کو لیا ہے دراصل مسئلہ وہی تھا کہ بہت ہی short نوٹس ملا تھا تو وزارت خارجہ کے جتنے بھی سوالات ہیں اس کے لئے ہم نے درخواست کی ہے کہ defer کئے جائیں کیونکہ اس کا بالکل short notice ملا تھا۔ رہا کابل کے سفارت خانے کے کھلنے کا سوال تو وہ تو کھل چکاہے اور میری گزارش یہ ہے جناب چیئرمین کہ ایسی اطلاع جو کہ ہر پاکستانی کو معلوم ہے میرے معزز رکن کیوں اتنے لا علم تھے کہ انہیں سوال کرنا پڑا یہ تو سارے پاکستان کو معلوم ہے کہ کابل میں سفارت خانہ کھلا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔لیکن اقبال حیدر صاحب مجھے دفتر والے جا رہے ہیں کہ اس سوال کو ۴ ۹۔۹۔۱ کو بھیجا گیا تھا اب چیک کرتے ہیں کہ کیا صورت حال ہے۔

سید اقبال حیدر۔جی میں چیک کرتا ہوں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ یہ چیک کرلیں جی نالائقی ان کی سب ظاہر ہو جائے گی۔ جس دن سوال بھیجا گیا تھا آیا اس دن سفارت خانہ کھلا تھا یا نہیں کھلا تھا؟ اگر کھلا تھا تو اس سے زیادہ بد عہدی ' اور نالائقی ہو ہی نہیں سکتی۔

جناب چیئرمین۔یہ چیک کرتے ہیں پہلے واقعات دیکھ لیں۔ جی جناب پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد۔محترم اقبال حیدر صاحب نے جو disrepresent کیا ہے وہ یہ ہے کہ کتنے عرصے وہاں ایمبسی نہیں رہی' اتنے critical اہم دور میں اور اتنے اہم مقام پر ' یہ تھا اس کا اصل مقصد۔ لیکن اس کا جواب provide کیا گیا اور یہ کہا گیاہے کہ ممبر صاحب لائے نہیں ' میرا خیال ہے یہ جواب ٹھیک نہیں ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ۸ اگست کو سوال کیا ہے اور دفتر میں جمع کرایا ہے۔

جناب چیئرمین۔وہ جب آپ کے سوال پر آئیں گے۔ پھر دیکھیں گے۔ وہ کون سا سوال ہے آپ کا؟

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب یہ میرا دسواں سوال ہے۔

جناب چیئرمین- تو دسویں پر آئیں گے تو پھر بات کریں گے- جی اگلا سوال نمبر ۵-

5. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minster for foreign Affairs be pleased to state whether it is a fact that Pakistan Embassy in Tokyo is faced with serious financial crisis, if so, its details?

Reply not received.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir the reply is not received.

جناب چیئرمین-جی یہ چیک کر لیتے ہیں- examine کر لیتے ہیں- جی اگلا سوال نمبر ۶
چوہدری شجاعت صاحب-

6. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minster for Health be pleased to state:

(a) names of Pakistanis deported from Saudi Arabia since January 1994 on suspicion of carrying HIV; and

(b) whether these Pakistanis were medically examined after their arrival, if so, the result in each case?

Health Minister: The Government has received no information of deporatation of any Pakistanis from Saudi Arabia on suspicion of carrying HIV since 30th January, 1994.

چوہدری شجاعت حسین-سوال نمبر ۶ جناب-

Mr. Chairman: Answer taken as read. Any supplementary question?

چوہدری شجاعت حسین -جناب والا! پھر ان کی نالائقی کی ایک اور مثال یہ ہے کہ "نیوز" میں ۴ تاریخ کو یہ آیا تھا کہ employees نے شاہ فہد ہسپتال سے ایڈز کے سلسلے میں اس شخص کا ٹیسٹ لیا جو positive ہوا اور اس کے بعد اس کو ملک سے نکالا گیاہے -یہ ساری خبریں اخبارات میں آ رہی ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں ہمیں پتہ ہی نہیں ہے - پاکستان میں اس طرح کے آدمیوں کو سعودی عرب نے

deport کیا جا رہا ہے۔ تو پھر اس کے بعد کس کی نالائقی سمجھی جائے یہ ان کی نہیں تو اور کس کی ہے؟

جناب چیئرمین۔جی یہ 'News' ذرا ڈاکٹر صاحب کو دے دیں۔ جی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب والا! آپ اس معزز ہاؤس کے custodian ہیں۔ اس قسم کی بھانڈ ٹائپ گفتگو، میں سمجھتا ہوں ٹھیک نہیں ، یہ نالائقی اور الا بلا' اس معزز رکن کا کوئی decorum ہے، کوئی status ہے ۔ you must ask him to use positive languge سر آپ اس کا نوٹس لیں۔ اب تیسرے سوال پر یہ بات ہوتی ہے یعنی Newespapers are not the celestial papers کوئی آیات کریمہ نہیں ہے کہ ان میں ساری باتیں درست ہیں ، آپ کے علم میں ہے ۔ اور پھر اس میں جو جواب ہم نے دیا ہے وہ درست دیا ہے ۔ جناب والا میں اسی سلسلے میں پوائنٹ آف آرڈر کرنا چاہتا تھا لیکن آپ نے معزز اراکین کو موقع دیا۔ خدا کے لئے چوہدری صاحب کو کچھ تو گزارش کریں کہ ان کی زبان میں کچھ تو مٹھاس ہو ۔ جو بھی بات کرتے ہیں اس میں سے بدبو آتی ہے ۔

جناب چیئرمین۔تو اس سوال کے بارے میں آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ information درست ہے۔

ڈاکٹرشیر افگن خان نیازی۔جناب والا! کوئی ایسی بات نہیں ہے ۔ چوہدری صاحب کا اگر اخباروں پر اعتبار ہے تو وہ میاں صاحب والی خبر پر کیوں نہیں اعتبار کرتے۔ ان کی کیوں تردید کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین۔جی جناب چوہدری صاحب۔وہ کہہ رہے ہیں کہ جو خبر انہوں نے دی ہے وہ صحیح ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔جو بات یہ کرتے ہیں وہ ہی صحیح ہونی ہے جی۔ اور سب کی باتیں جھوٹی ہیں ، + (xxxxxxxxx)

جناب چیئرمین۔میرے خیال میں چوہدری صاحب اس قسم کے الفاظ اگر نہ استعمال کریں تو بہتر ہے۔ these are expunged جی چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔جناب والا کل کی ٹیپ اگر سنا دی جائے جو Information

---

\+ *The word expunged by order of the Mr.Chairman.*

Ministerنے کل اخبار والوں کے سامنے گالیاں دی ہیں۔اگر وہ سنا دی جائیں تو ساری کی ساری چیز سامنے آ جائے گی۔

جناب چیئرمین۔جی چوہدری صاحب کم از کم ایوان کے اندر ایسی بات نہیں کی ہے اگر ایسی بات کریں گے تو پھر دیکھیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ انہوں نے واپڈا پر بات کی تھی جناب والا اس کا نوٹس نہیں لیا گیا وہ ٹیپ آپ کے پاس موجود ہے' ہاؤس میں موجود ہے 'سپیکر نیشنل اسمبلی کے پاس موجود ہے ' آج تک اس کا نوٹس نہیں لیا گیا باقی چیزوں کا کس نے لینا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں اس کا لیا جائے گا۔ جی جناب آفتاب شیخ صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ محترم چیئرمین میری عرض تو اتنی ہے کہ چوہدری صاحب نے جو لفظ استعمال کیا نالائقی it is equivalent to inefficency لائق نہیں ہیں۔ that's all.

Mr. Chairman: So you feel that it is parliamentary language?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Absolutely parliamentary language, inefficient.

جناب چیئرمین۔ٹھیک ہے جی۔ جی ڈاکٹر ریحان صاحب۔

Dr. Muhammad Rehan: Well we take it for granted that the Government has not received that information from the Government of Saudi Arabia. Has the Government received any information from the other Gulf countries, or anybody has been deported on carrying HIV virus?

جناب چیئرمین۔جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب والا' یہ fresh question کریں میں نے ایک دن گزارش کی تھی جب سعودی عرب کے متعلق سوال پوچھا تھا۔ اس کے بارے میں ہم نے معلومات مہیا کر دی تھیں۔

Dr. Muhammad Rehan: Has this Government made any arrangement or not to subject to persons to HIV test on airports or sea ports who come from countries which are known that the people get affected with HIV virus or is it going to make arrangement in the near future?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب والا! لاکھوں آدمی سالانہ آتے ہیں اور ان کا کیسے بندوبست کیا جا سکتا ہے ہر آدمی کے ٹیسٹ کرنے کا ۔ نمبر ۲ کوئی ملک ہو ہم کیسے declare کر سکتے ہیں کہ ایڈز کا وہاں مرض پھیلا ہوا ہے ۔ اس لئے وہاں سے جو بھی آئے اس کی چیکنگ ہو ۔ یہ بات تو کسی قانون میں نہیں ہے ۔ اور پھر مشکل کام ہے کہ لاکھوں انسانوں کو ہم ایڈز کے وائرس کے لئے ٹیسٹ کریں یہ ممکن نہیں ہے ۔

Mr. Chairman: Iqbal Haider Sahib, please examine it that they have given me an office memorandum in which on 1.9.1994 the questions were sent to Foreign Affairs. Please check it if there is any lapse on the part of the office that we should know.

Syed Iqbal Haider: I will check it.

Mr. Chairman: Q. No. 7 Mrs. Nasreen Jalil Sahiba.

7. *Mrs. Nasreen Jalil: Will the Minister for Planning and Development be pleased to state whether it is a fact that International donor agencies are not providing funds for the Social Action Programme?

Syed Iqbal Haider: No. The international donors are providing funds for the Social Action Programme.

بیگم نسرین جلیل ، میں یہ معلوم کرنا چاہ رہی تھی کہ جولائی کے مہینے میں اخبارات میں یہ خبریں آ رہی تھیں کہ سوشل ایکشن پروگرام کے تحت جو فنڈز آتے ہیں ان کا صحیح استعمال نہیں ہو رہا ۔ اور doner agencies اس پر بہت perturbed ہیں اور سوچ رہی ہیں کہ شاید فنڈز نہ

دیں ۔ میں معلوم کرنا چاہتی تھی کہ Whether the funds have been released or not? اور اس مد میں کتنی رقم آئی ہے۔

جناب چیئرمین ، جی جناب اقبال حیدر صاحب ۔

سید اقبال حیدر ، جناب چیئرمین اسی سال ۱۹۹۴ء میں IDA ورلڈ بینک کے ساتھ ۲۰۰ ملین ڈالرز کا ایک agreement ہو چکا ہے جوکہ ۴ اپریل ۱۹۹۴ء سے effective ہیں ۔دوسرا ہے ایشین ڈویلپمنٹ بینک کے ساتھ ۱۰۰ملین ڈالرز کا ایک agreement یکم جولائی ۱۹۹۴ء کو ہوا ہے ۔
which is effective from 1st August 1994. The third is Touch Grant , Agreement signed in December , 1993 but it is effective for three million dollars and it is effective from January 1994. We have also entered into an other agreement only recently in the month of August for another amount of ten million dollars. So, the apprehension in the mind of the honourable member about donor countries refusing to give any grant or assistance for the social action programme is misplaced and wrong and we are making every effort, and are fulfilling all the requirements and standards of the donor countries and not a penny is being misused or misappropriated or wasted on the Social Action Programme and there is no such complaint from the donor countries.

Mr. Chairman: Thank you, yes Nasreen Jalil Sahiba.

بیگم نسرین جلیل ، اس کو transparently اور ٹھیک طرح سے کر رہے ہیں لیکن میں معلوم یہ کرنا چاہ رہی تھی کہ جیسے NWFP میں جہاں پر PPP کی اپنی حکومت ہے کہ وہاں پر منتخب نمائندوں کے ذریعے یہ فنڈز خرچ نہیں ہو رہے تھے بلکہ جیالوں کے ذریعے ہو رہے تھے تو اس میں کہاں تک صداقت ہے ۔ اسکے علاوہ میں معلوم کرنا چاہ رہی ہوں کہ

Is it true that no funds have been released to the elected representatives or urban areas of Sindh so far?

Syed Iqbal Haider: Sir, the Social Action Programme is a separate

scheme than the development scheme. So, this should not be mixed or confused. Social Action Programme's work is being undertaken by the government agencies and it is being implemented separately as well as the development schemes are being managed through the Local Government and with the help of the Agency to be nominated by the member so that is a separate issue.

Mr. Chairman: Thank You. Next is Q. No.8 Malik Haji Gul Afridi.

8. ***Malik Haji Gul Khan Afridi:** Will the Minister for Industries and Production be pleased to refer to Senate Starred Question No. 54 replied on 19th July, 1994 and state the present stage of work done regarding establishment of Utility Stores in Tribal Areas particularly in Darra Adam Khel?

Brig. (Retd.) Muhammad Asghar: The Corporation is already operating a Utility Store at Khyber Agency (Landi Kotal) since Ist August, 1992. It has established a Store at Darra Adam Khel w.e.f. 25th June, 1994.

Efforts are being made to find out suitable locations at Bajor Agency and Bara to open Stores.

The opening of Stores at the under-noted Tribal Areas Agency HQs has not been found commercially viable:

a. Gulanai (Mehmand Agency).

b. Kalaya (Orakzai Agency).

c. Wana (South Waziristan Agency).

d. Miran Shah (North Waziristan Agency).

e. Parachinar (Kurrum Agency).

ملک حاجی گل خان آفریدی۔ یہ انہوں نے فرمایا ہے غلطی میں نہیں ہے کالیہ میں

نہیں ہے وانہ میں نہیں ہے میران شاہ میں نہیں ہے جس جگہ پر جناب چیئرمین ، بنک ہے اسی جگہ پر یوٹیلٹی سٹور کھلنا چاہئیے ۔ اس کے ساتھ میں یہ بھی بتاؤں کہ ابھی تک قبائلی علاقے میں کوئی بنک لٹا نہیں ہے ۔ تو یہ قبائلیوں کے لئے بھی بڑی عزت کی بات ہے ۔ دوسری بات میں عرض کروں کہ صوبہ سرحد میں پنجاب اور سندھ کے مقابلے میں بہت کم بنک لٹے ہیں ۔ تو جب قبائلی علاقوں میں بنک موجود ہیں اس میں یوٹیلٹی سٹور بھی موجود ہونا چاہئیں۔

جناب چیئرمین۔جی جناب منسٹر صاحب ۔

ملک عبدالقیوم خان۔قبائلی علاقہ جات کا باقاعدہ اس سلسلے میں سروے ہو چکا ہے اور چار یوٹیلٹی سٹور کھل چکے ہیں اور مزید جتنی بھی agencies ہیں ان کے ہیڈ کوارٹرز میں کھولنے کا پروگرام ہے۔ لیکن اس سلسلے میں اس کی feasibility دیکھی جائے گی کہ وہاں پر سٹور secured جگہ پر ہوں۔ اور مال جب transit ہو تو وہ محفوظ طریقے سے وہاں پر پہنچ سکے ۔ تو ابھی وہاں پانچ چھ agencies کے ہیڈ کوارٹرز میں نہیں کھولے گئے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ ابھی تک Political Authorities نے مال وہاں تک پہنچانے کے سلسلے میں کوئی surety نہیں دی ہے۔ جیسے ہی گورنمنٹ کو اس سلسلے میں surety مل جائے گی تو وہاں پر بھی باقاعدہ یوٹیلٹی سٹور کھل جائیں گے ۔

جناب چیئرمین۔جی ملک صاحب ۔

ملک حاجی گل خان آفریدی۔ بات یہ ہے کہ جس جگہ پر یہ کہتے ہیں کہ راستے کی تکلیف ہے بات یہ ہے کہ پولٹیکل ایجنٹ کے پاس حکومت کے پاس سب کچھ موجود ہے۔ پشاور سے سامان کرم ایجنسی کو لے جائیں ۔ کرم ایجنسی پر بابر صاحب کو بھی معلوم ہے کہ پولیٹکل ایجنٹ کا بہت کنٹرول ہے ۔ پشاور سے جو یوٹیلٹی سٹورز وہاں جاتے ہیں اس کے ساتھ ملائشیا کے ساتھ چھ آٹھ آدمی لگا دیں تا کہ وہ صحیح طور پر پہنچا دیں۔ مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے لئے انہیں یوٹیلٹی سٹورز کھولنے چاہئیں ۔ جس جگہ پر بنک ہوں وہاں پر کھولنے چاہئیں ۔

جناب چیئرمین۔جی جنرل صاحب آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Personally I do not see any problem that they should suspend this activity. I think, we should

review the situation and open them on priority. I don't see any problem in opening at least at the Agency Headquarters level. If they have any problem, we can assist them.

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے ان کو سارے علاقوں کا بہت تجربہ ہے یہ فرما رہے ہیں یہاں کھلنے چاہئیں تو کھل سکتے ہیں آپ بھی ان کو بتائیں کہ یہ Interior Minister کا view ہے کہ کھولے جائیں۔

ملک عبدالقیوم خان۔ وہ صحیح فرما رہے ہیں بہرحال اب دوبارہ ہم اس کو review کر رہے ہیں کیونکہ یہ رپورٹ جو ملی ہے یہ ۱۹۹۲ء ہے جس میں یہ لکھا گیا ہے لیکن موجودہ گورنمنٹ جو اس کی review کر رہی ہے اور جہاں پر بھی feasible ہو وہاں پر یوٹیلٹی سٹورز کھولے جائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ جواد ہادی صاحب۔

سید محمد جواد ہادی۔ جناب چیئرمین صاحب ' جواب میں کہا گیا ہے کہ مندرجہ ذیل قبائلی علاقہ جات کے ایجنسی کے صدر مقاموں پر سٹورز قائم کرنا تجارتی لحاظ سے موزوں نہیں جبکہ وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ سیکورٹی کے حوالے سے اور تحریری جواب میں ہے کہ تجارتی لحاظ سے موزوں نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ دونوں باتیں صحیح نہیں ہیں۔ ان تمام ایجنسیوں میں صرف یوٹیلٹی سٹورز تو نہیں ہیں بہت سارے لوگ کاروبار کرتے ہیں وہاں سیکورٹی کے حوالے سے کسی قسم کی problems نہیں ہیں۔ اور راستے بھی وہاں پرامن ہیں یہ یوٹیلٹی سٹور جو کھولے جاتے ہیں ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو اشیائے ضرورت کم قیمتوں پر فراہم کی جائیں اور قبائل جو ہیں وہ سب سے زیادہ اس چیز کے مستحق ہیں کیونکہ وہ پسماندہ ہیں۔ لہذا اس کا زیادہ حق ان کو پہنچتا ہے اور اس سلسلے میں قبائل کو نظر انداز کیا گیا ہے یہ ایک زیادتی ہے لہذا وزیر موصوف سے درخواست ہے کہ اس پر نظر ثانی کی جائے وہاں کسی قسم کے کوئی problems نہیں ہیں نہ سیکورٹی کے حوالے سے نہ تجارتی حوالے سے۔

جناب چیئرمین۔ وہ already کہہ رہے ہیں کہ ہم نظر ثانی کریں گے تو حکومت اس بات پر نظر ثانی کرے گی۔ جی مندوخیل صاحب؟

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین' انھوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ہے

کہ commercially feasible نہیں ہے ۔ اب آپ دیکھیں یہ پارہ چنار، کالیہ، وانہ، غلنی، یہ سب ایجنسیز کے ہیڈ کوارٹرز ہیں۔ یہ سب صدر مقام ہیں، تو ان کا معیار کیاہے یوٹیلٹی سٹور کے کھولنے کے لئے اور کیا اس معیار پہ یہ صحیح اترتے ہیں یا نہیں ؟

جناب چیئرمین۔ جی ملک صاحب۔

ملک عبدالقیوم خان ۔ اس سلسلے میں جو سروے کیا گیا تھا وہ سابقہ گورنمنٹ کے دور میں ۱۹۹۲ء میں ہوا تھا ۔ اور اس وقت یہ رپورٹ بنائی گئی تھی کہ یہ پانچ چھ agencies جن کا بتایا گیا، غلنی، ساؤتھ وزیر ستان، نارتھ وزیرستان اور کرم ایجنسی کہ ان میں feasible نہیں ہے ۔ لیکن یہ agencies ہیڈکوارٹرز ہیں ۔ ابھی گورنمنٹ ان کو دوبارہ وہاں پہ review کرے گی اور میں سمجھتا ہوں اور جیسے Interior منسٹر صاحب نے فرمایا کہ وہاں پر ہم review کر رہے ہیں اور وہاں پر کھولیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ملک فریداللہ خان صاحب ۔

حاجی فریداللہ خان ۔ شکریہ ، گزشتہ حکومت میں یہ یوٹیلٹی سٹور آٹھ منظور ہو چکے تھے اور اس کے لئے باقاعدہ فیڈرل گورنمنٹ نے ایک directive issue کیا تھا کہ ہر ایک ایجینسی ہیڈ کوارٹر میں کم از کم ایک یوٹیلٹی سٹور کھولا جائے ۔ سر، مسئلہ یہ نہیں تھا ۔ مسئلہ یہ تھا کہ نہ law and order کا مسئلہ ہے نہ کوئی تجارتی کمرشل مسئلہ تھا اس وقت تحصیل دار level پہ ایک رپورٹ دی گئی کہ اگر یہ یوٹیلٹی سٹور کھولے گئے تو وہ جو پولیٹیکل ایجنٹ راہداری issue کرتے تھے اس وجہ سے کہ ان کے اختیارات کے اوپر اثر پڑتا تھا تو انہوں نےبغیر سوچے سمجھے یہ کہہ دیا کہ جناب یوٹیلٹی سٹور کی یہاں ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ تو فیڈرل گورنمنٹ سے کوٹہ آئے گا ۔ تو جیسے وزیر داخلہ صاحب نے کہہ دیا ہے کہ اگر وہ کھول رہے ہیں تو ہم اس کا خیرمقدم کریں گے ۔یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں ہے، تجارتی مسئلہ نہیں ہے اور لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بھی نہیں ہے اتنا مشکل نہیں ہے، منظوری already ان کے پاس پڑی ہوئی ہے صرف یہ ہو گا کہ وہ ایک چٹھی گورنر صاحب کو بھیج دیں کہ فیڈرل گورنمنٹ ہر ایک ایجنسی ہیڈ کوارٹر میں اگر اور نہیں تو تجرباتی بنیاد کے اوپر کھول رہی ہے میرا خیال ہے قبائل اس سےمستفید ہوں گے ۔

جناب چیئرمین۔جی ابراہیم خان صاحب ۔

جناب محمد ابراہیم خان ۔فریداللہ صاحب نے جو بات واضح کی اصل حقیقت یہی ہے کہ پولیٹکل ایجنٹ اشیائے ضرورت کے لئے پرمٹ issue کرتے ہیں ۔ وہ پرمٹ بازار میں بکتے ہیں اگر یوٹیلٹی سٹور کھولا جائے تو ان کے پرمٹ کی value کیا رہ جائے گی ؛ وہ اپنے پرمٹ کی value کو برقرار رکھنے کے لئے وہاں ایجینسی ہیڈ کوارٹر میں یہ یوٹیلٹی سٹور نہیں کھول رہے ۔ اس کا مطلب ہے کہ قبائل کے باشندوں کو ان مراعات سے محروم رکھ رہے ہیں جو عام پاکستانی شہری کو حاصل ہیں ۔

جناب چیئرمین۔جی آخری سوال۔

ملک حاجی گل خان آفریدی۔ بات یہ ہے ہمارے جو قبائلی سینٹر ہیں سب علاقوں کا حقوق رکھتے ہیں اور ہمارا حق ہے کہ ہم ہر علاقے کے لئے حکومت سے مطالبات کریں ۔ بات یہ ہے کہ پولیٹکل ایجنٹ کے ذریعے کسی پرمٹ کی ہمیں ضرورت نہیں ہے ہمارے پاس ایسا یوٹیلٹی سٹور ہونا چاہئیے جیسا فیڈرل ایریا میں ہے۔ عام آدمی جائے اور سامان لے لے، پرمٹ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم گورنمنٹ سے اپیل کرتے ہیں کہ ہمارے لئے پولیٹکل ایجنٹ سے کوئی پرمٹ کی بات نہ کریں۔

جناب چیئرمین ۔ Next question ڈاکٹر ریحان صاحب نمبر ۹ reply not received یہ ڈاکٹر صاحب اس کا نوٹس صحیح وقت پر مل گیا تھا کہ نہیں ؛

9. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minster for Health be pleased to state whether it is a fact that a number of private clinics in Bhara Kahu, Islamabad, have been sealed by the government for their illegal business, if so, the details of action being taken against them?

(Reply not received).

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا، آٹھ سوال جو ہیلتھ کے تھے ۔

جناب چیئرمین۔وہ سارے کے سارے آپ کو لیٹ ملے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ لیٹ ملے ہیں اسی وجہ سے آپ یہاں دیکھیں گے کہ اس میں ایک قباحت ہے کہ اس کا انہوں نے کہا کہ ہم ابھی صورتحال collect کر رہے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔یہ تو لکھا reply not received نمبر ۹ ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔یہی وجہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔یہ نمبر نو کا آپ نے کب نوٹس بھیجا تھا؟ یہ ہیلتھ کا سوال ہے۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The private clinics of Bhara Kahu are also in the Islamabad Capital Territory that is why, probably, they did not answer it and also because all the dispensaries come under the Islamabad Capital Territory.

جناب چیئرمین۔ یہ جو ایڈمنسٹریٹو problem ہے یہ check کر لیں۔ یہ clear ہو جائے۔ ڈاکٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ یہ سوال آپ کو یکم ستمبر کو گیا ہے۔ ذرا چیک کر لیں کہ یہ صحیح کہہ رہے ہیں یا آپ کی منسٹری صحیح کہہ رہی ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ بھی چیک کر لیں ابھی دوسرے سوال کے متعلق جو کہہ رہے تھے ۔ میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں یہ controversy بنانے کی کوشش میں ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ آپ دیکھ لیں اس کو پہلے چیک کر لیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا میں controversy میں نہیں پڑتا۔ میرے پاس ان کا سرٹیفیکٹ ہے۔ پہلے تو صبح میں نے سوچا کہ میں یہ مسئلہ نہ اٹھاؤں میں آپ سے کنسلٹ کرنا چاہتا تھا۔ I consulted the staff تو انہوں نے flatly کہا کہ یہ بات ہی غلط ہے۔ When I showed them this certificate which I got from this Secretariat کہ These were delivered to the Ministry on 12th. Then they had to concede. پھرانہوں نے ایک بات بنانے کی اور کوشش کی کہ اس پہ They had a wrong date, I got it corrected کہ آٹھواں مہینہ ڈالنے کی کوشش کی صرف میں یہ پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین کہ نہ آپ کے علم میں ہے نہ ہمارے۔ یہ ہماری working پہ اثر انداز ہو رہی. And there is something wrong ۔

جناب چیئرمین۔ میں اسی لئے تو چاہ رہا ہوں ڈاکٹر صاحب کہ آئندہ کے لئے کوئی کام صحیح ہو جائے ۔ اگر ہماری غلطی ہے تو I should pull these people. اور اگر منسٹری کی

ہے تو آپ کچھ کریں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ تو آپ کر سکتے ہیں میں تو نہیں کہہ سکتا آپ کے سیکریٹریٹ کے متعلق کیوں کہ یہ تو breach of privilege ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کے پاس جو سرٹیفکیٹ ہے وہ مجھے دے دیں۔ میں اسے چیک کر لوں اور اگر ہماری غلطی ہے تو ہم اسے ٹھیک کر لیں۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: There is another one by Dr. Rehan, that it has been reported in the daily "Khabrain" dated 5th June, is this the same one.

جناب چیئرمین۔ نہیں جی یہ پرائیویٹ کلینک ہے کوئی بہارہ کہو میں' اس کے متعلق ہے۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ وہ تو ایڈجرنمنٹ موشن ہے۔

Mr. Chairman: So, the question is deferred to next rota day. Next is Ch. Muhammad Anwar Bhinder's this is Foreign Affairs Question No.10.

10. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minsiter for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether it is fact that a code of conduct in respect of immunity of diplomats has been agreed between Pakistan and India;

(b) whether it is also a fact that there have been serious violations of the code of conduct by India, if so, the number of such violations alongwith the dates and the nature of the violations; and

(c) the steps the Government of Pakistan taken so far to check these violations?

Reply not received.

11. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister

for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether there is any proposal under consideration of the Government to move the resolution on Kashmir regarding the implementation of the Resolutions of the United Nations during the forthcoming Session of the General Assembly of the United Nations; and

(b) whether the delegates for the said Session have been selected, if so, the names of the delegates and their qualifications?

Reply not received.

12. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether it is a fact that there is no first, second or even a third Secretary in the Embassy of Romania, if so, its reasons?

(Reply not received).

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ نمبر ۱۰، نمبر ۱۱ اور نمبر ۱۲ ۔

جناب چیئرمین۔ تینوں کے جوابات نہیں آئے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ تینوں سوالات کے جوابات نہیں آئے ۔

Mr. Chairman: So, again this is the same problem, which we must investigate.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اس میں مسئلہ اور ہے ۔ شاید یہ آپ کے بس میں بھی نہیں ہے وزیر خارجہ جناب فارغ ہی نہیں ہیں سینٹ کے لئے ۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو ایک علیحدہ مسئلہ ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔یہی مسئلہ ہے جناب اصل میں وگرنہ یہ سوال تو میں نے ایک مہینہ پہلے دیئے ہوئے تھے اور ان کا جواب دفتر خارجہ میں موجود ہے دفتر خارجہ نے کہیں سے ان کو اطلاع نہیں لینی پھر بھی جواب نہیں آتے ۔ سینٹ کو جناب اہمیت دی ہی نہیں جاتی۔ اس لئے

جوابات نہیں آتے کہ نوٹس نہیں دیا گیا بلکہ اس لئے کہ وزیر خارجہ ہی فارغ نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین۔ یہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔یہی اصل مسئلہ ہے ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں یہ مسئلہ نہیں ہے ۔ اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو کوئی اور بھی جواب دے سکتا ہے۔ لیکن مجھے اس وقت جو چیز تنگ کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ کیا ہمارے دفتر کی کوئی کوتاہی ہے کہ ہم وقت پہ نہیں بھیجتے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔سر نہیں آپ کے دفتر کی کوتاہی نہیں ہے ۔ کوتاہی ان کی ہے جناب ان کے پاس سوالات جاتے ہیں ایک دن کے نوٹس پر بھی میرے سوالات کے جوابات آ سکتے ہیں ۔ میں نے پوچھا ہے کہ جناب رومانیہ میں فرسٹ سیکریٹری ' سیکنڈ سیکریٹری ' تھرڈ سیکریٹری کیوں نہیں ہے ۔ ان کے پاس دفتر میں جواب موجود ہے ۔ میں یہ پوچھتا ہوں کہ آپ نے وہاں کشمیر کا مسئلہ اٹھانا ہے یا نہیں تو ان کے پاس جواب موجود ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اس طرح کریں کہ آپ اور ڈاکٹر صاحب آپ دونوں بیٹھ کے اس مسئلے کو طے کر لیں اور دیکھ لیں کہ غلطی کہاں ہے تاکہ اس کی درستگی کی جائے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ان کے تو منسٹر ہی فارغ نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں نہیں خارجہ والی بات علیحدہ ہے ۔ لیکن یہ ہے کہ اگر یہاں سے ٹھیک جا رہے ہیں اور وہاں ٹھیک receive ہو رہے ہیں یہ ایک علیحدہ مسئلہ ہے کہ وزیر صاحب نہیں ہیں تو کوئی اور وزیر جواب دے دے گا اس میں تو کوئی پرابلم نہیں ہے ۔وہ تو پھر وزیر صاحب سے کہنا پڑے گا کہ آپ اگر خود موجود نہ ہوں تو کسی کی ڈیوٹی لگا دیا کریں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اسی کا بندوبست کرنا پڑے گا کہ سینٹ کو اہمیت دی جائے اور وزراء یہاں موجود ہوں ۔ یہاں صرف شیر افگن صاحب اور یہ ہمارے دوسرے وزیر قانون صرف دو منسٹر موجود ہوتے ہیں جو تمام تر وزیروں کے جواب دینے کے لئے تمام کیبنٹ کی طرف سے۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔۔جناب چیئرمین ! اصل میں بات یہ ہے کہ ہمارے

پارلیمنٹری سسٹم میں .There is a gap ابھی بہت ساری چیزیں ایسی ہیں جو ہم نے constitute نہیں کیں - جیسے یہ پیپر سیکورٹی کمیٹی ہوتی ہے which are laid on the table of any House اسی طریقہ کار سے یہ سیکرٹریٹ کی جو ورکنگ ہے اور relation between all these things. There are certain committees which are not available in our Parliament.

اب بات یہ ہے کہ اس طریقہ کار سے آپ کے سینٹ کے رولز میں بھی ایک طریقہ کار ہو گا کہ اس میں ایک سپیشل کمیٹی constitute ہو سکتی ہے - اس صورت حال سے اگر اس پر آپ غور فرمائیں اور جیساکہ آپ نے فرمایا کہ بھنڈر صاحب اور دوسرے very learned members are on the floor جیسے راشدی صاحب ہیں، ہمارے دوسرے دوست ہیں ......

جناب چیئرمین- آپ اس طرح کریں ڈاکٹر صاحب پہلے آپ اور یہ سب مل کے کوئی proposal تو ہمیں دیں- ذرا دیکھ لیں کہ غلطی کہاں ہے اور مجھے کوئی proposal دے دیں -

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی- ٹھیک ہے یہ بڑی اچھی بات ہو گی -

چوہدری محمد انور بھنڈر- پھر یہ repeat ہوں گے میرے سوالات ؟

جناب چیئرمین- جی ہاں obviously repeat ہوں گے -

قاضی حسین احمد - کیا یہ بتائیں گے کہ اس وقت جو موجودہ وزراء صاحبان ہیں ان میں سے وزارت خارجہ کے متعلق سوالات کے جوابات دینے کا کون ذمہ دار ہے ؟

جناب چیئرمین- اکبر لاسی صاحب آپ ہیں ؟

جناب غلام اکبر لاسی-جی لکھ کر بھیجا ہے انہوں نے Rule quote کیا ہے کہ یہ وقت پر نہیں ملے ہیں لہذا ہم اس وقت ان سوالات کا جواب دینے سے معذور ہیں -

جناب چیئرمین تو وزارت خارجہ کی طرف آج کسی وزیر کو نہیں کہا گیا-

جناب غلام اکبر لاسی- جی جناب انہوں نے کہا ہے کہ جتنے سوالات وزارت خارجہ کی طرف آئے ہیں وہ تمام کے تمام مقررہ ٹائم کے بعد آئے ہیں لہذا آج ہم ان کا جواب نہیں دے سکتے-

قاضی حسین احمد - کمال ہے جی - جناب چیئرمین- میں جناب گزارش کروں گا کہ وزارت خارجہ اس مرحلے پر ہمارے معاملات میں بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے خاص طور سے بیرونی

سفارت خانوں کی۔ اب انہوں نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ کشمیر کے مسئلے پر رائے عامہ کو ہموار کیا جائے ۔ اور ابھی میں باہر سے آیا ہوں اس سے پہلے بھی میں مختلف ممالک میں کشمیریوں کے مسئلے کے لیے گیا تھا ۔ اور پاکستانی سفارت خانوں کی حالت ابتر ہے ۔ سفیر کہیں نہیں ہیں اب سوڈان میں مدت سے سفیر نہیں ہے۔ اب حال ہی میں ایک فرسٹ سیکرٹری جرمنی سے وہاں بھیجا گیا ہے لیکن اس بے چارے کے پاس کوئی سہولت موجود نہیں ہے۔ اسی طرح وہاں دوسرے جتنے بھی ہمارے سفارت خانے ہیں تو یہ جو رائے عامہ یا گورنمنٹ کو یا ان کو بریف کرنے کا کام۔ ہے اتنا بڑا کام ہے اور اتنا اہم ہے اور دنیا اتنی چھوٹی سی ہوگئی ہے ۔ اور اس میں اہمیت بہت زیادہ ہے ہمارے باہر کے تعاون کی۔ تو اکبر لاسی صاحب کو صرف ایک یہی بات بتا دی گئی ہے ۔ کہ وزارت خارجہ کے بارے میں جتنے بھی سوالات آئیں آپ ان کو کہہ دیں کہ جی سوالات بعد از وقت ہیں ۔ یہی ایک انفارمیشن اس پورے سینٹ کو دی جارہی ہے۔ اور آج وقفہ سوالات میں وزارت خارجہ کا دن ہے۔ اور ہمیں صرف یہ ایک بات بتائی جا رہی ہے کہ جی آپ کے سوالات بعد از وقت ہیں ۔ اگر یہاں کوئی ذمہ دار آدمی ہوتا جس کو بریف کیا جاتا اور اس کو کچھ علم ہوتا وزارت خارجہ کے بارے میں تو وہ اس وقت بھی بہت سارے سوالات اپنے علم کی بنیاد پر نمٹا دیتا۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب پرسوں ہمارا سینٹ کا اجلاس نہیں ہوگا اگر آپ تکلیف فرمائیں تو ہم اکٹھے مل کر اس مسئلے کو دیکھیں کہ کہاں پر کوئی غلطی ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں حاضر ہوں جناب ۔

جناب چیئرمین۔ کوئی گیارہ بجے۔ جی ٹھیک ہے جی دیکھ لیں گے کہ غلطی کہاں ہے we can streamline اگلا جناب علی حیدر صاحب سوال نمبر ۱۴ ۔

14 . *Syed Ali Haider: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the total number of Ghee Units working under the control of Ghee Corporation of Pakistan with their annual production ; and

(b) the cost per kilogram of vegetable ghee manufactured by each such unit with ex-factory rate?

Brig. (Retd.) Muhammad Asghar: Information is being collected and reply will be given on the next rota day.

جناب چیئرمین- وہ بھی نہیں ہے اس کی میرے خیال میں information isbeing collected, for Industries and Production

ملک عبدالقیوم خان- اس کے لیےابھی تک انفارمیشن پوری نہیں ہوئی -

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے - اب پتہ نہیں نوٹس ان کا پورا گیا ہےکہ نہیں چونکہ اس وقت یہ مشکل پیش آرہی ہے تو اگلا سوال-

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Although it is being said here that information is being collected. This Ghee Corporation has been existing for almost 20 years and they, after privatization,already got 12, 14, 15 units left. I mean if they want to give the answer, there is no reason why they could not be able even on a short notice. Actually these are the only matters of finding excuses for not giving answers. Otherwise, there is no question you can get this answer in about 2 or 3 hours on a telephone

Mr. Chairman: Next is No.15, Ali Haider Sahib, on his behalf answer taken as read but there is no answer.

15. * Syed Ali Haider: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) the number of utility stores opened during the years 1991-92, 1992-93 and 1993-94 and the total number of stores in each district as on 30-6-94; and

(b) the number of stores to be opened during the fiscal year 1994-95;and

(c) the total number of employees of the Corporation as on 30-6-1994 with grade-wise break-up?

Brig . (Retd .) Muhammad Asghar: Information is being collected and reply will be given on the next rota day.

جناب چیئرمین۔ اس میں بھی وہی پرابلم آرہا ہے ۔ پتہ نہیں ہے جی کہ اس میں غلطی دفتر کی ہے یا ہم نے لیٹ بھیجا ہے I just want to find out that before we ask the۔

(interruption)

پروفیسر خورشید احمد ۔ جناب میں گزارش کروں گا کہ اگر آپ اس کو ملاحظہ فرما لیں تو رولز اس معاملے میں بالکل واضح ہیں میری نگاہ میں تو ambiguity ہے ہی نہیں۔ آپ یہ دیکھیے کہ پہلی چیز یہ ہے کہ Not less than 13 clear days notice of a question shall be given unless the Chairman with the consent of the Minister.... .

Mr. Chairman: No this is notice to us, not to the Government.

یہ تو نوٹس ہمیں ہے ناں' یہ رول کون سا ہے جی؟

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ ۳۹ ہے اس کے بعد آپ ۴۱ دیکھئیے ۔

جناب چیئرمین ۔یہ جو ہے

Not less than 13 clear days notice of a question shall be given unless the Chairman with the consent of the Minister concerned allows a question to be answered on a short notice. I think this notice is to the Senate Secretariat.

قاعدہ ۴۱ کے تحت وہ نوٹس ہے جو گورنمنٹ کو ہم دیتے ہیں۔

.No question shall be placed on the list of questions for answer, unless excess on the day on which notice of admission of question, by the Chairman was given by the Secretary to the Minister or the member to whom it is addressed.

پروفیسر خورشید احمد۔ اس میں سات آٹھ دن چاہئیں گورنمنٹ کو جواب دینے کے لیے' اگر وہ آٹھ دن میں جواب نہیں دیتے ہیں تو اس کے معنی ہیں کہ قواعد کے تحت ذمے داری پوری نہیں کر رہے ہیں اور پھر اس کے بعد short notice بھی موجود ہے آگے آپ

دیکھیں گے ۔ یہ سوالات اس لئے اہم ہوتے ہیں ۔48 تو اس کے معنی یہ ہیں Government has to be alert اور میں اس لئے کہہ رہا ہوں ۔ آٹھ دن نہیں ملے ہیں ' دس نہیں ملے ہیں لیکن ساتھ ہی میں یہ تجویز بھی دوں گا کہ آپ بھی اپنے سیکرٹریٹ کو ہدایت کریں کہ جب آپ کسی سوال کو منظور کر دیتے ہیں اور یہ آپ کی ذمے داری ہے کہ آپ سوال کے وصول کرنے کے بعد غالباً 5 دن کے اندر اندر اس کو منظور کریں یا نامنظور کریں۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہاں پر ہے؟

پروفیسر خورشید احمد۔ وہ بھی اسی میں ہے ۔ میں آپ کو بتاتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ نہیں وہ تو اس کی شرائط دی ہوئی ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ وہ میں آپ کو ابھی بتاتا ہوں یعنی آپ کا بھی فرض ہے کہ آپ سوال کو آتے ہی دیکھ لیں اور پانچ دن کے اندر اندر طے کر دیں کہ اس کو admit کرنا ہے یا نہیں کرنا ہے۔

جناب چیئر مین۔ دیکھیں بنیادی طور پر ہوتا یہ ہے کہ سوالات ہمیں بہت سارے آتے ہیں ۔ دو اجلاسوں کے درمیان اور ہمارا فرض یہ ہے کہ before we put them on the list, we must give eight clear days notice to the Government . ٹھیک ہے جی۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ آپ نے بڑی اچھی طرح سے handle کیا ہے میں نے یہاں تفصیل مناسب نہیں سمجھی چیئر مین صاحب پروفیسر صاحب کو سمجھ نہیں آ رہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو اس کو بھی اس کمیٹی میں شامل کر لیں ۔ بحث کر لیں گے ۔ پروفیسر صاحب آپ بھی اگر تکلیف کر لیں Let us discuss this issue

Dr . Sher Afgan Khan Niazi: He is not understanding and misinterpreting the rules..

جناب چیئرمین۔ اگر آپ پرسوں تکلیف کریں گیارہ بجے We can sit together and discuss this issue and give clear direction to the office تو بھئی کیا کرنا ہے؟ جی بھنڈر صاحب اتوار کو آپ آ جائیں گے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اتوار کو صبح ایک meeting ہے ہماری Law and Parliamentary Affairs کی اس کے بعد آ جاؤں گا۔

جناب چیئرمین۔ کتنے بجے ہے؟

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ وہ جناب صبح ساڑھے دس بجے ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو ساڑھے گیارہ بجے فارغ ہو جائیں گے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ ساڑھے گیارہ بجے تک فارغ ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب ساڑھے گیارہ بجے اتوار کو۔ پروفیسر صاحب آپ بھی تکلیف کر لیں۔ ہم اتوار کو اس سوال پر بحث کر لیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جی میں آ جاؤں گا لیکن چیئرمین صاحب یہ نمبر 51 ہے۔ within five days from the date of receipt of the notice the Chairman can decide on the admissibility of a question. اگر آپ اس وقت اس کو دیکھ لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ کسی کو بھی تکلیف نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک۔ تو مطلب وہی ہوا ناں کہ ۱۳ دن کا نوٹس وہ دیتے ہیں۔ پانچ دن کے اندر ہمیں فیصلہ کرنا چاہئے اور آٹھ دن کا نوٹس دینا چاہیے لیکن اس میں یہ ہے کہ اگر ہم آٹھ دن سے Let us say during the intervening day دے بھی دیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اصل چیز تو یہ ہے کہ جب ہاؤس شروع ہو تا ہے تو اس وقت نوٹس ہونا چاہئے when we place it on the agenda کہ ہم اس وقت پانچ دن نہیں کرتے، سات دن میں کرتے ہیں تو اس کا کیا اثر پڑے گا؟

پروفیسر خورشید احمد۔ ہم دیکھ لیں گے۔ میرا تو خیال یہ ہے اگر آپ پہلے نوٹس بھیج دیں they should be treated as notice enough اتنا وقت تو ملنا چاہیے کہ جواب آپ کو پرنٹ کے لئے مل جائے۔

جناب چیئر مین۔ پرسوں اتوار کو یہ سارا discuss کر لیتے ہیں۔ Let us see that what we can do? اگلا سوال نمبر ۱۶ قاضی حسین احمد صاحب۔

16 . *Qazi Hussain Ahmed: Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) whether lady doctors are posted in Emergency in the F.G.S.H. and P.I. M.S. Islamabad in night shift; and

(b) whether it is a fact that lady doctors remain absent from Emergency during night shift, if so, the action taken against them?

Minister for Health: (a) No lady doctor is working in the Emergency department of the F.G.S.H. and the Islamabad Hospital. In the Children Hospital, a component of the PIMS, 3 lady doctors are working in the Emergency Department.

(b) No.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال؛

قاضی حسین احمد ۔ جناب چیئرمین صاحب یہ جواب میں کہا گیا ہے کہ no lady doctor is working in the emergency department of the FGSH and the Islamabad Hospital .

یہ تو جناب بہت قابل رحم حالت ہے کہ اسلام آباد ہسپتال اور دوسروں میں سرے سے ہی کوئی ایمرجنسی میں لیڈی ڈاکٹر کام نہیں کر رہی ہے حالانکہ خواتین ایمرجنسی میں آتی ہیں اور ان کی دیکھ بھال کرنے کے لئے وہاں کسی لیڈی ڈاکٹر کا ہونا ضروری ہے۔ کیا ڈاکٹر شیر انگن صاحب بتائیں گے ؟------

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین صاحب معزز رکن نے اس کو سمجھا نہیں ۔ محسوس نہ کریں ۔ وہ بڑے سیاست دان بھی ہیں کہ رات کی ڈیوٹی پر ایمرجنسی میں لیڈی ڈاکٹر متعین نہیں ہے ۔

قاضی حسین احمد ۔ یہاں رات کی ڈیوٹی کا ذکر نہیں ہے ۔ اس میں No lady doctor is working in the emergency department of the FGSH...

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ہے جی ۔ آپ سوال پڑھیں ۔

جناب چیئرمین۔ سوال (بی) میں night کا ذکر ہے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! آپ سوال پڑھیں تو صورت حال کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ ایمرجنسی میں کافی تعداد میں ڈاکٹرز ہیں ان کی ساری رات ڈیوٹی ہے ۔ وہ رہتے ہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وفاقی علاقے کا اتنا بڑا ہسپتال ہو اور ساری چیزوں کو dispose of کرنا ہو' casualty ہو سکتی ہے ' accidents ہو سکتے ہیں ' emergency ہو سکتی ہے۔

Doctors are available 24 hours in the Emergency at night, but no lady doctor is working in Emergency in the hospital.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ رات کی ڈیوٹی پر لیڈی ڈاکٹر کیوں نہیں ہے ؟ یہ ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ ہم کہیں کہ چونکہ لیڈی ہے لہذا رات کو ڈیوٹی پر نہیں آ سکتی ہے ۔ لیڈی ہے وہ علاج کے لیے ہسپتال میں بیٹھی ہوئی ہیں لہذا ہم کہتے ہیں کہ خواتین کو اپنا حصہ لینا چاہیئے ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔جناب ان کی بات بھی درست ہے کہ لیڈی ڈاکٹر بھی رات کو ڈیوٹی پر ہو سکتی ہے لیکن صورتحال یہ ہے کہ اگر زچہ بچہ سیکشن میں کسی خاتون کو کوئی مسئلہ ہو تو ان کی dealing کے لیے کہا جا سکتا ہے کہ اگر وہاں نہیں ہے تو کیا ہوگا ان کے لیے علیحدہ انتظام ہے ۔

جناب چیئرمین۔ اگر کوئی عورت کسی حادثے میں زخمی ہو جاتی ہے وہ بھی تو آ سکتی ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔یقینی بات ہے وہ بھی آ سکتی ہے ۔ یہ doctors deal کرتے ہیں ۔ Surgeons mostly do deal all the accidents آپ کو پتہ ہے مرد ڈاکٹر تمام خواتین کو deal کرتے ہیں جو حادثات میں زخمی ہو کر آتی ہیں ۔ اسی طرح شروع شروع میں بچوں کا علاج بھی مرد ڈاکٹر کرتے تھے اب لیڈی ڈاکٹر ڈیل کرتی ہیں

otherwise all things are dealt by male doctors and nobody objects to it. They are human-beings and they do consider this aspect.

پروفیسر خورشید احمد۔ میرا مشورہ ہے کہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے چلئے

ایمرجنسی میں ایسا اگر ہو بھی جاتا ہے لیکن ایسا ہونا چاہیے کہ ایمرجنسی میں lady doctors on call ہونی چاہئیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب چیئرمین ' یہ بات درست ہے اور already ایسا انتظام ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ایمرجنسی میں ایسا معاملہ ہو جاتا ہے -- اور اس میں ایک اور بات بھی ہے اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ میڈیکل آفیسر ہی اسے deal کرتا ہے

Professors , Assistant Professors and such Specialists , as the lady doctors remain on call, whenever it is required , they do come, at once and do attend the patients. They do come.

حافظ حسین احمد۔ جناب نرس بھی صنف نازک ہے وہ اگر تمام رات ڈیوٹی دے سکتی ہے تو لیڈی ڈاکٹر کیوں نہیں دے سکتی۔ لیڈی ڈاکٹر اور نرس کی نسوانیت میں کیا فرق ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا ! حافظ صاحب کا خیال اس لحاظ سے ٹھیک ہے لیکن نرسوں کی تو duty ایسے design کی گئی ہے اور ان کی services ایسی ہیں کہ They have to be with the patients اسی طرح لیڈی ڈاکٹرز کی duties بھی مختص کی گئی ہیں ان کے بھی specific hours ہیں ان کی specific duties ہیں۔

They do also remain in the ward with the patients.

جناب چیئرمین۔ میرا خیال ہے وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے ۔ جی رضا ربانی صاحب۔

13. Transferred to the Ministry of Petroleum and Natural Resources.

17. * Mr. Aftab Ahmed Shaikh: Will the Minister for Health be pleased to state the steps taken by the Government for elimination of quachery in the country indicating also the number of cases registered against quacks during the last five years and convictions obtained?

Minister for Health: The Practice of Medicine is controlled by Allopathic System (Prevention of misuse) Ordinance 1962, Pakistan Medical and Dental Degree Ordinance 1982 and Unani , Ayurvedic and Homoeopathic

Practitioners Act of 1965.

The responsibility of the implementation of the Ordinances of 1962 and 1982 lies with the Provincial Governments. Particulars as well as numbers of cases registered against quacks during the last five years and convictions obtained are being collected from the provinces and will be placed on the Table of the House, as soon as these are received.

18. ***Mr. Aftab Ahmed Shaikh**: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that Pakistan's Ambassador to U.S. dismissed five employees of the Embassy in Washington, if so, the names of the employees and their designations; and

(b) whether it is also a fact that they were condemned unheard and were ordered to leave Washington within 24 hours of their dismissal, if so, its reasons?

(Reply not received).

19. ***Mr. Aftab Ahmed Shaikh**: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether it is a fact that the SAARC summit is scheduled to be held in New Delhi; if so, whether the Prime Minister will attend the aforesaid summit?

(Reply not received).

20. ***Mr. Khalil-ur-Rehman**: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state in brief the Government foreign policy towards Russia?

(Reply not received).

21. ***Mr. Khalil-ur-Rehman**: Will the Minister for Foreign Affairs

be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to introduce Social Security Scheme to provide a medical and insurance cover to the general public?

Reply not received.

22. Transferred to the States and Frontier Regions Divisions.

23. *Syed Muhammad Jawad Hadi: Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state whether any institution of Social Welfare and Special Education has been established in the tribal areas, if so, its details and if not, its reasons?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi: No.

An institution of Special Education for Visually Handicapped Children was proposed in Miranshah during 1989-90. It could not be established due to non-availability of suitable staff. A survey was conducted to determine the number of visually handicapped. It was found that there was only one visually handicapped child in the city. It was, therefore, not possible to establish this centre in Miranshah.

24. *Mr. Manzoor Ahmed Gichki: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the total number of career and non-career diplomats from Third Secretary upto the rank of Ambassador, in the Foreign Service of Pakistan; and

(b) number of such diplomats belonging to Balochistan with their names, designations and places of posting?

Reply not received.

25. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Food Agriculture

and Livestock be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the anti-adulteration compaign, launched sometime back by the government, has revealed that at least 50 per cent of all kinds of pesticides were either adulterated or expired;

(b) whether it is also a fact that samples taken from Mirpur Khas Division showed 90 per cent of them as useless ; and

(c) the steps taken by the Government to check this situation?

Nawab Muhammad Yousaf Talpur: (a) No.

(b) No.

(c) The Govt. has amended Sections 21, 22 & 23 of the Agriculture Pesticides Ordinance, 1971 vide Agricultural Pesticides (Amendment) Act, 1992 enhancing the amount of fines and introducing mandatory imprisonment for the persons involving in adulteration of Pesticides.

(2) The Federal Minister for Good & Agri. on 15-5-1994 has decided that inspectors appointed under the A.P.O should be held responsible if any adulteration takes place within the areas of their jurisdiction.

(3) Out of 81 unfit samples which the Govt. of Sindh found between 1991 and June, 1994, cases against 47 have been filed in the Courts by the Department of Agriculture, Sindh. Seven such cases have been decided and the defaulters have been fined with one defaulter imprisoned for 4- days.

(4) The Federal Govt. has declared Pesticides Laboratories at Karachi, Faisalabad, Kala Shah Kaku, Multan and Hyderabad as Pesticides Testing Laboratories under the provision of Section 13 of APO, 1971, to test the analyse the importd/locally manufactured/formulated pesticides with a view to ensure their quality.

(5) Under Section 15 of APO, 1971, officers of BPS-16 and above of the Provincial Agriculture Department (Extension) have been designated to act as Pesticides Inspectors to ensure quality control of pesticides sold at the farmgate. There are 860 Inspectors in Punjab, 65 in Sindh 305 in NWFP, and 130 in Balochistan in addition to the six officers of the Deptt. of Plant Protection. These Inspectors have the power to entry any premises within their jurisdiction where pesticides are stored and to take samples for testing in any one of the designated Pesticides Testing Laboratories.

(6) Another vital step is the requirement under the APR, 1973 for all dealers and vendors of pesticides to be registered with the Federal and Provincial Governments.

26. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state whether it is a fact that about 18 Principals of Pakistani Schools in UAE have been asked to leave the UAE for the reason that the Schools under their control remained closed on 5-2-1994 as a mark of solidarity with the resistance movement in Kashmir on the appeal of the Prime Minister and the Education Attache of the Pakistan Embassy in Abu Dhabi, if so, the steps taken by the Government to persuade the UAE to withdraw these orders?

Reply not received.

27. *Prof. Khurshid Ahmad: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the total use of the official plane which took the Prime Minister and her Party to South Africa on the occasion of the installation of the Mandela Presidency, with date-wise use of the plane, identifying destinations, time of

usage and total expenses involved on transportation and other expenses of the trip; and

(b) whether it is a fact that the plane was used during that visit to bring some eatables for the party from outside South Africa, if so, its reasons?

Reply not received.

28 . *Mr . Zahid Akhtar: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state:

(a) whether it is fact that the Pakistan Steel has started to build the Pig iron instead of electricity,if so, the quantity of Pig iron so produced; and

(b) whether the Pig iron is useful in Pakistan indicating also the amount earned so far by the Pakistan Steel through this product?

Brig . (Retd .) Muhammad Asghar: The information is being collected and will be placed on the Table of the House.

29 . *Mr . Zahid Akhtar: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the quantity in Megawatt of the electricity, if any, being generated by Pakistan Steel?

Brig . (Retd .) Muhammad Asghar: The information is being collected and will be placed on the Table of the House.

30 . *Mr . Zahid Akhtar: Will the Minister for Health be pleased to state the measures taken by the Government to prevent spreading of AIDS in the country?

Minister for Health: Information is being collected from the concerned agencies. The Senate will be informed after its receipt.

31. *Hafiz Hussain Ahmad: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

(a) the number of family members an Ambassador of Pakistan can keep with him in the United States of America; and

(b) whether there is any proposal to appoint lady ambassadors in the countries other than America, if so, the name of the countries?

(Reply not received).

32. *Hafiz Hussain Ahmad: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state:

(a) the quantity of wheat issued to each Province during the years 1992-93 and 1993-94; and

(b) the mode adopted for transportation of wheat to N.W.F.P. and tribal areas?

Nawab Muhammad Yousuf Talpur: (a) Details of wheat issued to the Provinces during 1992-93 and 1993-94 are as under:-

(Figures in tons)

	1992-93		1993-94	
Provinces	From imported wheat	From PASSCO wheat	From imported wheat	From PASSCO wheat
Punjab	595,608	3,681	150,988	95,97
Sindh	417,840	73,921	394,542	137,144
NWFP	936,787	300,415	651,692	510,564
Balochistan	256,942	131,942	192,943	129,383

(b) Transportation of wheat to NWFP was made through rail and by trucks. Transportation of wheat to tribal areas is made through road transport arrangement.

33. ***Hafiz Hussain Ahmed:** Will the Minister for Health be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the Prime Minister during her visit to Quetta this year announced establishment of a 200 beds hospital, if so, the present position of the project; and

(b) whether P.C. one has been prepared for this hospital and the time by which this project will be completed?

Minister for Health: (a) The Prime Minister during her visit to Quetta on 4-5 May, 1994 announced establishment of a 50 bedded Hospital/maternity Centre at Panjpai, District Quetta.

(b) Health Department, Government of Balochistan have prepared PC-I and submitted to their Planning and Development Department for consideration by Provincial Development Working Party (PDWP). After funds become available, the project is expected to be completed in a period of two years.

34. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** Will the Minister for Health be pleased to state whether it is a fact that financial irregularities have been committed in the National Institute of Health, Islamabad, if so, its details and the steps taken by the Government against the officers/officials responsible for it?

Minister for Health: On receipt of complaints about alleged irregularities in the National Institute of Health, Islamabad, a committee was constituted to conduct an enquiry. The committee reported that there was no

misappropriation of funds. The Institute had not suffered any financial loss. However, there were some procedural lapses on the part of some officers. Actions being taken against the officers responsible for the procedural lapses.

Mian Raza Rabbani: Sir, yesterday I had moved a call attention notice and I had asked for the suspension of the rules because the notice dealt with the latest flood situation in the country and particularly in the Province of Sindh.

Mr. Chairman : It will come tomorrow.

Mian Raza Rabbani: Sir, it is of urgent nature.

Mr. Chairman: We will take it up on Sunday.

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین! جن سوالات کے جوابات نہیں آئے ہیں

They should be repeated on the next rota day.

Mr. Chairman: Obviously, they will be repeated.

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب! پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب! اقبال حیدر صاحب نے یہ فرمایا کہ وہ ایک آئینی ترمیم پیش کریں گے اور ہم ان کی مدد کریں۔ میں ان سے یہ کہوں گا کہ آپ مہربانی کریں کہ یہ ضرور پیش کریں ۔ ایسا نہ ہو کہ کوٹے کے بارے میں آئینی ترمیم صرف الفاظ کی حد تک ہو ۔ ایک۔ دوسری بات یہ ہے کہ ابھی جو ماحول ہمارے سینٹ میں ہے وہ بڑا اطمینان بخش ہے ۔ ٹھنڈا ماحول ہے لیکن ملک میں جناب والا یہ ماحول اسوقت ایسا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ point of order نہیں ہے اور ٹھنڈے ماحول کو آپ گرم نہ کریں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب میں اس سینٹ کو request کروں گا کہ ملک میں جوحالات ہیں اس کو cool down کرنے کیلئے قومی اسمبلی میں ایک آئینی اصلاحات کی قرار داد پیش ہوئی اور یہ کہ اس کیلئے ایک کمیٹی بنائی جائے گی۔ اس کمیٹی میں گورنمنٹ، اپوزیشن کی

پارٹیاں ہوں گی۔ تو میری یہ تجویز ہے کہ ایک قرار داد یہاں بھی پاس ہو کہ ہم اس میں حصہ لیں اور ملک کیلئے آئینی اصلاحات ہوں اور ملک میں جو حالات جا رہے ہیں---------

جناب چیئرمین۔ جب وہ مسئلہ آئے گا .we will take up ۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ ایک بہتر اور مثبت عمل ہو جائے بجائے اس کے کہ یہ بعد میں کنٹرول نہ کر سکیں۔ ابھی ایک تحریک نجات کا کارواں ہوا----

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ میں نے یہ پہلے ہی کہا تھا کہ یہ point of order نہیں بنتا اور اچھے بھلے ماحول کو آپ گرم کر رہے ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں and this is no point of order.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب دیکھیں آپ یہ بات شروع کریں گے تو پھر سارے باتیں کریں گے۔ اور جب اس کا موقع ہو گا آپ ضرور بات کریں۔ آپ رولز کے مطابق move کریں اس کو take up کریں گے۔

رفیق احمد شیخ ۔ جناب بات وقت پر ہی آئے تو اچھا ہے۔

جناب زاہد اختر۔ جناب چیئرمین میں ایک اہم مسئلے پر آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جو کہ کراچی کے بارے میں ہے ۔ ہم یہاں ہاؤس میں debates کر رہے ہیں اور تقریریں چل رہی ہیں۔ جناب ابھی کل ہی وہاں پر چار اموات ہوئی ہیں۔

جناب چیئرمین ۔ یہ point of order نہیں بنتا یہ کراچی کا مسئلہ already ایجنڈے پر ہے۔ اگر اس پر ہم جلدی سے آئیں تو پھر بات کر لیں۔

Next is Leave Applications.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین ۔مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب نے علالت کی بنا پر مورخہ ۱۵ تا ۲۴ ستمبر کیلئے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTION

Re: RELEASE OF FUND

جناب چیئرمین۔ اگلا ایٹم privilege motion ہے یہ ڈاکٹر ریحان صاحب کا ہے it is No.4

Dr. Muhammad Rehan: Sir, with your kind permission, I beg to move that despite the fact that administrative approval has been granted to the schemes sponsored by me out of my funds for the year 1993-94 the funds are not being released and as such the schemes can't be executed which has thus resulted in the breach of my privilege as well as that of the entire House.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Iqbal Haider: Opposed, Sir.

جناب چیئرمین۔ .Opposed فرمائیے جی، مختصراً۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس وقت ہم budget year 1994-95 میں جا رہے ہیں۔ یہ سکیمیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے، یہ ۹۴-۱۹۹۳ کے مالی سال کی ہیں - ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ پچاس لاکھ روپے تک کی ترقیاتی سکیمیں حکومت کو دے دیں۔ اس لئے ہم نے سکیمیں دے دیں ہیں ۔جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ، ان کی باقاعدہ administrative approval بھی ہو چکی ہے ۔ جہاں تک نیشنل اسمبلی کے اراکین کا تعلق ہے ، ان میں سے کچھ ساتھیوں کے بارے میں، میں جانتا ہوں کہ ان کی سکیموں کے funds release ہو چکے ہیں۔ ان پر کام بھی جاری ہے ۔ کم از کم میں اپنے بارے میں جانتا ہوں کہ میری سکیموں کے بارے میں ابھی تک funds release نہیں ہوئے ہیں ۔

جناب والا! میں کہنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومت نے فنڈز نہیں دینے ہیں تو بھی صاف طور پر بتا دیا جائے تاکہ ہم اپنے لوگوں کو بتا دیں کہ بھائی! ہمیں حکومت فنڈ نہیں دے رہی

ہے ۔ اس لئے کوئی کام نہیں ہو رہاہے ۔ لیکن اس طریقے سے ہماری بدنامی ہو رہی ہے' کیونکہ یہ کہا جا رہاہے کہ ہمارے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں ' ان کے لئے سکیمیں دے دیں ۔ جب ہم یہ سکیمیں دے دیتے ہیں تو فنڈز جاری نہیں کئے جاتے ہیں ۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی ہے کہ اس کے بارے میں حکومت کی کیا پالیسی ہے ؟ اس کے بارے میں ہمیں clear cut بتا دیاجائے کہ حقائق کیا ہیں' تو اس پر ہمیں کوئی گلہ شکوہ نہیں ہو گا ۔میں نے اتناہی عرض کرنا ہے ۔ شکریہ ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ جناب والا! ڈاکٹر صاحب نے ایک ایسے مسئلہ کو اٹھایا ہے جس کا ہر ایک رکن سے تعلق ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ میرا خیال ہے کہ اس پر سوائے محرک کے کسی اور معزز رکن کو تقریر کرنے کی اجازت نہیں ہوتی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ جناب والا! میرا نقطہ نظر سن لیجئے ۔ یہ ایک common problem ہے کہ ایسی سکیمیں جن پر ۹۰ فیصد کام ہو چکا ہے ' ان کے funds بھی release نہیں کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ پہلے وزیر صاحب کا جواب سن لیں۔

I know but I think it would be a wrong precedent for me that I allow everybody to speake on this. یہ ذرا مشکل ہو جائے گا ۔

پروفیسر خورشید احمد۔ یہ ایک common issue ہے ۔

جناب چیئرمین ۔ آپ تشریف رکھیں ۔ I know that it is concerned to every body. ۔جی جناب اقبال حیدر صاحب ۔

Syed Iqbal Haider: Sir, as far as, the Federal Ministry of Local Government and Rural Development is concerned, it had approved 18 development schemes costing about five million rupees proposed by Dr. Rehan Sahib under the People's Works Programme for the year 1993-94. The requirement which was missing was the certificate to be issued by the Provincial

Government of Frontier for O&M (Operational and Management Certificate) . We have reminded again and again to the Provincial Government that they should issue the certificate at the earliest but they have not done so far. Now, the same scheme can be taken even now, in the year 1994-95 out of the Senators allocation and I would request the honourable member that he may also pursue with the Provincial Government and we will also remind them and request them to issue the O&M certificate.

جناب چیئرمین۔ یہ O and M کیا ہوتا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اس کا مطلب operational and management certificate ہے۔ چونکہ ان سکیموں پر صوبائی حکومتوں کے ذریعہ سے عمل درآمد ہو رہا ہے۔ اس لئے rules کے مطابق یہ سرٹیفکیٹ ضروری requirement ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ اکثر شکایت سامنے آ رہی ہے کہ صوبائی حکومتوں کی جانب سے یہ دقت سامنے آ رہی ہے۔ ابھی پچھلے دنوں حافظ حسین احمد صاحب نے بھی اس مسئلہ کو اٹھایا تھا۔

It appears to be a general problem. I think some solutions should be made for this.

سید اقبال حیدر۔ حافظ حسین صاحب نے بھی بلوچستان کی حکومت سے متعلق یہ مسئلہ اٹھایا تھا کہ ہماری طرف سے approval جاری ہونے کے باوجود ان کی سکیموں پر عمل نہیں ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو ان کے کیس کے متعلق بھی آپ نے approval دے دی ہے؟

سید اقبال حیدر۔ ہم نے approval دے دی ہے،

Subject to production of the O&M certificate by the Provincial Government. We can take it up with the Provincial Government also.

جناب چیئرمین۔ ذرا ڈاکٹر صاحب سے پوچھ لیں۔

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب چیئرمین! صاف بات ہے کہ فنڈ وفاقی حکومت نے دینے

ہیں۔ Federal Government نے administrative approval دینی ہے ۔ ان سکیموں کی execution بھی ہم Pak.P.W.D. سے کرواتے ہیں ۔ یہ سارے محکمے وفاقی حکومت سے تعلق رکھتے ہیں ۔ تو پھر یہ درمیان میں O and M کا پھاٹک کیوں بنا دیا گیا ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! میں عرض کرتا ہوں کہ

Sir, I am prepared to even extend my services to the honourable member to seek clarification from the Provincial Government.

جناب چیئرمین ۔ یہ آپ دیکھ لیں کہ As they rightly say that funds are provided by the Federal Government, approval is provided by the Federal Government. اور agency بھی فیڈرل گورنمنٹ کی ہے ۔تو پھر اس میں کیوں دقت آ رہی ہے؟

Syed Iqbal Haider: Sir, I will look into it.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں بھی اس پر کچھ عرض کرنا چاہوں گا کہ میں نے بھی ایک تحریک ایوان میں پیش کی تھی ۔ اس پر وزیر موصوف نے assurance دی تھی کہ فنڈ جاری ہو جائیں گے ۔جناب والا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ ایک رکن کا نہیں ہے ۔ صرف ڈاکٹر ریحان صاحب کا نہیں ہے بلکہ اس طرف بیٹھے ہوئے تمام اراکین کا ہے ۔حالت یہ ہے کہ میں نے اس ہاؤس میں پوچھا کہ سینیٹرز صاحبان کے لئے سکیمیں ہیں ۔ کن کی implement ہوئی ہیں اور کن کی نہیں ہوئی ہیں ۔ نیشنل اسمبلی کا پوچھا پوری تفصیل آئی ۔ جناب والا! اپوزیشن کے لوگوں کو فنڈز نہیں دیئے جارہے ہیں ۔ اور ان کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ سازی کی جارہی ہے۔ جناب فاضل وزیر قانون نے مہربانی فرمائی ۔ ایک ڈی ۔ او ۔ خط لکھا ۔ لیکن محکمہ لوکل گورنمنٹ پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا ۔ وہ کہتے ہیں کہ اپوزیشن کو نہیں دینے ہیں ۔ اور اس پالیسی پر جناب والا وہ کار فرما ہیں اور 1993-94 کی جو میری سکیمیں ہیں ۔ وہ اسی طرح پڑی ہوئی ہیں۔ باوجود اس بات کے کہ ان کی feasibility ہو چکی ہے ۔ ابھی تک وہ کمیٹی سے clear نہیں ہوئیں۔ چہ جائیکہ ان کی implementation ہو ۔ فاضل وزیر قانون نے کہا کہ فنڈز lapse نہیں ہوں گے۔ وہ ہمیں لکھتے ہیں کہ تمہارے پچھلے فنڈز lapse ہوگئے ہیں ۔ re-appropriation مانگیں گے۔ اگر پرانی سکیموں میں ایڈجسٹ کرانا چاہتے ہو تو کرالو ۔ وگرنہ وہ

rehabilitate ہوں گے تو تب ہوں گے۔ یہاں کچھ اور بات ہوتی ہے اور محکمہ لوکل گورنمنٹ والے وہ بات نہیں مانتے ہیں جو assurance دی جاتی ہے ۔ اس کا کوئی بندوبست فرمائیں ۔ یہاں ایک کمیٹی لیڈر آف دی ہاؤس اورلیڈر آف دی اپوزیشن کی بنی تھی۔ جناب والا ان کے سپرد فرمائیں اور اقبال حیدر صاحب بھی بیٹھے ہیں اور اس کاحتمی طور پر فیصلہ فرمائیں۔ اب یہ feasibility determine کرنے کے لئے لوکل گورنمنٹ کی meeting نہیں ہو رہی ہے۔ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ جی کوثر صاحب ۔

سیدمسعود کوثر۔ جناب ! اس میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلا تجربہ ریحان صاحب کو معلوم ہوگا کہ بہت سے ایسے developmental پروگرامز جو ان فنڈز سے بنتے ہیں ایک دفعہ مثلاً کوئی پرائمری سکول بنا لیا یا ٹیوب ویل بنا لیا ۔ تو اس کے بعد اس کو بعض اتھارٹیز accept نہیں کرتیں ۔ کہ اس کو ہیسے آپریٹ کیا جائے ۔ اس لئے ضروری ہے کہ جب بھی کوئی سکول بناتے ہیں۔ کوئی ٹیوب ویل بناتے ہیں تو اس کے بعد سوچنا چاہیے کہ اس کو کون آپریٹ کرے گا اس لیے صوبائی گورنمنٹ نہیں چاہتی کہ اپوزیشن کے ممبران کو نہ دیا جائے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں یہ clarification کرنا چاہتا تھا۔

جناب چیئرمین ۔جی جناب گچکی صاحب ۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ جناب والا ! اس پر اپر ہاؤس میں بہت بحث ہو چکی ہے ۔ اس میں دو نکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین ۔ تو کوئی حل بتائیں کہ کیا کریں ۔

جناب منظور احمد گچکی ۔ پہلا مسئلہ تو یہ ہے کہ مرکز سے فنڈز ریلیز نہیں ہوتے ۔ دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ مرکز میں ایک حکومت ہے ۔ صوبے میں کوئی دوسری حکومت ہے ۔ اب اس صوبے میں ۔ جو اپوزیشن میں ہو تو اس صوبے کی گورنمنٹ اور وزیر صاحب ان کاموں کو implement نہیں کرنے دیتے ۔ میری گزارش یہ ہے کہ صوبے سے رائے لی جائے کہ وہ feasible ہیں یا نہیں۔ feasibility report بھی وہ بناتے ہیں ۔میری التجا یہ ہے کہ اس کو implement فیڈرل گورنمنٹ خود کرائے فرض کر لیجئے کہ یہاں جو لوگ اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے

ہیں۔ ایک صوبے میں پیپلز پارٹی کی حکومت ہے ۔ اب وہاں دیر ہونے کی وجہ ہی یہی ہے۔ چونکہ وہ اپوزیشن میں ہے ۔ اس لئے وہ اسے implement نہیں کرنے دیتے ۔ میری گزارش یہ ہے اور اسے کم ازکم یہ مسئلہ حل ہو جائے گا کہ feasibility report صوبائی حکومت دے ۔ کیونکہ اسے چلانا تو صوبائی حکومت نے ہے ۔ لیکن اس کام کو implement کرنے کے لیے فیڈرل گورنمنٹ کی جو ایجنسیاں ہیں وہی اس کو implement کرائیں ۔ تب تو ہم ان سے پوچھ سکیں گے۔ آپ کے محکمے کی طرف سے یہ کام ہونا تھا ۔ کیوں نہیں ہوا ۔ یہ ایک حل ہو سکتا ہے باقی کوئی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چئرمین ! یہ مسئلہ کم ازکم چار پانچ سیشن میں آیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ کوئی حل بتائیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا ! وہ حل گورنمنٹ کے پاس ہے ۔ یہ جو ابھی نیا No objection certificate operational maintenance ہے ۔ یہ پہلے نہیں تھا ۔ جو تھا وہ وہاں کے محکمے دیتے تھے ۔ ہم لے آتے تھے ۔ اس کے ساتھ ہماری جو بھی سکیمیں آئی ہیں ۔ پہلے ان کے ساتھ وہ سرٹیفکیٹ آیا ہے۔ اب گورنمنٹ نے نئی پالیسی بنائی ہے کہ تمام سکیمیں جمع کر کے صوبائی گورنمنٹ دے ۔ یہ ایک نئی چیز انہوں نے ڈالی ہے ۔ یہ نیا جو مسئلہ پیدا ہوا ہے ۔ اس کے علاوہ ہم ذرا وزیر قانون صاحب سے پوچھیں گے کہ انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ سینیٹ کے اپوزیشن کےممبران کو بھی پچاس لاکھ ملیں گے۔ لیکن ہمیں پچیس لاکھ کے لیٹر ملے ہیں ۔ اب جب ہم ان سے پوچھتے ہیں ۔ محکمہ والے واضح کہتے ہیں کہ بابا سینیٹ میں جو بات ہوتی ہے وہ ہمیں کسی نے convey نہیں کی۔ ہماری عرض یہ ہے کہ Operational and Management سرٹیفکیٹ کے دو حصے ہیں ۔ کچھ ایسی سکیمیں ہوتی ہیں جو لوگ خود maintain کرتے ہیں ۔ کچھ ایسی ہوتی ہیں جیسے ٹیوب ویل یا کوئی سکول یا مرکز صحت ، اس کے لئے ہم متعلقہ محکمے سے پہلے سے ہی لے آتے ہیں ۔ وہ مہربانی کریں اس میں صوبائی حکومت کے جو نئے آپریشنل سرٹیفکیٹس ہیں وہ withdraw کریں۔ دوسری بات یہ ہے کہ پچاس لاکھ

روپے اور اپوزیشن کو پچیس لاکھ روپے کا۔ یہاں میرے خیال میں شہزاد گل صاحب نے یہ سوال اٹھایا تھا۔ پچھلے اجلاس میں کہ پچیس لاکھ کا لیٹر ہمیں ملا ہے' اور اب ہمیں بھی پچیس لاکھ روپے کا لیٹر ملا۔ جب ہم نے یہاں کہا تو وزیر قانون صاحب نے کہا کہ نہیں ہم اس کو دیکھیں گے۔ سینیٹ کا مسئلہ جب آتا ہے جناب والا تو ہمارا وہ ووٹ نہیں ہے کہ وزیراعظم صاحب کو اعتماد یا عدم اعتماد کا مسئلہ ہو۔ یا تو ہمیں کہہ دیا جائے کہ ہم بالکل چھوڑ دیں' کوئی ضروری نہیں ہے کہ ہم یہاں ان سکیموں کے لئے لڑیں۔ بڑے بڑے ملکی مسئلے ہوتے ہیں ان کو ہم نے بحث کرنا ہوتا ہے۔ بڑا توہین آمیز رویہ ہمارے ساتھ رکھا جاتا ہے ۔ میں یہ کہوں گا کہ ایک تو وہ سرٹیفکیٹ اور ایک 95-94 والا ہمارا پچیس لاکھ والا مسئلہ ایک commitment کرکے واضح بات کریں اور متعلقہ وزارت کو لکھا جائے۔ یہ ہیں جناب والا میری گزارشات۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر ۔ جناب میری اس میں اگر گزارش سن لیں جیسے کہ معزز رکن نے بات کی ہے ۔

جناب چیئرمین۔ کوئی حل بتائیں ناں تاکہ اس کو حل کیا جاسکے۔

سید اقبال حیدر ۔ اس کے حل کے لئے میں تجویز پیش کر رہا ہوں۔ جیسا کہ بھنڈر صاحب نے تجویز فرمائی کہ اس میں لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن meet کریں ہم آپ کو ایک ایک اسکیم کے اوپر بریفنگ دیں گے۔ پورے لوکل گورنمنٹ کے عملے کو بلا لیتے ہیں ایک دن اور ان سے وہیں پر تمام تر باتیں پوچھ لیتے ہیں۔ جیسے کہ معزز رکن نے کہہ دیا ہے کہ او اینڈ ایم سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں' تو وہیں پر ہم ان کو ساتھ سپورٹ کریں گے کہ اگر ضرورت نہیں ہے تو نہ لیں پھر اس کو process کریں۔ اگر ہے تو انہیں بتا دیں گے۔ جہاں جہاں کوئی بھی رخنہ ہے اس کو remove کریں گے We can sit together میں بھنڈر صاحب کی تجویز کی مکمل حمایت کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ کب آپ میٹنگ کرنا چاہیں گے۔

سید اقبال حیدر ۔ اتوار کو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے ۔ سوموار کو کابینہ کی میٹنگ' منگل کو رکھ لیں ۔

جناب چیئرمین۔منگل کو شام کو رکھ لیں۔

سید اقبال حیدر۔منگل کو یہیں رکھ لیں۔ ملک صاحب اور راجہ صاحب

or anybody else, he will call the Local Government.

Mr. Chairman: So on Tuesday, at what time?

Syed Iqbal Haider: Because, all privilege motions, adjournment motions and questions on this issue may be referred to this Committee. Time is after the Session. On Tuesday morning.

۲ بجے مل لیں۔ ملک صاحب آپ کی کمیٹی ہے۔ ۲ بجے ٹھیک ہے نا۔

Malik Muhammad Qasim: I will discuss with the Opposition and we will fix a day and time.

تاریخ آج کر دیں آپ۔ کل ٹائم جو ہے میں ان سے بات کرکے

I will fix it. And I will let you know. I will inform you Sir, on the floor of the House and let me talk to the Local Government people.

جناب چیئرمین۔ ساری باتیں وہاں ہو جائیں گی۔ تو منگل کو یہ میٹنگ رکھی جائے گی۔ وقت یہ بتا دیں گے اس میں جو بھی آنا چاہے اور ساری باتیں discuss ہوں گی تاکہ clear cut پتہ چلے کہ کس طرف جا رہے ہیں۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ سینٹ کے فنڈز کے بارے میں کوئی جواب آپ نہیں دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ادھر بات سامنے ہو جائیگی۔ منسٹری کے لوگ بھی ہونگے۔

`Malik Muhammad Qasim: Sir we will on that day, Tuesday or Wednesday, let it be on Wednesday. You bring this issue of funds in that meeting.

(interruption)

سید اقبال حیدر۔ سر، یہ ملک صاحب بعد میں confirm کر دیں گے Leader of the Oppositionسے بات کر کے Local Government سے بات کر کے۔

Are you busy. All right Sir, You don't announce it today. We will consult each other and we will talk to Raja Sahib, and inform you , either in the Chamber or on floor of the House. As far as the other members are concerned, I will give it in the press also and I will ask your secretariat Sir, to send them information.

Mr. Chairman: O.K.

جی شیخ صاحب فرمائیں۔

شیخ رفیق احمد ۔میں آپ کی وساطت سے اور لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن سے اس سلسلے میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کمیٹی کی ایک میٹنگ میں تو یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ وجہ یہ ہے کہ development تو ہوتی ہے فیڈرل فنڈ سے ۔ recurring expenditure آتے ہیں صوبائی گورنمنٹ سے اور وہاں کی صوبائی لوکل گورنمنٹ سے ۔ تو یہ تو ایک constant مسئلہ رہا کرے گا تو آپ کوئی ایک سٹینڈنگ کمیٹی اس پر constitute کر دیں That may regularly think over this and consider it.

جناب چیئرمین ۔ جی پہلے میٹنگ کر لیں then, let us see what they recommend جی پروفیسر صاحب، آپ کچھ کہنا چاہ رہے تھے؟

پروفیسر ساجد میر۔ جناب چیئرمین ! میری ایک تجویز ہے کہ جو ممبر فیڈرل گورنمنٹ کی انجنیئرز اور ڈیپارٹمنٹ سے اپنی سکیم execute کرانا چاہیں ان کے لئے اس سرٹیفیکیٹ کی ضرورت نہ ہو اور اگر وہ صوبائی انجنیئرز اور ڈیپارٹمنٹ سے کرانا چاہتے ہیں تو پھر صوبائی حکومت---

جناب چیئرمین۔ آپ بھی اس میٹنگ میں آ جائیں پھر بات ہو جائے گی۔ جی جناب شہزاد گل صاحب۔

جناب شہزاد گل ۔جناب چیئرمین ! گچکی صاحب نے تجویز کیا تھا کہ پاک پی ڈبلیو ڈی فیڈرل گورنمنٹ کا محکمہ ہے ۔ وہ ساری سکیمیں execute کر سکتا ہے، ساری execution وہ ہی

کرتے ہیں۔ محکمہ موجود ہے' اس میں صوبائی حکومت کی بات ہی نہیں آئے گی۔ اس فنڈ سے جتنی سکیمیں execute ہونی ہیں اگر وہ کسی فیڈرل گورنمنٹ کی ایجنسی کے ذریعے execute کی جائیں تو یہ بہت بہتر ہو گا۔ دوسری بات جناب والا واپڈا ہے' electrification ہے' ہماری تو وہ سکیمیں بھی نہیں ہو رہی ہیں' واپڈا تو مرکزی گورنمنٹ کا محکمہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ تو' یہ تو بہت اچھا ہے ناں' تا کہ آپ کو جو اعتراضات ہیں وہ بھی بتا دیں' سامنے بات ہو جائے گی۔

جناب شہزاد گل ۔جناب چیئرمین! اس سلسلہ میں یہ ہے کہ محکمہ پاک پی ڈبلیو ڈی والوں کو بھی بلائیں کیونکہ وہ ورکس ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت آتا ہے۔ یہ لوکل گورنمنٹ کے ماتحت نہیں ہے۔ میرے خیال میں تو لوکل گورنمنٹ کے محکمے والوں کو اور ورکس ڈیپارٹمنٹ جس میں پاک پی ڈبلیو ڈی والے بھی شامل ہوں' ان کو بھی بلائیں تا کہ ان کو کہا جائے کہ بھئی آپ یہ سکیمیں implement کریں گے یا نہیں؟ آپ ان کے جو recurring expenditure ہوں گے ان کی ذمہ داری لیں گے یا نہیں لیں گے؟ تو تب جا کر مسئلہ حل ہو گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب' رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: I would like to draw your attention to Rule 153. According to that rule every Senator is to be a member of three Standing Committees. But I think in which I am myself included in certain cases there are Senators who are member of more than three committees. The Leader of the House and the Opposition should sit down and work it out.

Mr. Chairman: I think not only that. In fact I have already asked the office to look into this and if there are certain members who are members of more than the required number of Committees, then we will request them to give up one of those Committee. And office should also look into this and then we should find a way out .

Mian Raza Rabbani: Because, either the rules be amended, because,

otherwise the notification of the Committees is being held up.

Mr. Chairman: No. They should not hold up the Committees.

لیکن جن جن ممبران کے تین سے زیادہ ہیں we will give them the choice کہ آپ ان میں سے ایک چھوڑ دیں۔ لیکن delay نہیں کریں۔ let us go ahead.

Mian Raza Rabbani: Because, my understanding, from the Secretariat is that the notification is being held up on this account.

Mr. Chairman: I don't think we should hold it up. In fact, آپ کسی وقت آ جائیں تو I don't think we should hold up the notification, what we should do is that جس جس کے پاس زیادہ ہیں ان سے کہیں کہ ایک چھوڑ دیں۔ Why should we hold up the notification?

جی جناب مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل۔ سر، میری بھی یہی گزارش ہو گی کہ میں بھی دو کمیٹیوں کا ممبر ہوں اور تیسری کمیٹی میں میرا نام ہی نہیں ہے۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ----

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے یہ سارے مسئلے طے کر لیں گے لیکن یہ مسئلے، میرے خیال میں، بجائے اس کہ آپ یہاں raise کریں، مجھے آپ وہاں بتا دیں تا کہ میں بلا کر سارا دیکھ لوں۔ جی پروفیسر صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ یہ بھی آپ دیکھ لیں کہ نیشنل اسمبلی کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین اور سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹیز کے چیئرمین کا status برابر ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ جی صحیح بات ہے، اس کے بارے میں بھی------

I think, I have a plan to do, that during this session we will have a meeting of all the Chairmen...

Prof.Khurshid Ahmed: And the Law Minister.

Mr. Chairman: And of course the Law Minister, Leader of the

House and Leader of the Opposition.

پروفیسر خورشید احمد۔ اس کا کوئی یونیفارم نظام بنایا جاسکتا ہے۔

Mr. Chairman: Next we come to adjournment motion No.2 and... Yes Mr.Shafqat Mahmood.

Mr. Shafqat Mahmood: Mr. Chairman I have moved an adjournment motion and I request that since that adjournment motion concerns the most urgent matter, a matter that affects the security and the integrity of Pakistan. Therefore I kindly request you that as per rule,75 it is of recent occurence.

جناب چیئرمین۔ آپ کا موشن ہے کدھر۔

جناب شفقت محمود۔ موشن ہے جی۔ آیا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ کب دیا ہے آپ نے۔

جناب شفقت محمود۔ جی کل دیا تھا۔

Mr. Shafqat Mahmood: Regarding the interview given by Mian Nawaz Sharif to the Washington Post.

جناب چیئرمین۔ یہ تو ابھی میں نے examine بھی نہیں کیا کہ لانا بھی ہے یا نہیں ابھی میں نے یہ بھی نہیں دیکھا کہ اس کی admissibility --- کہ بھئی اس کو ہاؤس میں لانا ہے کہ نہیں؟

Mr.Shafqat Mahmood: Sir, this is a matter that concern....

Mr.Chairman: Let me look into it.

Mr. Shafqat Mahmood: According to rule-75 (c) it is a matter of recent occurrence and this a matter of most recent occurrence...

Mr. Chairman: When the adjournment motion comes it has to be a

matter of recent occurrence otherwise it does not qualify.

Mr. Shafqat Mahmood: Sir, what I am trying to say is that it should be taken before other adjournment motions are taken up. Mian Nawaz Sharif has compromised the entire integrity of the country.....

Mr. Chairman: Let me have a look at it.

Mr. Shafqat Mahmood: We must be given an opportunity. Please take the sense of the House on this question. I request you to take the sense of the House.

Mr. Chairman: Let me have a look at it, what is it?

Mr. Shafqat Mahmood: I request you sir, to take the sense of the House.

Mr. Chairman: First let me have a look at it then I will decide what to do.

Mr. Shafqat Mahmood: Sir the question is that the matter will keep getting delayed. Mian Nawaz Sharif had accused the Pakistan Army, the Armed forces of Pakistan of selling drugs abroad. He was the former Prime Minister of Pakistan.

(interruption)

Mr. Chairman: Let me examine it and then we will see what to do? Please sit down.

(interruption)

Mr. Shafqat Mahmood: On a point of order In an interview, he says that Chief of the Army Staff and a head of the ISI, they came to me and said

let us send drug abroad. I mean he is destroying

(interruuption)

Mr. Shafqat Mahmood: Are you patriot? Mr. Chairman. What are these people doing? The future of Paksitan is in danger and they are saying about the rules .

Mr. Chairman: Let me examine it and then I will ....Please sit down ....

Mian Raza Rabbani: On a point of order

(interruption)

Mr. Shafqat Mahmood: All I am trying to say is the interview that Mian Nawaz Sharif has given to Washington Post. Please let me speak for one minute.The country is more important than you .

Mr. Chairman: Shafqat Mahmood sahib, please sit down. This is not point of order. I am not taking the adjournment motion today.

(interruption)

Please sit down and I have allowed at least four minutes. There must be an end to this. I am not taking up this adjournment motion today. That is my ruling. I will examine, then I will take it up.Please sit down .

(interruption).

Mr. Chairman: Mian Raza Rabbani:

Mian Raza Rabbani: I will not go into the factual position of adjournment motion. About your ruling that you will not take up the adjournment motion today. I will just humbly submit that under the rules it is provided that an adjourment motion may be moved 2 hours prior, with the permission of the Chair.

جناب چیئرمین۔ملک صاحب جب ایک آدمی بول رہا ہو تو دوسرا نہیں بولتا ۔آپ اتنے تجربہ کار parlimentarian ہیں سمجھدار آدمی ہیں ہاؤس کو اس طرح چلاتا ہے آپ نے ۔جب ایک آدمی بول رہا ہو ۔ Please nobody else should interfere. Yes, Mian Rabbani.

Mian Raza Rabbani: Sir, I am purely on the rules again not going into the merits and demerits of the motion. I agree with you that it is with the permission of the Chair that 2 hours notice is required. There is also Rule 236 which calls for the suspension of the rules with the permission of the Chair. Now the point is that wherever the permission of the Chair is required in the rules be it an adjournment motion, be it a privilege motion be it an inherent powers of the Chair. The Chair has to exercise its jurisdictions with a judicious mind . The Chair has to apply its mind to a situation and then come to a conclusion that after the application of the mind of the Chair the matter does not warrant to come under the purview of Rule 236. So my humble submission is that regardless of what the contents of the interview are prima facie the interview is recent in occurrence is a matter which involves national security, is a matter which involves an institution which is the foundation of the national security of this country. It fulfils all the ingredients that are ....

Mr. Chairman: I have not even looked at the adjournment motion that is why I have said that I am not taking it up today. I will examine it and then pass wha tever orders I have to pass.

(interruption)

Mr. Chairman: I have already heard Mr. Shafqat Mahmood and I have also heard you. I am not taking it up today. This is not being taken up today. That is the end of the matter.

Mian Raza Rabbani: Sir, then it may be taken up on Sunday.

Mr. Chairman: We will see. Let me examine it and I will see.

میں نے آپ سے کہہ دیا ہے کہ آج اس پر کوئی بحث نہیں ہو گی۔ I will examine it and in the light of my examination I will see what I have to do. جی جناب اعتراز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن۔لیکن میں آپ سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں ' میں adjournment motion کے بارے میں اس کے contents کے بارے میں ' اس کے مندرجات کے بارے میں عرض نہیں کر رہا ہوں ۔ لیکن یہاں ابھی آپ کے سامنے ایک واقعہ ہوا ہے اور مجھے اس بات کا دکھ ہوا ہے 'جناب نے سینیٹر شفقت محمود صاحب کو ایک منٹ بولنے کی اجازت دی۔

جناب چیئرمین۔نہیں جی چار منٹ کی۔

چوہدری اعتزاز احسن۔سر' نہیں میری گزارش سنیں' ان کو ایک منٹ کی بھی نہیں ملی۔ میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔وہ تب ملے گی اگر آپ ہاؤس کو طریقے سے چلنے دیں۔ ایک آدمی بات کر رہا ہو تو دوسرا مداخلت نہ کرے۔ تو پھر بات ہو گی ناں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔سر' آپ میری گزارش سن لیں ۔ جو میں نے دیکھا' سینیٹر جناب جنرل سعید قادر صاحب اور سینیٹر جناب انور بھنڈر صاحب ' دونوں میز کو تھپ تھپاتے رہے ۔ آپ نے ٹائم دے دیا۔ سینیٹر شفقت محمود کو ' اس کے بعد کسی کو یہ حق نہیں تھا کہ وہ interrupt کرتے ' ان کی طرف سے میز کو بھی تھپ تھپانے سے میں نہیں سن سکا کہ شفقت محمود صاحب کا مدعا کیا تھا؛ شاید آپ نے سن لیا ہو ۔آپ نے فرمایا ہےکہ میں نہ ان کی دلیل سمجھ پایا' سن پایا' نہ ان کے الفاظ' نہ ان کا استدلال' تو میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں----

جناب چیئرمین۔جی میں نے سمجھ لیا ہے جی ۔ دیکھیں آپ کی بات درست ہے ۔میں آپ سب سے درخواست کروں گا کہ اگر ہاؤس طریقے سے چلے تو کم از کم کسی کو وقت دیا جاتا ہے۔ وہ اس پر اپنی بات کر لے گا۔ یہاں پر ایک شخص بول رہا ہو تو باقی سارے interfere کرنا شروع کر دیں تو کسی کی بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔

I understood everything and I have passed the order.......

چوہدری اعتزاز احسن۔لہذا وہ ایک منٹ ان کا ملا نہیں۔

جناب چیئرمین۔نہیں مل گیا ہے۔ میں سمجھ گیا۔ میں اس وقت سب سے درخواست کرتا ہوں all members of the House, that we should try and follow the traditions we have already been following. اس طرح کسی کی بات کا کوئی پتہ نہیں چلے گا۔ جی۔

جناب شفقت محمود۔لیکن میں آپ سے یہ ضرور گزارش کروں گا کہ جن لوگوں نے یا جن معزز اراکین نے مجھے بولنے نہیں دیا' آپ کم ازکم ان سے پوچھیں تو سہی کہ مجھے بولنے کیوں نہیں دیا آپ کو یہ معلوم ہے چیئرمین صاحب کہ یہاں پر تیں تیں منٹ پوائنٹ آف آرڈر پر لوگوں نے تقریریں کی ہیں، حکومت کے خلاف تقریروں کی اجازت دی گئی ہے۔ آدھا آدھا گھنٹہ' ۴۵، ۴۵ منٹ پوائنٹ آف آرڈر پر حکومت کے خلاف تقریریں کی ہیں۔ اور میں نے ایک بات کرنے کی کوشش کی ہے' نہ آپ مجھے بات کرنے دیتے ہیں نہ ادھر سے بات کرنے دیں۔

جناب چیئرمین۔میری عرض سن لیں' آپ نے بات شروع کی ہے آپ نے کہا ہے کہ adjournment motion out of turn لے لیں۔ میں نے کہا جی کہ آج نہیں لیتا ' میں دیکھ لوں اس کو' اتنی بات ہوئی ناں ۔ لہذا اس کا اس سے ملانا کہ پوائنٹ آف آرڈر پر وقت نہیں دیا گیا۔ وہ تو پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں-----

Mr. Shafqat Mahmood: You gave me permission to speak. Even now you are not permitting to speak. Am I a Member of this House or not? Do I have the right to speak in this House or not? Are you going to curtail my right to speak in this House?

Mr. Chairman: Let us finish this. Your right has not been curtailed. Yes Saeed Qadir Sahib.

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: Sir if I have given the impression of giving any insult to the Chair, I profoundly apologise for that. But I must place

before the House that this was all created because Senator Shafqat Mahmood ignored your ruling and that the traditions of this House have been that the the Chairman's ruling was never to be ignored.

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ربانی صاحب بات یہ ہے کہ اگر آپ کسی کو بات ہی نہیں کرنے دیں گے تو پھر یہی ہو گا ۔ Let him say and then if you want to say something, I will allow you. بات یہ ہے کہ پہلے وہ بات کر لیں پھر آپ جو بات کرنا چاہیں، آپ کر لیں ۔

Mr. Shafqat Mahmood: The point is this, where is his point of personal explanation?

Lt. Gen. (Retd.) Saeed Qadir: I am coming to that.

Mr. Chairman: Let him say that and then if you want to say something I will allow you.

اس طرح تو نہ اس کی بات سمجھی جائے گی نہ آپ کی بات سمجھی جائے گی ۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: My practice has always been that if any member says something which reflects something else and requires somebody else to make an explanation, I give the floor to him. Give me some credit for knowing the situation.......

Mr. Shafqat Mahmood: Sir, give me an opportunity.

Mr. Chairman: I will give you.

(interruption)

Mian Raza Rabbani: Sir, but your indulgence is being misused, the is that point and on supplementaries they are making policy statement.

Mr. Chairman: My practice has always been if Saeed Qadir Sahib says something which requires the reply from you, I give you the floor to reply. So don't anticipate everything.

Mian Raza Rabbani: Then there should be no rule.

Mr. Chairman: No, we are not doing away the rules.

(interruption)

Mr. Chairman: Shafqat Mahmood Sahib, when I say that the matter should not be brought up, I think you at least owe me this courtesy to say that right , I will not bring it up. So, I think, we finish all personal explanations, let us move ahead. Now we take adjournment motion regarding frequent power break -down in Karachi.

ADJOURNMENT MOTION Re: ALLEGED FREQUENT BREAK-DOWN OF POWER IN KARACHI

سید اشتیاق اظہر ، روزنامہ " ڈان" مورخہ ، ستمبر ۱۹۹۴ء میں ایک اداریہ سپرد قلم کیاگیا ہے کہ لاہور میں ایک فنی خرابی کی وجہ سے ہونے والی بریک ڈاؤن کو مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۹۴ء بحال کر دیا گیا لیکن کراچی میں صورتحال کافی تباہ کن رہی ۔ میری تجویز ہے کہ اس قومی المیہ پر ایوان میں معمول کی کارروائی روک کر بحث کی اجازت دی جائے ۔

جناب چیئرمین : جی زاہد اختر صاحب ۔

Mr. Zahid Akhtar: I beg to move an adjournment motion on the recent power failure in Karchi for consecutive five days as reported in the daily "DAWN" Karachi dated 9th July, 1994, in which the Diplomats also suffered and also the incident created panic among the whole city. Therefore, the

adjournment motion may be admitted for discussion in the House.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: The enquiry is with the FIA.

جناب چیئرمین : جی جناب مختصراً فرما دیں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ ؟

سید اشتیاق اظہر : میں نے جیساکہ اس میں عرض کیا ہے ایک اخبار کے اداریے کو quote کیا تھا ۔ اس بریک ڈاؤن کی وجہ سے کراچی میں جو صورتحال رہی تھی وہ نہ صرف بہت خراب تھی بلکہ وہی صورتحال آج بھی درپیش ہے ۔ کراچی میں برابر بریک ڈاؤن ہو رہا ہے ۔ پریس بند ہیں ۔ لوگوں کے دفاتر بند ہیں ۔ یہ ایک ایسی صورتحال ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر بحث کی اجازت دی جائے ۔

جناب چیئرمین : جی زاہد اختر صاحب ۔

جناب زاہد اختر : یہ power failure تقریباً کوئی ۷، ۶ مہینے ہو گئے ہیں ۔ اسی طرح چل رہی ہے ۔ اور ایک قونصلیٹ جو ملیشین ہے ان کی رہائش ڈیفنس میں ہے ۔ وہ ۵ دن تک continuous without electricity رہے پورا شہر تقریباً اب بھی اس وقت اندھیرے میں ڈوبا رہتا ہے ۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ artificial crisis پیدا کی گئی ہیں ۔ وہ اس طرح ہیں کہ بجلی کے کنڈے تاروں میں ڈال کر استعمال کئے جا رہے ہیں وہ لوگ جن کا تعلق اس ڈیپارٹمنٹ سے ہے ۔ وہ لوگوں سے پیسہ لیتے ہیں اور جو feeder work کر رہے ہیں وہ پورے طور پر ٹھیک نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے آئے دن یہ برسٹ ہوتے ہیں ۔ پھٹ جاتے ہیں ۔ اور کئی علاقوں میں بجلی فراہم نہیں ہوتی ۔ اسی طرح اس وقت بھی بیشتر انڈسٹریز مختلف دنوں میں بند کرنے کی ہدایت کی گئی ہے جبکہ جمعہ کا ایک مخصوص دن اس کے لئے مختص کیا گیا ہے ۔ جس کے اندر آپ بجلی استعمال نہیں کر سکتے ۔ دس ہزار روپے ان پر جرمانہ کیاجاتا ہے جو سراسر زیادتی ہے صرف کراچی کے شہریوں کے ساتھ ۔ اس مصنوعی بحران کا مقصد صرف کراچی والوں کو تنگ کرنا' پریشان کرنا' ان کو اکسانا اور غلط راہ پر لگانا ہے ۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس بجلی کو جو کہ سٹیل مل بھی produce کر رہی ہے اور ہماری کے ای ایس سی کا پاور سٹیشن جو ہمیں پانی سے produce کر رہا ہے اور واپڈا تک کو ہم دے رہے ہیں ۔ جب ہم واپڈا کو بھی دے رہے ہیں تو اس سے یہ سمجھ نہیں

آتا کہ یہ بجلی کراچی کے شہریوں کو کیوں کم پڑ رہی ہے اس کی وجہ کیا ہے ؟

جناب چیئرمین۔ فی الحال آپ admissibility پر بات کریں بحث توبعد میں ہو گی ۔ آپ یہ فرما رہے ہیں کہ اس سے کراچی والوں کو تکلیف ہوئی ہے اور بجلی اتنے گھنٹے بند رہی ہے تو منسٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ اس کی انکوائری ہم نے آرڈر کی ہے ۔ جی جنرل بابر صاحب۔

Maj. Gen. (Retd.) Naseerullah Khan Babar: Sir, there are two adjournment motions. As far as his adjournment motion is concerned, I think, when the Minister is here, he will give a full reply. As far as Ishtiaq Azhar's is concerned that is with me for inquiry.

جناب چیئرمین۔ نہیں یہ دونوں ایک چیز سے تعلق نہیں رکھتیں ؟

میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بابر۔ نہیں ۔ایک ہے'

The momentary one which happened at Lahore it should not have dripped. Because of a fault the entire line broke down. So, that is the one that we are looking into.

جناب چیئرمین۔ تو پھر یہ defer نہ کر دیں Until we have the Minister concerned?

سید اقبال حیدر۔ defer کر دیں جی۔

جناب چیئرمین۔ تو منسٹر صاحب کدھر ہیں ' کہاں گئے ہوئے ہیں ؟

سید اقبال حیدر۔ پاکستان میں تو ہیں شاید۔

جناب چیئرمین۔ اچھا آ جائیں گے اتوار تک؟

سید اقبال حیدر۔ جی۔جی۔

جناب رفیق احمد شیخ ۔ سر پھر تو ہر شہر سے ایسی adjournment motion آئے گی۔ It is not a story of Karachi only.

Mr. Chairman: Let his objection be taken by the Minister, he will see.

تو پھر یہ اتوار کو لے لیتے ہیں جب منسٹر صاحب آ جائیں۔

O.K., we will take it up on Sundy. So time for adjournment motion is over.

MESSAGES FROM THE NATIONAL ASSEMBLY

Syed Iqbal Haider: That is right, Sir. We have received some messages from the National Assembly which I will read before the House.

The National Asembly Secretariat has informed us that in pursuance of Rule 122 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly they have to inform us that the National Assembly has passed the following Bills :-

The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1994.

The Sale of Goods (Amendment) Bill, 1994.

The Contract (Amendment) Bill,, 1994.

The Code of Criminal Procedure (2nd Amendment) Bill, 1994.

The Senate Elelction (Amendment) Bill, 1994.

The Light house (Amendment) Bill, 1994.

MOTION UNDER RULE 171(1)- CONDONATION OF DELAY

جناب چیئرمین - یہ messages receive ہو ئے ہیں جی۔ اگلا جناب کمال اظفر صاحب کا ہے آئٹم نمبر ۲۔

Barrister Kamal Azfar: Mr. Chairman, Sir, I beg to move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on Privilege Motion moved by Senator Dr. Bisharat Elahi

regarding scandalous and defamatory press report published in "Friday Times" dated 19th September, 1991 be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Senator Kamal Azfar that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988 the delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on privilege motion moved by Senator Dr. Bisharat Elahi regarding scandalous and defamatory press report published in "Friday Times" dated 19th September, 1991 be condoned till today.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Item No. 4 Kamal Sahib.

REPORT OF THE STANDING COMMITTEE- PRESENTED.

Barrister Kamal Azfar: Mr. Chairman Sir, I beg to present the report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senator Dr. Bisharat Elahi regarding the scandalous and defamatory press report published in "Friday Times" dated 19th September, 1991.

(The motion was presented)

Mr. Chairman: The report stands presented. Item No. 5 Kamal Sahib.

MOTION UNDER RULE 171(1) ---- CONDONATION OF DELAY

Barrister Kamal Azfar: Sir, I beg to move that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988,

delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senator Akhunzada Behrawar Saeed regading the list of statedly heroin smugglers including the name of the mover's real brother published by the daily "Pakistan", Lahore dated 14.2.1993 be condoned till today.

Mr. Chairman: It has been moved by Senator kamal Azfar under sub-rule (1) of rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate ,1988, the delay in the presentation of report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on the Privilege Motion moved by Senator Akhunzada Behrawar Saeed regarding the list of statedly heroin smugglers including the name of the mover's real brother published by the daily "Pakistan", Lahore dated 14.2.1993 be condoned till today.

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: The delay stands condoned.

REPORT OF THE STANDING COMMITTEE -------PRESENTED

Barrister Kamal Azfar: Mr. Chairman, Sir, I beg to present the report of the Committee on Rules of Procedure and Privileges on a privilege motion moved by Senator Akhunzada Behrawar Saeed regarding the list of statedly heroin smugglers including the name of the mover's real brother published by the daily "Pakistan", Lahore dated 14.2.1993.

(The report was presented)

Mr. Chairman: The report stands presented.

Item No.7.

THE ISLAMABAD CONSUMERS PROTECTION BILL, 1994

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman: With your permission, Sir, I move that the Bill to provide for promotion and protection of the interests of consumers (The Islamabad Consumers Protection Bill, 1994).

Mr. Chairman: Syed Iqbal Haider, Minister for Law and Justice and Parliamentary Affairs has introduced the Bill to provide for promotion and protection of the interests of consumers (The Islamabad Consumers Protection Bill, 1994)

So, this Bill stands introduced and stands referred to the Standing Committee concerned, whichever it is.

THE HUMAN ORGANS BILL, 1994.

Mr. Chairman: No.8, Syed Iqbal Haider.

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman. I introduce a Bill to provide for transplantation of parts and organs of human body(The Human Organs Bill, 1994)

Mr. Chairman: Syed Iqbal Haider, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs has introduced a Bill to provide for transplantation of parts and organs of human body (The Human Organs Bill, 1994)

The Bill stands introduced and referred to the Standidng Committee concerned.

Syed Iqbal Haider, No.9.

THE SALE OF GOODS (AMENDMENT) BILL. 1994.

Syed Iqbal Haider: Thank you Mr. Chairman. I move that the Bill further to amend the Sale of Goods Act, 1930 (The Sale of Goods (Amendment) Bill, 1994), as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: Syed Iqbal Haider, Minister for Law, Justice and Parliamentary Affairs has moved that the Bill further to amend the Sale of Goods Act, 1930 ((The Sale of Goods (Amendment) Bill, 1994), as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

It is being opposed. Yes, Iqbal Sahib, what is this Bill?

(interruption)

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: on point of order. What is your objection, please?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I think the motion is covered by Rule 109.

At any time after the Bill has been so circulated any Minister in the case of government Bill and in anyother case may give notice of his intention to move that Bill, the Bill i.e. be taken into consideration.

Now this notice Sir.....

(interruption)

جناب چیئرمین ۔ یہ تو ہمیں دینا ہے ناں انہیں ۔ سینٹ کو دینا ہے ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جی آگے دیکھیں ناں۔

"On the day on which the motion for consideration is set down in the

Orders of the Day which shall, unless the Chairman otherwise directs be not less than two days from the receipt of the notice '..........". Now my submission is that this period is not complete, unless the jurisdiction is exercised by the Chairman.

جناب چیئرمین۔ کتنا نوٹس دیا ہے انہوں نے۔ (سید اقبال حیدر سے مخاطب ہو کر) کتنا نوٹس دیا ہے آپ نے ہمیں۔

Syed Iqbal Haider: Sir, this was transmitted and the notice was given more than a week ago.

(interruption)

Mr. Shahzad Gul: On 13th, Sir.

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ نہیں جناب رات ۹ بجے ہمیں بلوں کی کاپیاں ملیں اور ان کی جو موشن ہے for giving notice وہ بھی اور circulation---- ہر چیز جو ہے وہ ہمیں رات ۹ بجے ملی ہے۔

جناب شہزاد گل۔ یہ جناب میرے پاس موجود ہے اسے دیکھ لیں اس پر ۱۲ تاریخ لکھی ہوئی ہے۔

سید اقبال حیدر۔ یہ سینٹ کے سیکرٹریٹ نے تاریخ ۱۲ ڈالی ہو گی، ہمارے پاس سے نوٹس پہلے جا چکا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ آپ کے نوٹس پر بھی تاریخ ۱۲ ہے۔

سید اقبال حیدر۔ نہیں ہمارے نوٹس کی ۱۳ تاریخ ۱۲ نہیں ہو سکتی۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ہمارے پاس نوٹس موجود ہے۔ اس پر بھی تاریخ ۱۲ ہی ہے۔

جناب چیئرمین۔ باری باری بات کریں۔ آپ فرما رہے ہیں کہ آپ کو نوٹس ۱۲ تاریخ کو ملا ہے؟

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں اپنی بات مکمل کر لوں پہلے۔

جناب چیئرمین۔ فرمائیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میری عرض یہ ہے کہ جو نوٹس ہمیں ان کی طرف سے آیا ہے that notice shows the date of 13th.

جناب چیئرمین۔ وہ کدھر ہے نوٹس؟

جناب شہزاد گل۔ یہ ہے میرے پاس۔

جناب چیئرمین۔ یہ لائیں جی ذرا نوٹس دیکھیں کیا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔یہ میرے پاس بھی ہے ہمیں تو تمام تر نوٹس ۱۲ تاریخ کو ملے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ میرا خیال ہے کہ لاءمنسٹر صاحب بھی اس پر اعتراض نہیں کریں گے ہم پیر کے دن اس پر غور کرلیں گے ان تینوں بلوں پر۔ دوسری عرض میری یہ ہے کہ نوٹس مناسب نہیں ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اس دن پھر بل کو پاس کروا دیں ترامیم نہ دیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔وہ تو ہم نے دے دی ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔جناب والا! ہمیں یہ نوٹس کل ملے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ لہذا آپ کا کہنا یہ ہے کہ یہ کل ملے ہیں اور دو دن کا نوٹس مکمل نہیں ہوا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔جناب! ہمیں ٹائم نہیں ملا کہ ان ترامیم کو ہم examine کریں کہ یہ ترامیم ہیں کیا۔ یہ reference اور context کا ہمیں کچھ پتہ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ رولز میں جو زبان استعمال کی گئی ہے اس کو بھی دیکھ لیں Rule 110

On day on the which the motion for consideration is set down in the Orders of the Day which shall, unless the Chairman otherwise directs , be not less than two days......" when this language is used Sir, less than 2 days means two clear days.

جناب چیئرمین۔ لا منسٹر صاحب پھر کیا فرماتے ہیں آپ ؟

سید اقبال حیدر۔ ہم نے اپنی جانب سے، پتہ نہیں کہ اتنے لیٹ نوٹس کیوں issue ہونے وہ تو میں تحقیقات کر لوں گا ہم نے اپنی جانب سے تو پچھلے ہفتے بھیج دیئے تھے

I will find out, what is the correct position but we can take it up all the three Bills, but they are in pursuance of the judgement of the Federal Shariat Appellate Court and that under the Constitution after six months become operative and legal, otherwise ...

جناب چیئرمین۔ تو کوئی ایسا بل ہے جس پہ آپ کو نوٹس مل گیا ہو وقت پر، ایسا کوئی بل ہے آج؟

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ کوئی بھی نہیں ہے ۔

سید اقبال حیدر۔ پھر اتوار کو لے لیں ۔

جناب چیئرمین۔ اتوار کو تو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔

سید اقبال حیدر۔ چلیں پیر کو لے لیں ۔ پھر پاس کروا دینا ان کو ۔

جناب چیئرمین۔ پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ پہلے فیصلہ ہو چکا ہے کہ جب بھی کوئی ترمیم آئے گی کہ جس قانون میں ترمیم کی جا رہی ہے اس کی کاپی ہمیں دی جائے گی ۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر فیڈرل شریعت کورٹ کے ریفرنس سے یہ بل لائے ہیں لیکن *prima facie* میری contention یہ ہے کہ جو ترامیم ہیں وہ فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے سے مختلف ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو جب بحث ہو گی پھر آپ یہ بات کریں گے ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔نہیں یہ ان کا فرض ہے کہ فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے ہمیں ساتھ دیں اس کے ۔ میں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اصل قانون اور فیڈرل شریعت کورٹ

کے فیصلے جس کی بنیاد پر یہ ترمیم لا رہے ہیں یہ دونوں ہمیں دی جائیں ۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو بڑی لمبی بات ہو جائے گی ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ لمبی نہیں ہو گی کیا مشکل ہے اس میں ؟

جناب چیئرمین۔ اگر ہم ایسا کریں کہ اس فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کو ہم لائبریری میں رکھوا دیں تو کیا یہ آپ کے لئے مدد گار ہو گا تاکہ آپ ان کو consult کر لیں ۔

پروفیسر خورشید احمد ۔ اس کے لئے بھی ہم تیار ہیں لیکن یہ ہمیں فوری طور پر ملنا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ بھنڈر صاحب ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ میری عرض یہ ہے کہ جب statement of objects and reasons دیتے ہیں فاضل وزیر قانون صاحب تو اس میں اکثر اوقات یہ ریفرنس آتے ہیں کہ یہ فیڈرل شریعت کورٹ نے فیصلہ دیا یا سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا اور اس میں ریفرنس کوئی نہیں ہوتا۔ یہ تو میں عرض کروں گا کہ اگر reported judgements ہوں بعض اوقات reported ہوتی ہیں اور بعض اوقات reported نہیں ہوتیں ۔ اب یہ examine کرنے کے لئے کہ کیا یہ ترامیم جو آئی ہیں یا جو لاء ڈیپارٹمنٹ نے تیار کی ہیں کیا یہ اس فیصلہ کے مطابق ہیں بھی یا نہیں ۔ ہمیں اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان فیصلوں کو بھی پڑھ کر آئیں اور تیار ہو کر دیکھ کر آئیں کہ کیا یہ درست ہیں اس کے مطابق ہیں بھی یا نہیں ۔ یہ درست ہے کہ آپ قانون لائے لیکن ان کا ریفرنس بھی آپ دے دیا کریں کہ یہ فلاں فیصلہ فلاں جگہ پہ رپورٹ ہوا ہے تو ہم وہ پڑھ لیں گے۔ یا ہمیں یہ مہیا کر دیا کریں ۔

سید اقبال حیدر۔ یہ ٹھیک بات ہے ۔

جناب چیئرمین۔ راجہ ظفر الحق ۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ اس میں وزیر قانون صاحب کا یہ کہنا کہ یہ جلدی پاس ہو جائے ۔ میں یہ سمجھتا ہو کہ اس معاملے میں under standing ہو سکتی ہے کہ اگر واقعتاً فیڈرل شریعت کورٹ نے ایک فیصلہ دیا ہے اور اس کے خلاف اپیل بھی نہیں ہوئی ۔ تو وہ فائنل تصور ہو گا ۔ لیکن ہم نے پہلے بھی اس بات کو discuss کیا کہ اگر اس کی کاپی موجود ہو یا

reported extract موجود ہو یا اس کی کوئی اگر کو نی تاریخ شائع ہوچکی ہے یا اس کا کوئی کیس ہے اور اس کا کوئی ریفرنس ہو تو اس پر بحث کرنے میں آسانی ہو جانے گی ۔ ان کے لیے بھی آسانی ہو گی لیکن اگر یہ جلدی چاہیں تو پھر انہیں چاہئیے کہ یہ اپنی لا منسٹر ی کو ذرا ٹھیک کریں ۔

جناب چیئرمین۔ جی آپ کی بات مناسب ہے۔ So what we will do is ان سے طے کر کے either we can get the references for you کہ جی کون سی judgements ہے اگر ہم وہ مہیا کر سکے لائبریری میں تو we will ask the office کہ وہ لائبریری میں وہ مہیا کر دیں۔So we will work on this

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ جناب میں ایک گزارش اور کرنا چاہوں گا ۔ میں رول ۲۷ کی طرف جناب والا توجہ دلانا چاہوں گا کہ آرڈر آف دی دے جو جاری کرنا ہے۔ وہ سیکرٹری صاحب نے کرنا ہے۔ اور سیکرٹری صاحب جناب جب ان کے پاس نوٹس یا تاریخیں آتی ہیں تو یہ جناب دیکھ لیا کریں کہ کیا ان کے مناسب نوٹس ہیں رول ۲۷ ہے اس میں ہے جناب "No business requiring notice shall be set down for a day earlier than the day following the day on which the period of the notice necessary for that class of business expires". یعنی اگر interpret فرمائیں گے تو ابھی جناب آج تو اس کے دو دن بھی پورے نہیں ہوئے ایک دن اور دینا ہے یہ تو شاید کہہ سکتے ہیں ۱۳ کو ہم نے نوٹس دیا ۱۴ اور آج ۱۵ ہے لیکن دو دن بھی مکمل نہیں ہوتے ۔ لیکن اس interpretation سے تو اور ایک دن آگے چاہیئے ۔ تو اس لیے کم از کم یہ آرڈر آف دی ڈے تیار کرتے ہوئے جیسے فاضل منسٹر صاحب کہیں اسی طرح جاری نہ کر دیں بلکہ یہ دیکھ لیا کریں کہ کیا قانون اور رول کے مطابق یہ بل آ بھی سکتا ہے یا کہ نہیں اور پھر اس کے بعد یہ آرڈر آف دی ڈے جاری کریں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی ۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ۔ فیصلے جو ہیں اس کے متعلقہ فیڈرل شریعت کورٹ کے فرما رہے تھے connected with these three Bills, photostat copies are available یہ موجود ہیں ساری یہ تینو ں یہ سیکرٹریٹ کو لاءمنسٹر صاحب نے بھیجے ہیں ۔

جناب چیئرمین۔ یہ سیکریٹریٹ کو دے دیں تو راجہ صاحب چونکہ فیصلے ہمارے پاس ہیں اس کو کس طرح کیا جائے کیا کیا جائے ۔ جی ؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ سب کو دے دیں جی۔

جناب چیئرمین۔ جی سب کے لیے تو یہ تو کافی ہو جائے گا ۔ سب تو پڑھتے بھی نہیں ہیں اس طرح کرتے ہیں کہ اس کی مناسب کاپیاں بنا کر اس کو لائبریری میں رکھ دیتے ہیں۔ اور جس جس کو چاہیئے لے لے گا ۔ زیادہ چاہیں تو زیادہ بنا دیں گے ۔ دس دس کاپیاں بنا لیتے ہیں اگر مزید ضرورت ہو گی تو بنالیں گے جی کیوں جی ؟

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جی ہم لے لیں گے جناب والا بالکل ٹھیک ہے جی ۔

جناب چیئرمین - But I am sure that will cover many laws چلیں وہ تو آسان ہو جائے گا ۔ جس کی پی ایل ڈی کی ریفرنس ہیں وہ آسان ہو جائے گا ۔

چوہدری محمد انور بھنڈر ۔ پی ایل ڈی کی ریفرنس تو ہمیں ابھی دے دیں ۔ ہم خود نکال لیں گے ۔

جناب چیئرمین ۔ بھنڈر صاحب یہ جو فیصلہ ہے یہ تقریباً ۱۳۱ صفحے کا فیصلہ ہے یعنی it is a very long judgement جی اگر پی ایل ڈی کے مل جائیں تو بہت آسان ہیں but they are such lengthy judgements, how we are going to handle this وزیر قانون صاحب کہاں ہیں۔ وہ آ جائیں تو پھر ان سے ---- ملک صاحب یہ سارے معلوم ہوتے ہیں کہ ان کے notices, we will have given them some time کہ جتنا بھی legislative business. ہے ۔ تو اس کے بعد اب کیا نیا item لے لیں ؟ ایک تو --- لو آ گئے وزیر قانون صاحب۔ Sectarian issue اس پر اور کون کون رہتے ہیں ؟

Malik Muhammad Qasim: Sir there is a call attention notice.

جناب چیئرمین۔ جی وہ بھی آج take up کرتے ہیں۔ پہلے یہ take up کر لیں call attention, five minutes کا معاملہ ہوتا ہے ۔ میرے خیال میں پہلے call attention لے لیتے ہیں ۔ وہ چھوٹا سا معاملہ ہے ۔ جی آفتاب احمد شیخ صاحب ۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: It indicates a fake exporter and custom officials showed a fully export chewinggum bar worth Rs. 50 million to Iran through check post Mann in Balochistan vastly abusing duty draw back rebate system and FIA's inquiries into this fraud has now been halted under FIR No. so-and-so, 1994. Fraud of Rs.50 million which is subject now........

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میری یہ گزارش ہے کہ یہ call attention ہی پڑھ رہے ہیں جو Rs.50 million والا تو میری گزارش سن لیں تو پھر ---

جناب چیئر مین۔ پہلے پڑھ تو لیں ہے کیا؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ پڑھ لیا انہوں نے ۔

جناب چیئر مین۔ نہیں نہیں یعنی پانچ منٹ ان کو ملیں گے اس کے بعد آپ کو۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ نہیں میں نے وضاحت نہیں کرنی ہے ۔ اس کی اطلاع ابھی نہیں آئی ۔ صورت حال یہ ہے ۔ یہ میں کہنا چاہتا ہوں ۔ کہ وقت بچ جائے ۔

جناب چیئر مین۔ اچھا یعنی آپ کہنا چاہتے ہیں کہ آئندہ اس کو take up کیا جائے۔ ٹھیک ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جی ہاں ۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ اس کو defer فرما دیں۔ پوری تفصیل آ جائے گی ۔ یہ سوموار کو لیں ۔ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے وہاں پر وقت ضائع نہ ہو۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ۔ تو پھر اس کو defer کرتے ہیں ۔ there is another adjournment motion جو میں نے رکھا ہوا تھا for discussion یہ ویسے بہت پرانا ہو گیا ہے Is the House really interested in discussing it? یہ ہے جی ۔

alleged operation of industrial units in the residential area of I-9 and I-10 sectors of Islamabad causing industrial pollution imposing serious threat to human and plant life.

سید فصیح اقبال اور خواجہ آصف صاحب کا تھا ۔ تو دونوں اب موجود بھی نہیں ہیں۔ So

anybody has any interest in it. جی جناب قاضی حسین احمد صاحب۔

قاضی حسین احمد ۔ جناب ! ایک بات تو یہ ہے کہ سب اسلام آباد کا علاقہ ہے اور تمام لوگ یہاں رہتے ہیں اگر pollution کا مسئلہ ہے تو اس میں تو دلچسپی لینی چاہیے ۔

جناب چیئرمین۔ اچھا چونکہ بہت سارے جمع ہوئے تھے ۔ ہم نے کہا کہ اگر کوئی دلچسپی نہیں ہے تو اس کو ختم کر دیتے ہیں ۔ چلیں اب sectarian issue پر we have a long list of speakers تو اس کا کوئی وقت مقرر کرلیں کہ بھئی اب ----

جناب ساجد میر ۔ جناب چیئر مین صاحب! میں آپ کے توسط سے صرف بتانا چاہتا ہوں ہاوس کو کہ اس issue پر refer کیا جائے۔ متعلقہ standing committee جو ہے Religious Affairs and Minority Affairs وہ اس پر بحث ہوچکی ہے ۔ رپورٹ تیار ہے۔ آپ جب بھی آرڈر آف دی ڈے میں ڈال دیں گے ۔ ہم انشاء اللہ پیش کر دیں گے ۔

جناب چیئرمین۔ رپورٹ تیار ہے ۔

پروفیسر ساجد میر ۔ جی تیار ہے ۔

جناب چیئرمین۔اچھا تو پھر بہتر نہیں ہے کہ رپورٹ آ جائے ۔ اس پر بحث کی جائے۔ کیوں جی راجہ صاحب آپ کا کیا خیال ہے ؛ We will discuss on the report

راجہ محمد ظفر الحق ۔ جی ٹھیک ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی ۔

So, agreed. We will take with the consent of the House and the discussion on this stands concluded and now we will proceed Sindh situation on the report.

کون کون حضرات بولنا چاہتے ہیں ۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ Sindh situation پر میری عرض یہ ہے جناب ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں کون کون بولنا چاہتے ہیں ؛ آپ بولنا چاہتے ہیں ۔ ایک منٹ بات تو سنیں ۔ جی شیر افگن صاحب فرمائیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میری بات تو سن لیں ۔ بڑی ضروری بات ہے ۔ جناب بات یہ ہے کہ شیخ صاحب اور تمام صاحبان بول چکے ہیں اور میری تقریر کرنے کی باری تھی ۔ انہوں نے مجھے تین مرتبہ defer کروایا۔ آپ تشریف فر ما نہیں تھے ، ڈپٹی چیئرمین صاحب تھے تین مرتبہ He gave his honourable commitment to me that you will be the first speaker. اور پھر یہ ایوان غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہوگیا تو It is my humble submission that you go into the record..

جناب چیئرمین۔اچھا ، اور کون کون بولنا چاہ رہا ہے ۔ شیخ صاحب تو بول چکے ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب میں بول چکا ہوں لیکن میں صرف یہ عرض کرنا چاہ رہا تھا کہ سندھ میں جو کچھ بھی ہو رہا ہے جب میں بولا اور اس کے بعد۔۔۔

جناب چیئرمین۔ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی ، اس طرح تو روز صورتحال بدلتی ہے اس طرح تو چھ سال اسی پر لگے رہیں گے ۔ Anybody else who wants to speak on the Sindh situation.. -

(مداخلت)

Mr. Chairman:Let us be very clear on this.

تو آپ کی تقریر تو ختم ہی نہیں ہو گی۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب عرض یہ ہے کہ ایک situation ایوان میں discuss کی گئی اب اس کو discuss کیے دو مہینے ہوگئے اس دو مہینے سے لے کر آج تک کراچی کی صورتحال پر ایک ذرہ برابر فرق نہیں پڑا۔

جناب چیئرمین۔ دیکھیں یہاں discussion ہونی ہے فرق پڑنا نہ پڑنا وہ تو علیحدہ بات ہے۔

Mr. Aftab Ahmad Sheikh : Sir, after we discuss they have to answer.

Mr.Chairman :They will answer

لیکن آپ کی تقریر تو ختم ہو چکی ہے ۔ That is another thing. نسرین جلیل صاحبہ کی تقریر بھی ختم ہو چکی ہے ۔

محترمہ نسرین جلیل۔جناب میں اس پر بول رہی تھی تو مجھ سے کہا گیا کہ فرقہ وارانہ

فسادات پر بول رہے ہیں تو میں Sindh situation پر تو بولی ہی نہیں ہوں ۔

جناب چیئرمین ۔ ریکارڈ دیکھ لیں گے ۔ سندھ پر ایک حافظ صاحب نے بولنا ہے ' ڈاکٹر صاحب نے بولنا ہے ' اعتزاز صاحب اور رضا ربانی صاحب اور نسرین جلیل صاحبہ بھی ابھی نہیں بولیں وہ بولیں گی ۔ ان حضرات کے علاوہ اور تو کوئی صاحب بولنے والے نہیں ۔

جناب زاہد اختر ۔ جناب میں بھی سندھ کی صورتحال پر نہیں بولا میں اپنی تحریک التوا پر بولا تھا لہذا میں سندھ کی صورتحال پر بولنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین ۔ زاہد اختر صاحب بھی اس پر بولنا چاہتے ہیں ۔ تو اس پر دس منٹ ٹائم مقرر کرتے ہیں ۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب آپ شروع کریں۔

FURTHER DISCUSSION ON THE SINDH SITUATION

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب والا! سندھ کی حالت پر امن کے حوالے سے ' معاشی' معاشرتی حوالے سے ہمارے معزز اراکین سینیٹ نے بڑی تفصیل سے اس پر discussion کی تھی اور خصوصی طور پر راشدی صاحب نے اس کا احاطہ بڑے خوبصورت انداز سے کیا ' آفتاب شیخ صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار بحوالہ واقعات کے طور پر کیا لیکن اس ضمن میں میرا فرض ہے کہ چند چیزیں ایوان کے سامنے رکھوں۔ انہوں نے کچھ ایسے الزامات لگائے جو واقعاتی طور پر درست نہیں تھے مثلاً " ۱۹۷۷ سے پہلے بھی ہو یقینا" وہ معمولی contributory factors ہو سکتے ہیں۔ لیکن بنیادی طور پر اگر اس پیرائے میں دیکھا جائے تو ۱۹۷۷ کا مارشل لاء اور اس کے حوالے سے اس دوران گیارہ سالہ دور میں صورت حال ایسی بنی کہ پاکستان پیپلز پارٹی کا وجود یہ تصور کیا گیا کہ اگر صوبہ سندھ سے پاکستان پیپلز پارٹی کو بنیادی طور پر خارج کر دیا جائے یا کمزور کر دیا جائے تو صورتحال ایسی ہو سکتی ہے کہ اس سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے ۔ اس کے قائد کے قتل کے بعد یہ دوسرا منصوبہ تھا جو مارشل لاء کے دور میں تیار ہوا اور جنرل ضیاء الحق کی --- یہ ایک بلیو پرنٹ نکلا اس میں بہت ساری باتیں شامل ہیں ۔ یہ باتیں ریکارڈ پر ہیں کہ دیہاتوں کے دیہات جو سندھیوں کے تھے ان کے خلاف اس نے فوجی ایکشن کرائے اور انھیں مسمار کیا ' قتل کرائے اور اس طرح سے بہت ساری باتیں ایسی ہیں۔ پھر اس نے MQM کے نام سے ایک چیز تیار کرائی اور یہ جنرل ضیاء الحق کا ایک شاہکار تھا کہ اس طریقہ

کار سے پاکستان پیپلز پارٹی کو کمزور کر دیا جائے اور خصوصی طور پر کراچی میں، جو ایک بہت بڑا شہر ہے، جس کی ایک کروڑ کے لگ بھگ آبادی ہے۔ حیدر آباد میں، اور اس طریقہ کار سے ایک متوازن فورسوہاں سے پیدا کی گئی بقیہ ظلم آپ کے سامنے ہے کہ انھوں نے اپنے دور میں جتنے پیپلز پارٹی کو ختم کرنے کیلئے اقدامات کئے وہ کسی سے چھپے ڈھکے نہیں ہیں۔ اب صورتحال یہ ہے کہ اس طرح کی باتوں سے بجائے اس کے کہ وہاں ہم آہنگی ہوتی، وہاں کی آبادی کو یہ تاثر دیا گیا کہ مہاجر ایک علیحدہ قوم ہے اور یہ قومیت کا نعرہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جانا ایک ایسا زہریلا عنصر ہے کہ اگر ہم اس کو کسی کسوٹی پر یا کسی طریقہ کار سے جانچنے کی کوشش کریں تو ہمیں محسوس ہو گا کہ جو دین اللہ اور اس کے رسول نے ہمیں دیا ہے اس کی کسوٹی پر یہ پورا نہیں اترتا بلکہ اگر میں کہوں کہ یہ دین اسلام کی بنیادی روح سے متصادم ہے اور یہ باطلی سوچ اور باطلی بت ہے۔ اس چیز کو رسول نے عملی طور پر ختم کیا اور انھوں نے کوشش کی کہ معاشرے کے اندر اس قسم کی منافرت نہ ہو جس وجہ سے دین اسلام کی دولت اور اس کی برکت ان تمام بر اعظموں میں پھیل گئی اور مسلمان بنے۔ اب اس کو reverse کیا گیا وہی باطلی بت واپس کرنے کیلئے یہ ایک صورتحال اختیار کی گئی۔ اب دیکھنا یہ پڑتا ہے کہ آنے دن کافی عرصہ سے آپ اگر اخبارات کو ہی اٹھا کر دیکھیں تو ۱۹۷۷ کے بعد صورتحال دو phases میں نظر آتی ہے کہ جب تک وہ فورسز جو پاکستان پیپلز پارٹی کے برعکس ہیں۔ جو اسے پسند نہیں کرتیں، ان کے ادوار آپ اٹھا کر دیکھیں گے تو ایسا محسوس ہو گا کہ سکون ہو جاتا ہے اور جب بھی پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت بنتی ہے تو سکون چلا جاتا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خصوصی طور پر یہ طریقہ کار کیوں وضع ہو جاتا ہے یا صورت ابھر کے سامنے آ جاتی ہے کہ جب پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت آتی ہے تو صورتحال خرابی کی طرف چلی جاتی ہے اور جب پاکستان پیپلز پارٹی کے برعکس حکومت آتی ہے، غاصبانہ انداز سے اس پر قبضہ کر لیتی ہے تو وہاں پر حالات پر قابو پا لیا جاتا ہے۔ وہ کیا چیز ہے وہ کیا وجہ ہے۔ اصل میں بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہی قوتیں جب حکمرانی میں شامل ہو جاتی ہیں تو وہ خاموش ہو جاتی ہیں چونکہ انھیں اپنی حکومت قائم رکھنے کیلئے اس سکون کو قائم رکھنا پڑتا ہے۔ جب پیپلز پارٹی کی حکومت آتی ہے تو اس سے متصادم صورت حال ہوتی ہے۔ یہ ردعمل چاہے دھماکوں کی شکل میں ہو، snippings ہوں، firing ہو یعنی جب بھی آپ دونوں حکومتوں کا مطالعہ فرمائیں گے تو یہ فرق آپ کو واضح نظر آئے گا۔

جناب والا! آپ کو علم ہو گا کہ جب تک میاں نواز شریف کی حکومت رہی، سندھ کے حالات محسوس ہوتے رہے کہ ٹھیک ہیں اور گڑبڑ کی صورت حال کچھ change ہو گئی ہے، law and order

کی situation قابو میں ہے ۔لیکن جب پیپلز پارٹی کی حکومت آئی تو اس کے بعد آپ دیکھتے ہیں کہ روزانہ ہنگامہ آرائی ہوتی ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ طاقتیں جو متصادم ہیں ' وہ اس صورت حال کو برقرار رکھنا چاہتی ہیں ' اس کو بڑھانا چاہتی ہیں ' اس کو خراب کرنا چاہتی ہیں ۔ یہ طاقتیں سب اس لئے کرنا چاہتی ہیں کہ وہ یہ چاہتی ہی نہیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت برقرار رہے ۔ جیسے اگر آپ اس وقت کے صدارتی فرمان کو اٹھا کر دیکھیں تو اس میں ایک الزام یہ بھی تھا کہ حکومت وقت اپنے تقاضوں کو پورا نہیں کر سکی ۔ اس میں امن عامہ کی مثالیں پیش کی گئیں کہ اس صوبہ میں بھی امن و عامہ کی صورت حال سنبھل نہیں سکی ہے ۔ یہ بات سمجھنے کی ہے کہ صوبہ سندھ کو ایک تاثر یہ بھی دیا گیا ہے اس میں منافرت کے بیج اسی طریقہ کار سے پھیلائے گئے ہیں ۔

جناب والا! ایک اور صورت حال بھی ہے جو اس ملک کو ایک بیماری کی شکل میں لاحق ہے ' وہ یہ ہے کہ پنجاب کے بارے میں یہ تصور کر لیا گیا ہے کہ پنجاب والے حکمران ہیں ۔چاہے وہ بیوروکریسی کی شکل میں ہوں ' ملٹری کی شکل میں ہوں 'چاہے کوئی اور force ہو۔ بے شک وزیر اعظم وہاں سے نہ بھی ہو لیکن اصل میں حکومت پنجاب کرتا ہے اور وہ ایک استحصالی طبقہ ہے ۔وہ چھوٹے صوبوں کے حقوق پر ڈاکہ زن رہتا ہے ۔ یہ تاثر ہے ' ہمیشہ دیا جاتا ہے جب کہ اصولی طور پر یہ ایک misconception ہے ۔ ایک misconceived بات ہے ۔ صورت حال یہ نہیں ہے۔ اصل صورت حال یہ ہے کہ جہاں تک غریب لوگوں کا تعلق ہے ،عوام کا تعلق ہے' چاروں صوبوں میں یہ ایک جیسے ہیں ۔ ان کے مسائل ایک جیسے ہیں ۔ یہ پسے ہونے طبقے ہیں اور یہ سب ایک جیسے ہیں ۔ لیکن پھر بھی چند حوالوں سے منافرت کی ہوا پھیلائی جاتی ہے ۔ اس وجہ سے بھی کچھ صورت حال بگڑتی چلی گئی ۔

جناب والا! کراچی جیسے شہر میں جہاں ایک بندر گاہ ہے ' جو کہ ہمارا دارالخلافہ رہا ہے ۔ وہاں سب سے زیادہ روز گار کے لئے industrial units لگائے گئے ۔ وہاں پر لوگوں کو روز گار کی تلاش میں یقیناً جانا پڑا ۔ اس صورت حال کو سامنے رکھ کر وہاں پر ایک تاثر یہ بھی پھیلایا گیا کہ دوسرے صوبوں سے جو لوگ یہاں محنت مزدوری کے لئے آ رہے ہیں وہ آپ کے jobs لے رہے ہیں۔ آپ کے وسائل پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں ۔ آپ کا پیسہ یہاں سے لے جا رہے ہیں ۔ان کو یہاں رہنے کا حق نہیں ہے ۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ ساری باتیں کیسے پھیلتی ہیں اور کیوں پھیلتی ہیں ؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ملک قائد اعظم محمد علی جناح صاحب کی قیادت میں ' ان کے رفقاء کار نے ایک تحریک کے نتیجے کے طور پر حاصل کیا تھا۔ ۔ اب اس تحریک پر ہم نے عمل

نہیں کیا ۔ ہم نے مارشل لاء کے ادوار کی حوصلہ افزائی کی ۔ مارشل لاء کے بارے میں آپ جانتے ہیں کہ یہ کسی نظام کا نام نہیں ہے ۔ اس کے پاس کوئی ضابطہ اخلاق نہیں ہوتا ہے۔ اس کے پاس عوام کو یکجا رکھنے کے لئے کوئی نظام نہیں ہوتا ہے ما سوائے اس بات کے کہ لوگوں کو ڈنڈے کے زور پر ایک شکنجے میں جکڑ کر day to day basis پر' adhocism پر چلایا جائے۔ یہ کوئی سسٹم نہیں ہے۔ اصل میں بنیادی بات یہ ہے کہ یہاں پر مارشل لاء کی حکومتوں نے کوشش کی ہے کہ سیاسی پارٹیاں جو سیاسی حوالوں سے کام کرتی ہیں ' ان کو مارنے کی کوشش کی جائے ۔ آپ اسے شروع سے دیکھیں ۔ EBDO کا قانون بنا ' وہ سیاست دانوں کے خلاف تھا ۔

جناب چیئرمین۔ آپ کے دس منٹ ہو گئے ہیں ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں جلد ختم کرتا ہوں ۔ جناب والا! جو میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب آمرانہ نظام مسلط ہوتا ہے تو اس کے لئے راستے کھل جاتے ہیں ۔ پھر مختلف طبقے آپس میں بٹ جاتے ہیں جیسے دینی حوالوں سے جماعتیں وجود میں آئیں ۔ لوگوں کے نازک اور نیک جذبات جو خدا اور رسول کے لئے ' اس مسلک کے حوالے سے تھے ' انہوں نے exploit کرنے کی کوشش کی۔ آج بھی انہی حوالوں سے وہ پارٹیاں موجود ہیں۔ ان پارٹیوں کے پاس کوئی منشور نہیں سوائے اس کے کہ لوگوں کے جذبات کو بھڑکا کر ان کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اسی طریقہ کار سےاس ملک میں بنیادی طور پر سیاسی پارٹیوں کو صحیح طور پر آگے بڑھنے کے لئے راستہ نہیں دیا گیا۔ اس لئے یہ چھوٹی چھوٹی صوبائی پارٹیاں وجود میں آئیں۔ یہ دینی جماعتیں وجود میں آگئیں۔ انہی سماجی حوالوں سے آ گئیں۔ اس وجہ سے ہمارا ملک نہ صرف سندھ میں عصبیت کا شکار ہے بلکہ دوسرے صوبوں میں بھی یہی حال ہے۔ صرف سندھ میں یہ صورت حال نہیں۔ بلکہ چاروں صوبوں میں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سیاسی پارٹیوں کو اپنے منشور کی بنیاد پر آگے جانے ہی نہیں دیا گیا۔ اب ۹۳ء میں یہ صورت حال خوش آئند ہے کہ دو سیاسی پارٹیاں ابھر کر آگے آئی ہیں۔ چاہے جو کچھ بھی ہو اور انشاء اللہ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ اگر سیاسی پارٹیوں کو اور اس نظام کو پنپنے کے لئے جگہ دی جائے اور افہام وتفہیم کو جگہ دی جائے۔ جو جمہوری نظام کا ایک خاصا ہے۔ ذاتیات کو نشانہ نہ بنایا جائے۔ تو یہ جو باطل بت تیار ہوئے ہیں۔ جو آمروں نے کیے ہیں چند نا پسند اشخاص نے کئے ہیں۔ جو ملک کی سالمیت کے حق میں نہیں ہیں۔ جو اپنے اقتدار

کی حرص میں اس حد تک چلے جاتے ہیں جو اپنے ملک کے لیے بھی نہیں دیکھتے ۔ تو میں یہ توقع کرتا ہوں کہ یہ وہ عناصر ہیں ان کے لئے ہمیں سوچنا چاہئیے کہ اس جمہوری عمل کو اور پارلیمانی نظام کو مضبوط سے مضبوط بنانے کی ہم سب مل جل کر کوشش کریں تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ وباء اور زہر نہ صرف سندھ میں بلکہ دوسرے صوبوں میں بھی آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گا۔ اور انشااللہ ہم وفاق کی شکل میں چاروں اکائیاں بھائیوں کی طرح کام کریں گی۔ اور صورت حال سنبھل جائے گی۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔زاہد اختر صاحب۔

جناب زاہد اختر۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایک ماہ سے تقریبا سندھ کی صورت حال پر بحث ہو رہی ہے اور صرف بحث برائے بحث نہیں صرف اس لئے کہ شاید اس بحث سے ہم کچھ حاصل کر سکیں اور ملک کی صورتحال خصوصا سندھ کی بہتر ہو۔ لیکن آج ہم اگر نگاہ اٹھا کر دیکھتے ہیں تو پہلے سے زیادہ سندھ کی صورت حال خراب ہو چکی ہے۔ اس وقت مجھ سمیت کوئی شہری رات ہونے کے بعد شہر میں آرام سے سڑکوں پر یا کسی جگہ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ صورت حال تقریبا گزشتہ دوسال سے ہے۔ اس ایوان کے حوالے سے ایک بات جو میں اپنے ساتھیوں کو بتانا چاہوں گا کہ ایم کیو ایم پر یہ الزام لگایا گیا ہے ۔ اس کا جواب دیتے ہوئے کہ ایم کیو ایم کسی کی پیداوار نہیں ہے۔ ایم کیو ایم کسی ایسی نازک چیز کا نام نہیں ہے بلکہ ایم کیو ایم فرسٹریشن کا نام ہے۔ ایم کیو ایم محرومیوں کا نام ہے۔ وہ محرومیاں جو شروع سے لے کر آج تک وہ قوم جس کا نام مہاجر ہے اس کے ساتھ زیادتیاں آج بھی ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ اس کی ایک چھوٹی سی مثال میں اپنی بیٹی کی دوں گا۔ وہ اس طرح کہ میری بیٹی نے میڈیکل میں ٧٥ فیصد سے میڈیکل پاس کیا۔ اس نے داخلہ لینے کے لئے ایک کالج میں apply کیا۔ لیکن اس کو داخلہ نہیں ملا۔ اس نے اپنے subject تبدیل کئے کچھ عرصے بعد ٦٥ فیصد نمبر والی لڑکی کو اسی کالج میں داخلہ مل گیا۔ میری بیٹی نے مجھ سے پوچھا ابو یہ کوٹہ سسٹم کیا ہے ۔ یہ کوٹہ سسٹم کس چیز کا نام ہے۔ میں نے کہا کہ اسی لعنت کا نام ایم کیو ایم ہے ۔ آج میں اپنے اس دوست کا جواب دیتے ہوئے کہتا ہوں کہ ایم کیو ایم محرومیوں کا شکار ہے۔ ایم کیو ایم کے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں۔وہ آج نہیں گزشتہ ٤٧ سال سے ہوتی چلی آ رہی ہیں۔ آج سندھ میں جو صورت حال ہے وہ یہ ہے کہ سندھ میں کار

snatching کی وارداتیں ' ڈکیتیوں کی وارداتیں' kidnapping کی وارداتیں ' قتل و غارت کی وارداتیں' آج بھی ایک بچہ بازیاب نہیں ہو سکا ہے اس کے لئے ایک کروڑ روپے کی ڈیمانڈ کی گئی ہے۔ یہ حالات روز بروز بگڑتے چلے جا رہے ہیں اس کے اوپر ہم نے کیا سوچا۔ ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے ۔ حکومت اپنے آپ کو جمہوریت کی دعویدار کہتی ہے اگر جمہوریت کی بات کرتی ہے تو جمہوریت اس کا نام ہے کہ آج ملک میں جلوس بھی نکالے جا رہے ہیں۔

ملک حاجی گل خان آفریدی۔جناب کورم پورا نہیں ہے ۔

جناب چیئرمین۔وہ ٹھیک ہے جی بات کرنے دیں ان کو۔

جناب زاہد اختر۔ جلسے جلوس بھی ہور ہے ہیں لیکن آج کیونکہ یہ زیادتیاں جو خاص ایم کیو ایم کے ساتھ ہو رہی ہیں۔ پشاور میں جناب الطاف حسین صاحب کو تقریر نہیں کرنے دی گئی اس کو کسی بھی طریقے سے سبوتاژ کیا گیا ۔ اسی طرح کا ایک جلسہ جو 17 ستمبرکو کیا جانے والا ہے اس کی اجازت بھی نہیں دی جا رہی کیوں اس کی خاص وجہ کیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ایک قوم کو پیسا جائے' مارا جائے' ظلم کئے جائیں' ڈکیتیاں کی جائیں ۔ آخر انتظامیہ کیوں ناکام ہے ' حکومت کیوں ناکام ہے اس سب کو روکنے میں ۔ آج وہاں پر جلسے کی اجازت نہیں دی گئی جو کہ ایک غیرجمہوری اور غیر اخلاقی فعل ہے جسے میں سمجھتا ہوں کہ یہ نہیں ہونا چاہئیے۔ انہی سب چیزوں کو اکسانے کے لئے جو اقدامات وہاں کئے جا رہے ہیں جناب والا یہ سراسر ایک زیادتی ہے ۔ اس کا ازالہ ہونا چاہیے کیونکہ ایک شہر صرف کراچی کیوں ہے ایک صوبہ صرف سندھ ہی کیوں رہ گیا ہے۔ پورے اگر ہم پاکستان کی شرح اٹھا کر دیکھیں تو اس وقت دوسرے صوبوں میں بھی اسی قسم کی وارداتیں ہو رہی ہیں ۔ڈکیتیوں کی روز وارداتیں بڑھ رہی ہیں ۔ تو اس میں صرف صوبہ سندھ کا ایک شہر کراچی ہی نظر آ رہا ہے کہ جہاں پر اس قسم کے Law enforcement ایجنسیوں کے ذریعے پوری قوم کو ختم کرنے کے لئے مارا جا رہا ہے ۔ کل بھی ایک شہید کو قبرستان میں لے جانے کے لئے تیاریاں کی جا رہی تھیں لیکن ان کو خاص کر پہچان کر نشانہ بنا کر تین کو on the spot شہید کر دیا جاتا ہے اور اس کو دہشت گردی کہا جاتا ہے لیکن دہشت گردی کوئی ایسی دہشت گردی نہیں ہے کہ جس کو کوئی پہچانتا نہیں ہے آج تک کتنے قاتل پکڑے گئے ' کتنے ڈکیت پکڑے گئے ہیں ۔ یہ کوئی بھی نہیں بتا سکتا اب تک ایک قاتل سامنے نہیں آیا ہے ۔ روزانہ ہم یہ کہتے ہیں کہ سندھ کی صورت حال کو سنبھالنے کے لئے یہ عمل کیا گیا ہے سندھ میں امن و امان پیدا کرنے کے لئے

یہ عمل کیا گیا ہے۔

آج جناب والا! یہ بتایا جانے کہ یہ جو صورت حال روز بروز بگڑتی جا رہی ہے وہ کسی طریقے سے رکے گی اور کہاں جا کر رکے گی ہم نے ملک کو بھی چھوڑ دیا ایک طرف، ہم تمام چیزیں چھوڑ کر آج نہ جانے مسلمان ہو کربھی ہم نہ جانے کس راہ پر چل نکلے ہیں کہ بھائی کو بھائی مار رہا ہے ۔ ہم کشمیر کی بات کرتے ہیں ہم دوسری جگہ کی بات کرتے ہیں لیکن پہلے ہم اپنے گھر کو دیکھیں ہم اپنے گھر کو صحیح کریں اپنے پاکستان کی سوچیں پاکستان کی سالمیت کے لئے سوچیں لیکن آج نہ کوئی پاکستان کی بات کرتا ہے نہ کوئی ملک کی سالمیت کے لئے سوچتا ہے آج جو کچھ بھی عمل ہو رہا ہے وہ صرف ایک شہر کراچی کو پکڑ کر وہاں کی صورت حال کو ٹھیک کیا جا رہا ہے وہاں پر اس وقت صنعتیں بالکل ختم ہو چکی ہیں ۔ صنعتیں وہاں سے شفٹ کر دی گئی ہیں وہاں کاروبار نہیں ہے وہاں پر روزگار فراہم نہیں ہو رہا ۔ کراچی جو ایک ایسا شہر جس کو کاروبار کا دروازہ کہا جاتا ہے جسے City of entrance کہا جاتا ہے کاروبار کے لئے لیکن آج اس شہر کو نہ جانے کیوں لاوارث بنایا جا رہا ہے اس کا قصور کیا ہے اس کی وجہ معلوم نہیں ہو سکتی کہ آخر کار اس کو کیوں تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں اس کا کاروبارختم کر دیا سکون ختم کر دیا ۔ اس وقت کراچی کے اندر جو frustration پیدا ہو رہی ہے، سڑکیں وہاں موجود نہیں ہیں، اسوقت بارشوں میں اس کی یہ حالت ہے کہ وہاں پر لوگ اپنے آپ کو برا بھلا کہتے ہیں، جسے جہاں پانی نظر آتا ہے، اس کو روڈ سمجھتے ہوئے اس پر گاڑی چلاتے ہیں، وہاں بجلی موجود نہیں ہے، وہاں پر ایک بجلی کاتار کسی کھمبے پر موجود نہیں ہے۔ یہی سب چیزیں ہمارے اندر ایک خیال پیدا کرتی ہیں کہ آخر اس قوم سے کس چیز کا بدلہ لیا جا رہا ہے۔ اس قوم نے کیا زیادتی کی، اس قوم کے فرزند یا بیٹی نے کیا کیا تھا جس کی آج سزا اس طرح دی جا رہی ہے کہ آج مائیں، بہنیں، بیٹیاں بھی اگر سڑک پر نظر آتی ہیں تو بس پر چڑھتے ہوئے گولی لگ جاتی ہے، اور وہ شہید ہو جاتی ہیں، کوئی کالج سے گھر نہیں پہنچ سکتی، کوئی گھر سے کالج نہیں پہنچ سکتا ہے۔ آخر کار اس کا ازالہ کون کرے گا، یہ لاشیں جو روز گرتی ہیں اس کمی کو کون پوری کرے گا، جو اس دنیا سے گیا وہ واپس نہیں آتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی وائنڈ اپ کر لیں جی۔

جناب زاہد اختر۔ جناب چیئرمین ! بہت بہت شکریہ میں اس کے ساتھ ہی اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی' جی جناب رضا ربانی صاحب۔

Mian Raza Rabbani: I am grateful to the Chair for having given me this opportunity to express my views on the Sindh situation. At the very outset I would like to take exception to the wording of the motion itself, which says that the House may discuss the law and order situation in Sindh Province with particular reference to Karachi. The wording of the motion tends to give an impression as if the city of Karachi is something extra to or in addition to the Province of Sindh. At the very outset I would like to make it abundantly clear as a representative of that city that Karachi has been, is and will continue to be a part and parcel of the Province of Sindh.

دوسری بات جناب میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ بھی ایک غلط فہمی ہے جو جان بوجھ کر ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پھیلائی جا رہی ہے یا پھیلانے کی کوشش کی گئی کہ شہر کراچی کسی ایک particular ethnic group یا ethnicity سے تعلق رکھنے والوں کا شہر ہے۔ شہر کراچی کے اندر پنجابی' پٹھان' سندھی' بلوچ' میمن اور گجراتی تمام لوگ شہر بستے ہیں اور یہ بھی کہنا غلط ہے کہ ان کی electoral strength یا electoral votes کے حساب سے ان کی strength نہیں ہے۔ اگر میں اس بحث میں جاؤں تو وہ ایک بڑی طویل بحث ہو جائے گی لیکن یہ بھی ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس وقت کی ضیاء الحق کی جو آمرانہ حکومت تھی اس نے جو delimitation شہر کی کی وہ جان بوجھ کر کی کیونکہ وہ صوبہ سندھ کو سیاسی طور پر destabilized رکھنا چاہتے تھے۔

They wanted to economically and politically deprive the people of Sindh. The people of Sindh have been subjected to the worst form of state terrorism during the period of Zia, the dictator. But the people of Sindh have not withdrawn their

allegiance to the Federation of Pakistan. But with that each successive struggle for the restoration of democracy, for the restoration of their political and economic rights, they have reaffirmed their commitment to the Federation.

Sir, I would like to bring it on record that it is being alleged that the Government of the Pakistan Peoples Party, under a pre-planned conspiracy is trying to undermine the city of Karachi. But if you look at history, if you look at concrete facts and the record then let me be permitted to say sir, that, it is only during the tenure of the Government of the Pakistan Peoples Party be it that of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto or be it of Mohtarma Benazir Bhutto, that any tangible progress in real concrete economic terms has come to the city of Karachi. Sir, it was the Government of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto which gave the city of Karachi, the Steel Mill. It was the Government of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto which gave Port Qasim. It was the Government of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto which made NED a University. It was the Government of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto which made Dawood Engineering College a center of excellence. It was the Government of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto which brought about the beautification of Sharah-e-Faisal. It was the Government of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto which constructed the Liaquatabad Market, it was the Government of Shaheed Zulfiqar Ali Bhutto which constructed Abbasi Shaheed Hospital. This is just the tip of the iceburg of the economic plan and far reaching proposals that were made by the Pakistan Peoples Party's Government. Then it was the Government of Mohtarma Benazir Bhutto that gave the Karachi package. It was the Government of Mohtarma Benazir Bhutto that gave the mass transact package to the city of Karachi. But in contradiction Sir, what do we find. In contradiction Sir, we find that during the period of Jam Sadiq Ali, during the period of Muzaffar Hussain Shah,

when our friends were part and parcel of the coalition Government, when there was an occasion also that their senior Minister was the Chief Minister of the Province what tangible progress in economic terms was made for the city of Karachi? What benefit was given to the people of Karachi ? It is Sir, undoubtedly a sad state of affairs that today brother is pilled against brother. But I would also like to say that there are grievances. My friend has just said that the roads are not there in Karachi, that water is stagnating in Karachi. I would like to ask him to accompany me to the interior of Sindh, I was there on the 9th and 10th September, 1994 in Thatta district and all we will find in the interior of Sindh because of these unprecedented rains and floods is a mass expense of water where houses are in undated, villages and Goths have been finished complete. People are taking refuge on the banks of the canals, people are taking refuge on tree tops. It is not a question that there is any discrimination. It is a question that the tragedy itself is so enormous , the tragedy itself is so great that all mobilization on the part of the Federal Government, on the part of the Provincial Government is only proving to be a drop in the ocean. But the Pakistan Peoples Party has always respected the mandate of the people. Be in the earlier elections, we were the first people to acknowledge their mandate. We asked them to come and sit with us, despite the fact that we had a clear cut majority on the floor of the Sindh Assembly. We asked them to be our partners in coalition, because we want the Province to progress. We wanted the Province to move further. We do not want to economically drag it back. They sat with us but then as I said that they became a part of deep rooted conspiracy hatched by the then Chief Minister of Punjab because you can see if, again go back into history, you would find that whenever he visited the city of Karachi in his official or personal capacity, in the aftermath Karachi always

witnessed disturbances, Karachi always witnessed bloodshed, Karachi always witnessed dead bodies. It is a matter of record that when he visited the city of Karachi as Chief Minister, Punjab, he brought with him commandos and those commandos were armed and were left in the city of Karachi to create havoc.

Subsequently, Sir, it is now come on the record, of how he weaned them away, our partners in coalition to create a destabilizing effect in the city of Karachi and even today when negotiations are taking place. it is alleged that he has once again used the long arm of his money to try and bring about destruction. So I, before concluding, make a fervent appeal to the people of Karachi that they must realize and we all must realize that it is high time the water has reached the full bank mark when we must sink our differences and sit together so that we can work together for the well-being and prosperity of the Province and of the Federation. Thank you.

جناب چیئرمین۔جی جناب حافظ فضل محمد صاحب۔جی سارا پاکستان سن رہا ہے اخبار والے بیٹھے ہیں ریکارڈ پر آ رہا ہے ۔ ہمیں ایک دوسرے کو تو نہیں سنانا ہوتا ۔دیکھیں ناں یہ جو اسمبلی کی کارروائی ہوتی ہے اس میں ضروری نہیں کہ آپ کے ساتھی آپ کی باتیں سنیں۔ اصل بات ہوتی ہے کہ قوم سنے ۔اصل بات ہوتی ہے کہ ملک آپ کی بات سنے ۔تو وہ تو سن رہا ہے۔

حافظ فضل محمد۔ کیا رول کے مطابق اجلاس اب چل رہا ہے ۔

جناب چیئرمین۔ ہاں ہاں بالکل چل رہا ہے اجلاس ۔اگر آپ کی تیاری نہیں ہے تو پھر اور بات ہے ۔

حافظ فضل محمد۔ تیاری تو ہے ۔لیکن افسوس ہمیں اس بات پر ہے کہ جب سینٹ کے اتنے ذمہ دار ارکان ہوتے ہیں وہ بھی اس مسئلہ میں کوئی بھی دلچسپی کا مظاہرہ نہیں کرتے ہیں ۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ مسئلہ نہ آپ کے ہاں اتنی اہمیت رکھتا ہے اور جو ہمارے ساتھی سینٹ کے ارکان ہیں ان کے نزدیک بھی اس کی اتنی اہمیت نہیں ۔جب اس مسئلے پر بات

آتی ہے تو سب نکل جاتے ہیں۔اس سے پتہ چلتاہے کہ چوں کفر از کعبہ برخیزت کجا ماند مسلمانی۔ کہ جب ہمارے سینیٹرز حضرات کی یہ حالت ہے ' جبکہ پورے پاکستان کا ایک نمائندہ اور مشترکہ طور پر پورے پاکستان کے نمائندے مساوی نمائندگی کےطور پر یہاں ذمہ داری اور فرض ادا کر رہے ہیں اور ان کا یہ حال ہے تو پھر ہم کس سے گلہ کریں، کس سے شکوہ کریں، کس کے پاس جائیں، بہرحال آپ فرما رہے ہیں تو میں کچھ کہوں گا۔شکریہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ کا فرمان ہے آپس میں جھگڑے نزاعات، اختلافات اور ایک دوسرے کے ساتھ لڑنا۔اس کے بنیادی نقصان دنیا میں یہ ہیں کہ آپ ذلیل اور خوار ہو جائیں گے آپ کے دباؤ دشمن پر پڑنے کی بجائے آپ ان کے نزدیک انتہائی ذلیل ہوجائیں گے آپ کا رعب اور دبدبہ پھر نہیں رہے گا اور آخرت میں بھی۔ جب ذاتیات پر جھگڑا شروع ہوتا ہے انا کا مسئلہ شروع ہوتاہے تو حقیقت ہے ' پھر وہ تمام انسانی حقوق اور انسانی وفطری اصول پامال ہو جاتے ہیں جب دشمنی اور تعصب اس حد تک آگے بڑھ جاتے ہیں تو پھر وہ تمام اصول جو ہیں وہ پامال ہو جاتے ہیں اس وجہ سے وہ آخرت کے مجرم بھی بن جاتے ہیں اور یہ انتہائی حقیقت ہے، کراچی کا نہیں ' بلکہ پورے پاکستان میں یہ المیہ ہے ۔ ہر جگہ مسلمان دوسرےمسلمان کے خون کا پیاسا ہے اورمسلمان ،مسلمان کا خون بہانے کے لئے تڑپتا رہتا ہے۔

جناب چیئرمین صاحب ! کراچی کا مسئلہ اگر ہم حقائق سے چشم پوشی کریں تو یہ حقیقت ہے کہ کبھی حل نہیں ہو سکتا۔ حقائق کو حقائق ہرصورت میں ماننا ہے چاہے جیسے بھی ہوں ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کراچی کی صورتحال کی اصل بنیاد اور ابتداء جنرل ضیاء الحق کی وجہ سے اور اس کے دور مارشل لاء سے ہوئی۔ چونکہ ضیاء صاحب مرحوم نے حکومت کرنی تھی، ان کے ارادے بہت طویل تھے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ کوئی بھی طاقت ، کوئی بھی شخصیت ، چاہے جتنی قوت اور جتنی دولت اور قدرت کی مالک کیوں نہ ہوں ، کسی ملک پر اس وقت تک حکمرانی نہیں کر سکتی جب تک اس ملک کے عوام کی تائید اور حمایت حاصل نہ ہو ۔ ضیاء صاحب چونکہ ایک جرنیل تھے ان کو عوام کی حمایت حاصل نہیں تھی اور وہ کسی سیاسی جماعت کے نہ رکن تھے اور نہ سربراہ تھے، ان کو حکومت کرنی تھی ۔ انہوں نے یہی طریقہ اپنایا کہ قوم کو آپس میں لڑاؤ ، برادریوں کو ابھارو تا کہ برادری ابھر جائے، قومیت اور برادری کے حوالے سے لوگوں کو اس مشغلے میں مبتلا کیا جائے تاکہ وہ سیاسی جماعتوں سے کٹ کر ، ایک سیاسی فکر اور

پروگرام کے حوالے سے کٹ کر، قومیت، لسانیت، علاقایت اور برداری کے حوالے سے تقسیم ہو جائیں۔

انہوں نے علاقایت اور برادری کے حوالے سے پاکستان کے عوام کو تقسیم کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک بہت بڑا منصوبہ تھا یعنی عوام کو سیاسی قائدین اور زعماء کے ہاتھ سے نکالنے کے لئے انہوں نے یہ شوشہ چھوڑا اور یہ منصوبہ بنایا۔ اور یہ انتہائی حساس مسئلہ ہے۔ میں ان شکایات کو ماننے کے لئے بالکل تیار ہوں کہ ہمارے کراچی کے دوستوں کو یقیناً شکایات ہوں گی۔ ان کے بہت سے مسائل ہوں گے۔ ملازمت ان کا مسئلہ ہوگا۔ اس کے علاوہ دوسرے مسائل ہوں گے۔ لیکن ہمیشہ سے عیار اور مکارقسم کے لوگ ایسے ہی مسائل کو، حساس مسائل کو اٹھا کر لوگوں کو جذبات میں اندھا کرکے اپنے پیچھے لگا لیتے ہیں۔ یہ اصولی بات ہے کہ ایسے مسائل کو اجاگر کر کے، کہ آپ کی نوکری کا مسئلہ ہے۔ آپ کے علاقے سے یہ ہو رہا ہے آپ سے یہ ظلم ہو رہا ہے۔ فرقہ واریت بھی اسی چیز کا نام ہے۔ فرقہ واریت اور قومیت یہ دونوں قوم اور ملت کے لئے ناسور ہیں۔ جس کو جب تک کاٹ نہ دیا جائے۔ اس قوم کا علاج ممکن نہیں۔ ناسور کا ایک ہی علاج ہے کہ اس کو فوری طور پر کاٹ دیا جائے میرے خیال میں وقت بھی انتہائی کم ہے میری حقیقت میں خواہش ہے بہت کچھ کہنے کی اس مسئلے پر، لیکن وقت اجازت نہیں دے رہا۔ اس بارے میں اگر اس مسئلہ کو ہم نے حل کرنا ہے۔ حقیقت ہے میں حکومتی حلقوں سے بھی مطمئن نہیں ہوں جو آج کل کراچی میں یا سندھ میں یا دوسرے علاقوں میں جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس سے بھی میں مطمئن نہیں ہوں۔ اب چونکہ وہاں کسی بھی مسئلے پر، کسی بھی حوالے سے، ایک تحریک چلی۔ اور وہاں ایک جماعت تشکیل پا گئی۔ تو یہ حقیقت ہے کہ سب سے زیادہ اس سے پیپلز پارٹی متاثر ہوئی۔ اب PP والے بھی وہاں انتقامی کارروائیاں کر رہے ہیں۔ ایک تجویز تو یہ ہے کہ پیپلز پارٹی والے وہاں انتقامی کارروائیاں بند کر دیں۔ دوسری تجویز یہ ہے کہ وہاں مہاجر حضرات، ہماری مہاجر قومی موومنٹ کے جو سرکردہ حضرات ہیں ان سے میں دست بستہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ بھی اپنی صفوں کو تخریب کاروں سے پاک کریں۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ حقائق کو حقائق ماننا ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ان کی صفوں میں بھی تخریب کار گھس گئے۔ اب یہ بھی حکومتی ٹولے کے لئے ایک بہانہ ہے کہ فلاں جگہ MQM کے آدمی کو، اسی نام کے ٹکٹ کے ساتھ، ان کے ایک رکن کو ہم نے پکڑا۔ وہ

بم کا دھماکہ کر رہے تھے ۔ اس سے آپ کی تحریک کو بھی انتہائی سخت نقصان پہنچے گا اور آپ کی جماعت کو بھی ۔ لہذا میری تجویز ہے اور ان سے درخواست ہے کہ وہ انتہائی سنجیدگی سے اور انتہائی غور و خوض سے اور انتہائی محنت سے اپنی صفوں کو ان تخریب کاروں سے صاف کردیں اور PP والے انتقامی کارروائی سے باز آ جائیں ۔ اب وہ ان سے انتقام نہ لیں کہ ہماری یہاں اکثریت تھی ۔ یہاں سے ہم ہمیشہ جیت جاتے تھے ۔ لیکن اب MQM وہاں سے آ رہی ہے یہ کیوں؟ یہ انتقام ان سے نہ لیں ۔ اور وہ اپنی صفوں کو صاف کردیں۔

میری تیسری تجویز یہ ہے کہ باقاعدہ اعلی سطح کا اجلاس بلایا جائے ۔ تمام سیاسی جماعتوں کے جو لیڈر حضرات ہیں اس مسئلہ پر ۲ ، ۳ ، ۴ دن انتہائی سنجیدگی سے غور و خوض کریں ۔ پھر اسکے بعد انہی میں سے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے ۔ پھر اس کی ایک کونسل تشکیل دی جائے جس کے چیئرمین آپ ہی ہوں ۔ حقیقت ہے میں آپ کی چاپلوسی نہیں کرتا ہوں ۔ مجھے بہت حد تک آپ پر اعتماد ہے کہ آپ اس مسئلہ میں غیر جانبدار ہونگے ۔ قومی اسمبلی کے سپیکر صاحب بھی ہوں اور چند ساتھی پاکستان کے بڑے بڑے زعماء ہوں ۔ مثال کے طور پر مولانا فضل الرحمان صاحب ہیں ، نوابزادہ نصراللہ خان صاحب ہیں ۔ اس طرح چند چیدہ چیدہ زعماء اور سیاستدان جو واقعی ملک اور ملت کے لئے سوچتے ہیں ، ان کو آپ اپنے ساتھ ملائیں ۔ پھر اس پر غور کریں البتہ ایک شرط ہے کہ یہ کونسل بااختیار ہو ۔ اس کونسل کو باقاعدہ اختیار دیا جائے ۔ اگر حکومتی ٹولہ اگر حکومتی جماعت بھی اس مسئلے میں سنجیدہ ہے تو اس کا یہی طریقہ کار ہے جو میرے ذہن میں ہے کہ وہ ایسے بااختیار اور غیر جانبدار اورسنجیدہ دانشور ، ملک و ملت کے لئے خیر خواہ لوگوں پر مشتمل ایک کونسل تشکیل دیں ۔ اور ان کو باقاعدہ اختیار دیں اور وہ پورے ملک کے اور خصوصاً کراچی کے حالات کوباقاعدہ اپنی آنکھوں سے دیکھیں ،وہاں جا کر بیٹھ جائیں ۔ تمام صورتحال کا مشاہدہ کر کے پھر ان کے لئے تجاویز مرتب کریں اور حکومت ان سے وعدہ کرے کہ ہم ان تجاویز پر عمل کریں گے ۔ انشاء اللہ العزیز یہ مسئلہ پھر حل ہو جائے گا ۔ اگر ہم سنجیدگی سے اس مسئلے کو نہیں اٹھائیں گے جہاں تک میں سمجھتا ہوں یہ ناسور ہے جو صرف کراچی میں نہیں رہے گا پھر پورے ملک میں پھر جائے گا ۔ ناسور کا یہ اصول ہے کہ جب آپ پورے طور پر کنٹرول نہیں کریں گے فوری طور پر جسم سے نکال نہیں لیں گے تو یہ پورے جسم کو تباہ و برباد کر دے گا۔ یہاں بھی یہی صورتحال ہے اگر ہم نے چشم پوشی کی ہم فرقہ واریت کے مسئلے پر بھی

ایسے ہی حساس ہیں، جیسے علاقائیت، قومیت، لسانیت ، یہ ہمیشہ کے لئے تخریب کے اسباب ہیں ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے ملک کو تباہ و برباد کرنے کے لئے ، ایسے حالات ان سے پیدا ہوتے ہیں کہ ہم معاشی لحاظ سے بھی اقتصادی لحاظ سے بھی، سیاسی لحاظ سے بھی، مفلوج ہو کر رہیں گے۔ اللہ جل جلالہ ہمارے ملک کو ایسے ناسور سے بچائے ، اس قسم کے حالات سے بچائے۔

میری یہی گزارش ہے اور یہی تجویز ہے ۔ ویسے بہت کچھ کہنے کا شوق ہے لیکن وقت چونکہ نہیں، ساتھی بھی موجود نہیں ہیں ۔ اس پر بھی مجھے افسوس ہے کہ ہمارے ساتھی بھی اس مسئلے کو بالکل اہمیت نہیں دے رہے اس عمل سے یہ ظاہر ہے کہ جب بھی ایسے مسئلے آتے ہیں تو سب چلے جاتے ہیں اپنے کام کے لئے یہ ملکی مسئلہ ہے یہ ہماری ذمہ داری ہے ۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر ہم نے اس کے لئے غور نہیں کیا ہم اس کے لئے اٹھے نہیں ہم نے اپنا وقت اس کے لئے نہیں، نکالا ہم نے اپنے آرام و راحت کو اس کے لئے قربان نہیں کیا تو پھر کیا بنی اسرائیل آئیں گے یہود آئیں گے ، نصاری آئیں گے ، یا ہنود آئیں گے اس قسم کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ۔ قوم کے چیدہ لوگ تو یہی ہیں وہ دانشور بھی یہی ہیں سمجھدار بھی یہی ہیں ۔ قوم کے لئے کچھ سوچنے والے لوگ بھی یہی ہیں اگرہماری یہی حالت رہی تو پھر اس ملک کا بھی خدا حافظ۔ حقیقت ہے کہ ہم پھر غلامی کی طرف جائیں گے ۔ ہم پھر غلام ہو جائیں گے پتہ نہیں کہ پھر کس کے غلام ہو جائیں گے۔ اللہ جل جلالہ اس قسم کے حالات سے ہمیں بچائے ۔ میری یہی گزارش ہے کہ اس مسئلے کو حکومت والے بھی، حزب اختلاف والے بھی ملکی مسئلہ سمجھ کر اپنی آراء کو ---- ایسے نہ ہو کہ ان کے لباس میں کچھ حزب اختلاف والے اندر گھس جائیں وہ اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ان کو ابھاریں ۔ اقتدار والوں سے میری یہ گزارش ہے کہ وہ بھی اس حوالے سے ان کو نشانہ نہ بنائیں کیونکہ آپ کے نواز شریف سے کچھ مراسم اچھے ہیں یا پھر نوار شریف صاحب کے ساتھ آپ کی ہمدردیاں ہیں اس حوالے سے ان کو نشانہ نہ بنایا جائے ۔ انتقامی کارروائیوں کو چھوڑ دیں ۔ اب ایم کیو ایم ایک حقیقت ہے حقیقت بن چکی ہے اب یہ ختم نہیں ہو سکتی یہ حقیقت ہے ۔ اس کے ساتھ ایک ایسے مفاہمانہ راستہ اور ایک انتہائی ہمدردانہ برادرانہ رویہ اختیار کیا جائے اورمحبت سے ، ان کو بٹھا کر ان کی نمائندگی تسلیم کرکے آپ کی سربراہی میں جو کونسل تشکیل دی جائے وہ بھی ان کو بلائے ان سے بھی تجاویز مانگے ان کو بھی اس پر آمادہ کریں۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں آپ کی یہ خواہش ہے کہ ہمارے سو فیصد مسائل حل ہو

جائیں تو یہ ناممکن ہے۔ پاکستان پورے کا پورا مسائلستان بنا ہوا ہے اس میں کسی بھی صوبے کے
کسی بھی شخص کے سو فیصد مسائل حل نہیں ہو سکتے ہیں البتہ کچھ لو اور کچھ دو کا مسئلہ ایک قدم
حکومت والے آگے جائیں ایک قدم وہ پیچھے جائیں۔ یعنی یہ مطالبات بھی وہ چھوڑ دیں کہ جتنے
ہمارے مطالبات ہیں سو فیصد سب حل ہو جائیں یہ حل کا راستہ نہیں ہے۔ میری یہی گزارش ہے
اور یہی تجاویز ہیں کہ ان پر ہمدردانہ طور پر غور کیا جائے صرف بحث کافی نہیں۔ یہ حقیقت ہے
وگرنہ وہی ہے کہ نشستند و گفتند و برخاستند پھر اس سے مسئلے حل نہیں ہوں گے ہم قوم کے
سامنے بھی اللہ کے سامنے بھی ذلیل اور رسوا ہو جائیں گے اللہ ہمیں اس رسوائی سے بچائے۔ شکریہ!

جناب چیئرمین۔ تو اب نماز کا وقت بھی ہو گیا تو ۔

The House is adjourned to meet again on Sunday at 4. P.M

[The House then adjourned to meet again at 4.00 o' clock in the afternoon on Sunday the 18th September, 1994 P.M.]

PCPPI—3188(99) Senate—4-9-99—150.